منبہات مترجم اردو

تالیف

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ

ترجمہ

عبداللطیف اثری

استاذ تفسیر وحدیث

جامعہ عالیہ عربیہ مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منہات

مترجم اردو

تالیف

علامہ ابن حجر العسقلانی

ترجمہ و توضیح

عبد اللطیف اثری
استاذ تفسیر و حدیث
جامعہ عالیہ عربیہ مئوناتھ بھنجن

باہتمام

ابوسفیان وکیل احمد پریس ساڑی سینٹر صدر چوک مئوناتھ بھنجن

نام کتاب: منہیات

نام مؤلف: ابن حجرؒ

مترجم: عبداللطیف اثری

کمپوزنگ: محمد سالم، مستفیض الرحمٰن

باہتمام: ابوسفیان وکیل احمد پیرس ساڑی سینٹر، مئو

ملنے کے پتے:-

- ادارہ تحقیقات ونشریات اسلامی جامعہ عالیہ عربیہ، مئو
- مکتبہ الفہیم صدر چوک، مئو
- مکتبہ نعیمیہ صدر چوک، مئو
- الکتاب انٹرنیشنل بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی
- ابوسفیان وکیل احمد چمن پورہ، ڈومن پورہ، مئو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الترجمہ

ان الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء، واتقوا اللّٰہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللّٰہ ورسولہٗ فقد فاز فوزا عظیما، اما بعد:

عقیدۂ توحید کے بعد اسلام کا دوسرا بنیادی عقیدہ، آخرت ہے، توحید کی طرح تمام انبیاء نے اس کی تعلیم بھی اپنی قوم کو دی ہے اور بتایا ہے اس کا انکار دراصل اللہ کا انکار ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ کا ماننا بے معنی ہوجاتا ہے اس عقیدہ کو ماننے کے دنیا اور آخرت میں جو فوائد اور اس کے جو عمدہ اثرات ونتائج ہیں اور نہ ماننے کی صورت میں جو برے اور خطرناک نتائج سامنے آئیں گے ان تمام پر قرآن مجید نے مفصل روشنی ڈالی ہے۔

انسان اگر معمولی غور وفکر سے کام لے تو یہ حقیقت اس کے سامنے واضح ہوجائے گی کہ اس عقیدہ کے سوا کوئی دوسری ایسی چیز ہے ہی نہیں جو انسان کو راہ راست پر قائم رکھنے کی ضامن ہو۔ اگر کوئی شخص مرکر دوبارہ اٹھنے اور اللہ کے حضور اپنے اعمال کی جواب دہی کا یقین نہ رکھے تو یقیناً اس کے اخلاق بگڑ جائیں گے اور وہ شتر بے مہار بن جائے گا کیونکہ اس کے اندر سرے سے وہ احساس ذمہ داری ہی پیدا نہ ہوسکے گا۔ جو آدمی کو راہ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

انسانی زندگی میں اس عقیدے کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کے ایمانیات میں داخل ہونے کے باوجود اس پر زور دینے کے لئے الگ سے بیان کیا ہے سورہ نمل میں فرمایا ھدی وبشری للمؤمنین الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون (النمل ۳،۲)۔ ہدایت اور بشارت ان ایمان لانے والوں کے لئے ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور پھر وہ ایسے لوگ ہیں جو آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

چونکہ آخرت عمل کی جگہ نہیں بلکہ اعمال کا نتیجہ دیکھنے کی جگہ ہے اور دارالعمل صرف دنیا ہے اس لئے آخرت کی تیاری کا صراحۃً حکم دیا گیا ہے ارشاد باری ہے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد (الحشر ۱۸) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کیلئے کیا سامان کیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس جانب بھی توجہ دلائی ہے کہ کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ قیامت کا وقت ابھی دور ہے بلکہ یقین رکھے کہ یہ انتہائی قریب ہے اور عمل کی مدت بس ختم ہی ہونے والی ہے اسلئے جو کچھ بھی وہ اپنی عاقبت کی بھلائی کیلئے کر سکتا ہو کر لے۔ فرمایا من کان یرجوا لقاء اللّٰہ فان اجل اللّٰہ لآت۔ (العنکبوت) جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے ہی والا ہے۔

ایک صحابی نے جب آپ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا ویحك انھا کائنۃ لا محالۃ فما اعددت لھا (صحاح وسنن) وہ تو بہر حال آنی ہی ہے یہ بتاؤ کہ تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے۔

یوں تو اسلاف کی تصنیف کردہ بہت ساری کتابیں ہیں جو آخرت کی یاد دلاتی ہیں لیکن ان کتب میں ''منبہات لابن حجر'' کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ آخرت کی تیاری کے پیش نظر ہی ترتیب دی گئی ہے جیسا کہ اس کے مؤلف نے ابتدا میں خود اس کی وضاحت کی ہے۔

کتاب کی اہمیت اور آخرت کی تیاری کے پیش نظر اردو داں طبقہ کیلئے اس کا ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ اصل عربی کتاب مرقم نہیں ہے اس کتاب میں آسانی کیلئے اسے مرقم کر دیا گیا ہے اصل عربی عبارت کے سامنے ہی ترجمہ لکھا گیا ہے تاکہ اصل اور اردو ترجمہ دونوں سے استفادہ کی راہ برقرار رہے۔ ترجمہ آج سے پانچ سال پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن بعض رکاوٹوں کی وجہ سے جسکا تذکرہ بے فائدہ ہے کتاب اب منظر عام پر آرہی ہے کتاب کی اشاعت میرے ایک عزیز وکرم فرما کے گرانقدر تعاون کی مرہون منت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے اور ان کو صحت وعافیت سے نوازے اور اس علمی ودینی خدمت کو ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔

عبداللطیف اثری -
استاذ تفسیر وحدیث
جامعہ عالیہ عربیہ مئوناتھ بھنجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله فی کل حین واوقات والصلوة علی رسوله اشرف الخلق والبریات، هذه منبهات مما صنفه الشیخ شهاب الملة والحق والدین احمد بن علی بن محمد بن احمد العسقلانی الاصل ثم المصری الشافعی الشهیر بابن الحجر علی الاستعداد لیوم المعاد فان منها مایکون مثنی ومنها مایکون ثلاثیا الی تمام العشرة ۔

ہر زمانے اور اوقات میں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود شریف اس کے رسول ﷺ پر جو مخلوق اور جہاں میں سب سے اشرف ہیں۔

یہ منبہات ہیں جن کو شہاب الملة والحق والدین احمد بن علی بن محمد بن احمد عسقلانی الاصل مصری شافعی المذہب جو ابن حجر کے نام سے مشہور ہیں قیامت کی تیاری کے طور پر تصنیف کیا ہے اور ان کو ثنائی، ثلاثی رباعی..... عشاری ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

باب الثنائی

دو چیزوں کا بیان

۱ ۔ فمنه ماروی عن النبی صلی اللّه علیه وسلم انه قال خصلتان لاشیٔ افضل منهما الایمان باللّه والنفع للمسلمین و خصلتان لاشیٔ اخبث منهما الشرك باللّه والضر بالمسلمین ۔

۱۔ نبی ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے بہتر کوئی شے نہیں ہے اللہ پر ایمان لانا اور مسلمانوں کو نفع پہونچانا۔ اور دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے بدتر کوئی شے نہیں ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانا۔

٢ـ وقال عليه السلام، عليكم بمجالسة العلماء واستماع كلام الحكماء فان الله تعالى يحيى القلب الميت بنور الحكمة كما يحيى الارض الميتة بماء المطر۔

٢۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم علماء کی صحبت اختیار کرو اور حکماء کی باتوں کو غور سے سنو کیونکہ اللہ مردہ دل کو نور حکمت سے اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح مردہ زمین کو بارش کے پانی سے زندہ کرتا ہے۔

٣ـ وعن ابى بكر الصديق من دخل القبر بلا زاد فكانما ركب البحر بلا سفينة۔

٣۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ جو شخص بلا توشہ قبر میں داخل ہوا گویا کہ وہ بغیر کشتی سمندر میں داخل ہو گیا۔

٤ـ وعن عمر عز الدنيا بالمال وعز الآخرة بصالح الاعمال۔

٤۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ دنیا میں عزت مال سے ہے اور آخرت میں عزت عمل صالح سے ہے۔

٥ـ وعن عثمان همّ الدنيا ظلمة فى القلب وهمّ الآخرة نور فى القلب ـ

٥۔ حضرت عثمانؓ سے مروی ہے دنیا کا غم دل میں تاریکی ہے اور آخرت کا غم دل میں روشنی ہے۔

٦ـ وعن على من كان فى طلب العلم كانت الجنة فى طلبه ومن كان فى طلب المعصية كانت النار فى طلبه۔

٦۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے جو شخص علم کی طلب میں ہے جنت اس کی طلب میں ہے اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہے جہنم اس کی طلب میں ہے۔

٧ـ وعن يحيى بن معاذ ما عصى الله كريم وما آثر الدنيا على الآخرة حكيم۔

٧۔ یحییٰ بن معاذ سے روایت ہے کہ کوئی شریف (حقیقی شریف) گناہ نہیں کرتا ہے اور کوئی حکیم (عالم شریعت) دنیا کو آخرت

پر ترجیح نہیں دیتا ہے۔

۸۔ وعن الاعمش من کان راس مالہ التقوی کلّت الالسن عن وصف ربح دینہ ومن کان راس مالہ الدنیا کلّت الالسن عن وصف خسران دینہ۔

۸۔ اعمشؒ سے مروی ہے کہتے ہیں جس شخص کا اصل مال تقوی ہے، زبانیں اس کے نفع دین کے بیان سے تھک جاتی ہیں اور جس شخص کا اصل مال دنیا ہے، زبانیں اس کے خسران دین کے بیان سے تھک جاتی ہیں۔

۹۔ وعن سفیان الثوری کل معصیۃ عن شھوۃ فانہ یرجی غفرانھا وکل معصیۃ عن الکبر فانہ لایرجی غفرانھا لان معصیۃ ابلیس کان اصلھا من الکبر وزلۃ آدم کان اصلھا من الشھوۃ۔

۹۔ سفیان ثوریؒ سے روایت ہے کہ خواہش نفسانی سے جو گناہ ہوتا ہے اس کی بخشش کی امید ہے اور جو گناہ غرور وتکبر سے ہوتا ہے اس کی بخشش کی امید نہیں ہے، اس لئے کہ ابلیس کا گناہ اصلاً تکبر کی وجہ سے تھا اور حضرت آدمؑ کی لغزش دراصل خواہش نفسانی کی وجہ سے تھی (اس وجہ سے ابلیس کا گناہ بخشا نہ گیا اور حضرت آدمؑ کی لغزش معاف ہوگئی)۔

۱۰۔ وعن بعض الزھاد من اذنب ذنبا وھو یضحک فان اللّٰہ یدخلہ النار وھو یبکی ومن اطاع وھو یبکی فان اللّٰہ یدخلہ

۱۰۔ بعض زہاد سے مروی ہے کہ جو شخص ہنستے ہوئے گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں جہنم میں ڈالے گا کہ وہ رورہا ہوگا اور جو شخص روتے ہوئے اطاعت کرتا ہے اللہ

الجنة وهو يضحك۔

تعالیٰ اس کو جنت میں اس طرح داخل کرے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

۱۱۔ وعن بعض الحكماء لاتحقروا الذنوب الصغار فانها تنشعب منها الذنوب الكبار۔

۱۱۔ بعض حکماء کہتے ہیں چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ انہیں چھوٹے گناہوں سے بڑے گناہ ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۲۔ وعن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا صغیرة مع الاصرار ولا كبيرة مع الاستغفار۔

۱۲۔ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ کوئی گناہ اصرار کے ساتھ چھوٹا نہیں رہ جاتا ہے اور نہ کوئی گناہ استغفار کے ساتھ کبیرہ رہ جاتا ہے۔

۱۳۔ قیل همّ العارف الثناء وهم الزاهد الدعاء لان همّ العارف ربّه وهمّ الزاهد نفسُه۔

۱۳۔ کہا گیا ہے کہ عارف کا قصد اللہ کی ثنا وتعریف ہے اور زاہد کا قصد اپنے لئے دعا ہے۔ اس لئے کہ عارف کا مقصود اس کا رب ہے اور زاہد کا مقصود اس کا نفس ہے۔

۱٤۔ وعن بعض الحكماء من توهم ان له وليا اولیٰ من اللّٰه قلّت معرفته باللّٰه ومن توهم ان له عدوا اعدى من نفسه قلت معرفته بنفسه۔

۱۴۔ بعض حکماء سے مروی ہے کہ جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ سے اچھا اس کا کوئی دوست ہے تو اللہ کے بارے میں اس کی معرفت کم ہے، اور جس کا یہ خیال ہو کہ اس کے نفس سے زیادہ خطرناک اس کا کوئی دشمن ہے تو اپنے نفس کے بارے میں اس کی معرفت کم ہے۔

۱۵۔ وعن ابی بکر ن الصدیق فی قوله تعالىٰ ظهر الفساد فی البر والبحر قال البر هو اللسان

۱۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ظهر الفساد فی البر والبحر (خشکی وتری میں فساد ظاہر ہوا) کی

والبحر هو القلب فاذا فسد اللسان بكت عليه النفوس واذا فسد القلب بكت عليه الملائكة۔

تفسیر میں مروی ہے انہوں نے کہا ہے کہ لفظ بَرّ سے مراد زبان ہے اور لفظ بحر سے مراد دل ہے جب زبان خراب ہوجاتی ہے تو اس پر جانیں روتی ہیں اور جب دل فاسد ہوجاتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں۔

١٦ ـ قيل ان الشهوة تصير الملوك عبيدا والصبر يصير العبيد ملوكاً الا ترى الىٰ قصة يوسف وزليخا۔

۱۶۔ کہا گیا ہے کہ شہوت بادشاہوں کو غلام بنادیتی ہے اور صبر غلاموں کو بادشاہ بنادیتا ہے، کیا تمہاری نظر یوسف وزلیخا کے قصہ پر نہیں ہے۔

١٧ ـ قيل طوبى لمن كان عقله اميرا وهواه اسيرا وويل لمن كان هواه اميرا وعقله اسيرا۔

۱۷۔ اس شخص کے لئے بہتری ہے جس کی عقل اس کی حاکم ہے اور جس کی خواہش اس کی قید میں ہے اور اس شخص کے لئے تباہی ہے جس کی خواہش اس کی حاکم ہے عقل اس کی قید میں ہے۔

١٨ ـ قيل من ترك الذنوب رق قلبه ومن ترك الحرام واكل الحلال صفت فكرته اوحى الله الى بعض الانبياء اطعنى فيما امرتك ولا تعصنى فيما نصحتك۔

۱۸۔ کہا گیا ہے کہ جس نے گناہوں کو چھوڑ دیا اس کا دل نرم ہوگیا اور جس نے حرام کو ترک کردیا اور حلال کو استعمال کیا اس کی فکر صاف ہوگئی، اللہ نے بعض انبیاء کی جانب وحی کی کہ میں نے تمہیں جس چیز کا حکم دیا اس کو مانو اور جس کی میں نے تم کو نصیحت کی ہے اس کے بارے میں میری نافرمانی نہ کرو۔

۱۹۔ قیل اکمال العقل اتباع رضوان اللّٰہ تعالٰی واجتناب سخطہ۔	۱۹۔ کہا گیا ہے کہ عقل کو کامل کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی اتباع اور اس کے غصّے سے اجتناب ہے۔
۲۰۔ قیل لاغربۃ للفاضل ولا وطن للجاھل۔	۲۰۔ فاضل (اہل علم) کے لئے غریب الوطنی نہیں ہے اور جاہل کے لئے وطن نہیں ہے۔ یعنی اہل علم علم کی بناپر جہاں جاتا ہے ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے اور وہ جگہ اس کیلئے وطن کی طرح ہو جاتی ہے بخلاف جاہل کے کہ وہ اپنے وطن میں بھی پوچھا نہیں جاتا ہے۔
۲۱۔ قیل من کان بالطاعۃ عند اللّٰہ قریبا کان بین الناس غریبا۔	۲۱۔ کہا گیا ہے کہ جو شخص طاعت کی بناپر اللہ کے قریب ہوتا ہے وہ لوگوں کے درمیان اجنبی ہوتا ہے۔
۲۲۔ قیل حرکۃ الطاعۃ دلیل المعرفۃ کما ان حرکۃ الجسم دلیل الحیوۃ۔	۲۲۔ کہا گیا ہے کہ اطاعت کی حرکت معرفت کی دلیل ہے جس طرح جسم کی حرکت زندگی کی دلیل ہے۔
۲۳۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصل جمیع الخطایا حب الدنیا واصل جمیع الفتن منع العشر والزکوٰۃ۔	۲۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی جڑ عشر وزکوۃ کا نہ دینا ہے۔
۲۴۔ قیل المقر بالتقصیر ابدا محمود والاقرار بالتقصیر علامۃ القبول۔	۲۴۔ کہا گیا ہے کہ ہمیشہ غلطی کا اقرار کرنے والا محمود ہے اور غلطی کا اقرار قبولیت کی علامت ہے۔

۲۵۔ قیل کفران النعمة لوم وصحبة الاحمق شوم۔	۲۵۔ کہا گیا ہے کہ نعمت کی ناشکری بخیلی ہے اور احمق کی صحبت نحوست ہے۔
قال الشاعر۔ اشعار	کسی شاعر نے کہا ہے:
یامن بدنیاہ اشتغل	اے وہ شخص جو اپنی دنیا میں مشغول ہے
قد غرہ طول الامل	تجھ کو طول امل نے دھوکے میں رکھا ہے
اولم یزل فی غفلة	کیا وہ برابر غفلت میں نہیں ہے
حتی دنا منہ الاجل	یہاں تک کہ موت اس کے پاس آپہونچی ہے
الموت یاتی بغتة	موت اچانک آتی ہے
والقبر صندوق العمل	اور قبر عمل کی صندوق ہے
اصبر علی اھوالھا	تو اس کی ہولنا کیوں پر صبر کر،
لاموت الا بالاجل	موت اپنے وقت پر ہی آتی ہے۔

باب الثلاثی

تین چیزوں کا بیان

۲٦۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصبح وھو یشکو ضیق المعاش فکانما یشکو ربہ ومن اصبح لامور الدنیا حزینا فقد اصبح ساخطا علی اللہ ومن تواضع لغنی لغناہ	۲٦۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس حال میں صبح کو بیدار ہوا کہ وہ تنگی معاش کا شکوہ کر رہا ہو تو گویا وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کیا کہ وہ امور دنیا سے غمگین تھا تو اس

فقد ذهب ثلثا دينه۔

نے اللہ سے ناراضگی وغصہ میں صبح کیا اور جس نے کسی مالدار آدمی کی اس کی مالداری کے سبب عزت کی تو اس کا دوتہائی دین ضائع ہوگیا۔

۲۷۔ وعن ابی بکرن الصدیق ثلث لایدرك بثلث الغنٰی بالمنٰی والشباب بالخضاب والصحة بالادوية۔

۲۷۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہیں، خواہشات دولتمندی سے، جوانی خضاب کے استعمال سے اور صحت دواؤں سے۔

۲۸۔ وعن عمر رضی اللّٰه عنه حسن التودد الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم وحسن التدبیر نصف المعیشة۔

۲۸۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہتے ہیں لوگوں سے محبت کے ساتھ پیش آنا نصف عقل ہے اور اچھے انداز سے سوال کرنا نصف علم ہے اور اچھی تدبیر کرنا نصف معیشت ہے

۲۹۔ وعن عثمان رضی اللّٰه عنه من ترك الدنیا احبه اللّٰه تعالٰی ومن ترك الذنوب احبه الملئكة ومن حسم الطمع عن المسلمین احبه المسلمون۔

۲۹۔ حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ جس نے دنیا کو چھوڑ دیا اللہ نے اس کو دوست بنالیا اور جس نے دنیا کو ترک کردیا فرشتے اس سے محبت کرنے لگے، اور جس نے مسلمانوں سے طمع ولالچ کو ختم کرلیا مسلمان اس سے محبت کرنے لگے۔

۳۰۔ وعن علی انّ من نعیم الدنیا یکفیك الاسلام نعمة وان من الشغل یکفیك الطاعة

۳۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دنیا کی نعمتوں میں سے اسلام کی نعمت تمہارے لئے کافی ہے اور کاموں میں

شغلا وان من العبرة يكفيك الموت عبرة۔

سے بندگی کا کام کافی ہے اور عبرت حاصل کرنے کے لئے موت کافی ہے۔

۳۱۔ وعن عبداللّٰہ بن مسعود کم من مستدرج بالنعمة علیه وکم من مفتون بالثناء علیه وکم من مغرور لستر علیه۔

۳۱۔حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کتنے لوگ نعمتوں کی بنا پر گناہوں میں بڑھتے ہیں اور کتنے لوگ تعریف کی بنا پر فتنے میں رہتے ہیں اور کتنے لوگ عیوب کی پردہ پوشی کی وجہ سے فریب میں مبتلا رہتے ہیں۔

۳۲۔ وعن داؤد النبی قال اوحی فی الزبور حق علی العاقل ان لایشتغل الا بثلث تزود لمعاد ومؤنة لمعاشٍ وطلب لذةٍ بحلالٍ۔

۳۲۔حضرت داؤدؑ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ زبور میں یہ حکم موجود ہے کہ عقلمند کے لئے مناسب ہے کہ تین چیزوں کے سوا کسی میں مشغول نہ ہو، آخرت کے لئے توشہ جمع کرنا۔ معاش کیلئے محنت ومشقت کرنا اورحلال چیزوں سے لذت حاصل کرنا۔

۳۳۔ وعن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه انه قال قال النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم ثلث منجیات وثلث مهلکات وثلث درجات وثلث کفارات اما المنجیات فخشیة اللّٰہ تعالٰی فی السر والعلانیة والقصد فی الفقر والغنی والعدل فی الرضاء

۳۳۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں اور تین چیزیں درجات کو بڑھاتی ہیں اور تین چیزیں گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔ نجات دینے والی تین چیزیں یہ ہیں، ا۔چھپے اور کھلے ہر حال میں اللہ سے ڈرنا۔

والغضب واما المهلكات فشح شديد وهوی متبع واعجاب المرء بنفسه، واما الدرجات فافشاء السلام واطعام الطعام والصلوة بالليل والناس نيام وما الكفارات فاسباغ الوضوء فی السبرات ونقل الاقدام الی الجماعات وانتظار الصلوة بعد الصلوة۔

۲۔مفلسی اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔۳۔خوشی وغصے میں انصاف کرنا ہلاک کرنیوالی چیزیں یہ ہیں۔ ا۔بے حد بخیلی۔۲۔ وہ خواہش جس کی اتباع کی جائے ۔۳۔آدمی کی خود پسندی۔ درجات بڑھانے والی چیزیں یہ ہیں.ا۔سلام کو رواج دینا.۲۔کھانا کھلانا.۳۔ رات میں نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، گناہوں کے لئےکفارہ بننے والی چیزیں یہ ہیں. ا۔سرد راتوں کی صبح کامل وضو کرنا۔ جماعت سے نماز پڑھنے کیلئے مسجد کیلئے پیدل چلنا۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۳٤۔ قال جبريل يامحمد صلی اللّٰه عليه وسلم عش ماشئت فانك ميت واحبب من شئت فانك مفارقهٗ واعمل ماشئت فانك مجزیٌ به۔

۳۴۔جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا محمد ﷺ آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں لیکن ایک دن آپ کیلئے موت ہے اور جس سے چاہیں محبت کریں لیکن اس سے جدا ہوں گے ۔اور آپ جو چاہیں کام کریں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

۳۵۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلث نفر یظلہم اللہ تحت ظل عرشہ یوم لاظل الا ظلہ المتوضی فی المکارہ والماشی الی المساجد فی الظلم ومطعم الجائع۔	۳۵۔ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تکلیفوں میں وضو کرنے والا، مساجد کی جانب اندھیرے میں چلنے والا، اور بھوکے کو کھانا کھلانے والا۔
۳۶۔ وقیل لابراھیم لای شئ اتخذک اللہ خلیلا قال بثلثۃ اشیاء اخترت امر اللہ تعالیٰ علی امر غیرہ وما اھتممت بما تکفل اللہ لی وما تعشیت وما تغذیت الا مع الضیف۔	۳۶۔ حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا گیا کہ کس سبب سے اللہ نے آپ کو خلیل بنایا۔ فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے۔ ا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو دوسروں کے حکم پر ترجیح دیا، ۲۔ اس چیز کے بارے میں فکر نہیں کیا جس کا ذمہ اللہ نے لے لیا ہے، ۳۔ میں نے مہمان کے بغیر نہ صبح کا کھانا کھایا نہ شام کا۔
۳۷۔ وعن بعض الحکماء ثلثۃ اشیاء تفرج الغصص ذکر اللہ تعالیٰ ولقاء اولیاءہ وکلام الحکماء۔	۳۷۔ بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین چیزیں غم واندوہ کو دور کرتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر (۲) اولیاء اللہ سے ملاقات (۳) حکماء کا کلام۔
۳۸۔ وعن الحسن البصری من لا ادب لہ لا علم لہ ومن لاصبر	۳۸۔ حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس علم

له لادين له ومن لا ورع له لازلفى له۔

نہیں اور جس کے اندر صبر نہیں اس کے اندر دین نہیں اور جس کے اندر پرہیز گاری نہیں اس کو خدا سے نزدیکی حاصل نہیں۔

۳۹۔ وروی ان رجلا خرج من بنی اسرائیل الی طلب العلم فبلغ ذلك نبیهم فبعث الیه فاتاه فقال له یا فتی انی اعظك بثلث خصال فیها علم الاولین والآخرین، خف اللّٰه فی السر والعلانیة وامسك لسانك عن الخلق لا تذکرهم الا بخیر انظر خبزك الذی تاکله حتی یکون من الحلال فامتنع الفتی عن الخروج۔

۳۹۔ بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے حصول علم کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا جب یہ خبر اس کے نبی کو پہونچی تو اس نے اس آدمی کو بلایا، جب وہ آیا تو اس سے کہا اے جوان میں تجھ کو تین خصلتوں کی نصیحت کرتا ہوں اس میں اولین وآخرین کا علم ہے، ا۔ پوشیدہ اور ظاہر ہر حال میں اللہ سے ڈرو، ۲۔ اپنی زبان کو مخلوق کی برائی کرنے سے روک لو ان کا ذکر صرف بھلائی سے کرو، ۳۔ اپنی جو خوراک تم کھاتے ہو اس کو دیکھ لو وہ صرف حلال ہو۔ ان نصیحتوں کو سن کر اس آدمی نے (طلب علم کے لئے) باہر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

١٦۔ وروی ان رجلا من بنی اسرائیل جمع ثمانین تابو تامن العلم ولم ینتفع بعلمه فاوحی

۴۰۔ بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ۸۰ صندوق علم جمع کیا لیکن اپنے علم سے مستفید نہیں ہوا، اللہ تعالی نے

اللّٰه تعالٰی الی نبیهم ان قل لهذا الجامع لو جمعت کثیرا من العلم لم ینفعك الا ان تعمل بثلثة اشیاء، لا تحب الدنیا فلیست بدار المؤمنین ولا تصاحب الشیطان فلیس برفیق المؤمنین ولا تؤذ احدا فلیس بحرفة المؤمنین۔

اس کے نبی کو وحی کیا کہ آپ اس جمع کرنے والے سے کہیں کہ جب تک تو تین چیزوں پر عمل نہیں کرے گا یہ کثیر علم فائدہ نہیں پہونچائے گا، ۱۔ دنیا سے محبت نہ کر کیونکہ یہ مومنوں کا گھر نہیں ہے، ۲۔ شیطان سے دوستی نہ کر کیونکہ وہ مومنوں کا دوست نہیں ہے، ۳۔ کسی کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مومنین کا شیوہ نہیں ہے۔

٤١ ۔ وعن ابی سلیمان الدارانی انه قال فی المناجاة الهی لئن طالبتنی بذنبی لاطلبنك بعفوك ولئن طالبتنی ببخلی لاطلبنك بسخائك ولئن ادخلتنی النار لاخبرتُ اهل النار بانی احبك۔

۴۱۔ ابو سلیمان دارانیؒ سے روایت ہے وہ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے اے اللہ اگر تو میرے گناہ ڈھونڈے گا تو میں تیری بخشش ڈھونڈونگا اور اگر تو میرے بخل کو ڈھونڈے گا تو میں تیری سخاوت ڈھونڈوں گا اور اگر تو مجھ کو جہنم میں ڈالے گا تو میں جہنمیوں کو بتاؤں گا کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔

٤٢ ۔ وقیل اسعد الناس من له قلب عالم وبدن صابر وقناعة بما فی الید۔

۴۲۔ کہا گیا ہے کہ نیک بخت وہ ہے جس کے پاس دانا دل ہو، صابر بدن ہو اور ہاتھ میں موجود چیز پر قناعت ہو۔

٤٣ ـ وعن ابراهيم النخعي انما هلك قبلكم بثلث خصال بفضول الكلام وفضول الطعام وفضول المنام۔

۴۳۔حضرت ابراہیم نخعیؒ سے روایت ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ تباہ و برباد ہوئے ہیں وہ تین بری خصلتوں کی بنا پر ہوئے ہیں، ا۔فضول کلام سے،۲۔زیادہ کھانے سے،۳۔زیادہ سونے سے۔

٤٤ ـ وعن يحيى بن معاذ الرازي طوبى لمن ترك الدنيا قبل ان تتركه وبنى قبره قبل ان يدخله وارضى ربه قبل ان يلقاه۔

۴۴۔یحییٰ بن معاذ الرازیؒ کہتے ہیں بہتری اس شخص کے لئے ہے جس نے دنیا کو اس کے چھوڑنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا۔اور اپنی قبر کو اس میں داخل ہونے سے پہلے ہی بنالیا اور ملاقات سے پہلے ہی اپنے رب کو راضی کرلیا۔

٤٥ ـ وعن علي من لم يكن عنده سنة الله وسنة رسوله وسنة اولياءه فليس في يده شيء قيل له ما سنة الله قال كتمان السر وقيل ما سنة الرسول قال المدارة بين الناس وقيل ما سنة اوليائه قال احتمال الاذى عن الناس وكانوا من قبلنا يتواصون بثلث خصال ويتكاتبون بها من عمل لآخرته كفاه الله امر دينه ودنياه ومن

۴۵۔حضرت علیؓ سے روایت ہے جس کے پاس اللہ کا طریقہ، اس کے رسول کا طریقہ اور اس کے اولیاء کا طریقہ نہ ہو تو اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔پوچھا گیا کہ اللہ کا طریقہ کیا ہے، تو کہا راز کا چھپانا۔اور پوچھا گیا کہ رسول کا طریقہ کیا ہے، تو کہا کہ لوگوں سے میل جول رکھنا اور کہا گیا کہ اولیاء اللہ کا طریقہ کیا ہے، تو کہا لوگوں کی تکلیفوں کو برداشت کرنا۔پہلے زمانے کے لوگ تین چیزوں کی نصیحت کرتے تھے

احسن سريرته احسن الله علانيته ومن اصلح مابينه وبين الله اصلح الله مابينه وبين الناس۔

اور اس کو لکھ دیتے تھے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں، ا۔ جو شخص آخرت کا کام کرے گا اللہ اس کے دین ودنیا کا کام بنادے گا، ۲۔ جو اپنا باطن درست کرلے گا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کردے گا، ۳۔ جس نے اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ درست کرلیا تو اللہ اس کا معاملہ لوگوں کے ساتھ درست کردے گا۔

٤٦۔ وعن علی کن عند الله خیر الناس وکن عند النفس شر الناس وکن عند الناس رجلاً من الناس۔

۴۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نصیحت کی ہے کہ اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے اچھے ہوجاؤ۔ اور اپنے نزدیک تمام لوگوں سے برے ہو جاؤ اور لوگوں کے نزدیک انہیں میں سے ایک آدمی ہو جاؤ۔

٤٧۔ قیل اوحی الله تعالیٰ الی عزیر النبی فقال یا عزیر اذا اذنبت ذنبا صغیرا فلا تنظر الی صغره وانظر الی من الذی اذ نبت له واذا اصابك خیر یسیر فلا تنظر الی صغره وانظر الی من الذی رزقك واذا اصابك بلیة فلا تشکونی الی خلقی کما لا

۴۷۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ نے حضرت عزیر علیہ السلام کی جانب وحی کی اور کہا اے عزیر جب تم کوئی صغیرہ گناہ کرو تو اس کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ اس کو دیکھو جس کے حکم کے خلاف تم نے گناہ کیا ہے۔ اور جب تم کو کوئی معمولی خیر ملے تو اس کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ اس کو دیکھو جس نے تم کو توفیق دی ہے اور جب تم کو کوئی

اشكوك الى ملا ئكتى اذا صعدت الىّ مساويك۔

مصیبت پہونچے تو مخلوق سے میری شکایت نہ کرو جس طرح میں تمہاری شکایت اپنے فرشتوں سے نہیں کرتا ہوں جب تمہاری برائیاں میرے پاس پہونچتی ہیں۔

٤٨ ۔ وعن حاتم الاصم ما من صباح الا ويقول الشيطان لى ماتاكل وما تلبس واين تسكن فاقول له اكل الموت والبس الكفن واسكن القبر۔

۴۸۔ حاتم اصمؒ کہتے ہیں کہ روزانہ شیطان مجھ سے کہتا ہے تم کیا کھاؤ گے اور کیا پہنو گے اور کہاں رہو گے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں موت کھاؤں گا، کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔

٤٩ ۔ وعن النبى ﷺ من خرج من ذل المعصية الى عز الطاعة اغناه الله تعالى من غير مال وايّده الله من غير جند واعزه من غير عشيرة۔

۴۹۔ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں، جو شخص گناہ کی ذلت سے طاعت کی عزت کی جانب نکلے گا اللہ تعالیٰ اس کو مال کے بغیر غنی کر دے گا، لشکر کے بغیر قوت دے گا اور خاندان وقبیلہ کے بغیر عزت دے گا۔

٥٠ ۔ روى انه عليه السلام خرج ذات يوم على اصحابه فقال كيف اصبحتم فقالوا اصبحنا مومنين بالله قال وماعلامة ايمانكم قالوا نصبر على البلاء ونشكر على الرخاء ونرضى

۵۰۔ رسول اللہ ﷺ ایک بار اپنے اصحاب کے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگوں نے صبح کیسی کی۔ صحابہ کرام نے کہا ہم نے اللہ پر ایمان کے ساتھ صبح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے، صحابہ نے کہا کہ ہم مصیبت پر صبر کرتے ہیں

بالقضاء، فقال عليه السلام انتم مؤمنون حقاورب الكعبة۔

اور آرام و راحت پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے فیصلہ سے راضی وخوش ہیں، آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تم حقیقی مومن ہو۔

٥١۔ اوحى الله تعالىٰ الى بعض الانبياء من لقيني وهويحبني ادخلته جنتي ومن لقيني وهويخافني جنبته ناري ومن لقيني وهويستحيي مني انسيت الحفظة ذنوبه۔

۵۱۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کی جانب وحی کی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہوگا تو میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ مجھ سے ڈرتا ہوگا تو میں اسے اپنی آگ سے دور رکھوں گا اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ مجھ سے شرم کرتا ہوگا تو میں فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دوں گا۔

٥٢۔ عن عبدالله بن مسعود اد مافترض الله عليك تكن اعبد الناس واجتنب محارم الله تكن ازهد الناس وارض بماقسم الله تكن اغنى الناس۔

۵۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے اوپر جو فرض کیا ہے اس کو پورا کرو تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو تو سب سے بڑے زاہد بن جاؤ گے اور اللہ نے جو تقسیم کی ہے اس سے راضی ہو جاؤ تو سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔

٥٣۔ عن صالح المرقدی انه مر ببعض الدیار فقال یا دیار این اھلك الاولون واین عمارك الماضون واین سکانك الاقدمون فهتف به هاتف انقطعت اثارهم وبلیت تحت التراب احسامهم وبقیت اعمالهم قلائد فی اعناقهم۔

۵۳۔صالح مرقدی کی بابت مروی ہے کہ ان کا گذر بعض جگہوں سے ہوا تو کہا اے دیار! تمہارے پہلے لوگ کہاں ہیں۔ تمہارے پہلے بنانے والے کہاں ہیں۔ تمہارے قدیم باشندے کہاں ہیں۔ یہ سن کر کسی ہاتف نے آواز دی، ان کے نشانات مٹ گئے، ان کے بدن مٹی کے نیچے گل گئے، اور ان کے اعمال ان کے گلوں میں ہار کی طرح رہ گئے۔

٥٤۔ وعن علی تفضل علی من شئت فانت امیرہ واسئل عمن شئت فانت اسیرہ واستغن عمن شئت فانك نظیرہ۔

۵۴۔حضرت علیؓ سے مروی ہے جس پر چاہو احسان کرو، تم اس کے حاکم ہو۔ اور جس سے چاہو مانگو تم اس کے قیدی ہو، اور جس سے چاہو بے پرواہ بنو، تم اس کے برابر ہو۔

٥٥۔ وعن یحیی بن معاذ رحمة اللّٰہ علیه ترك الدنیا کلها اخذها کلها، فمن ترکها کلها اخذها کلها، ومن اخذها کلها ترکها کلها، فاخذها فی ترکها وترکها فی اخذها۔

۵۵۔یحیٰی بن معاذؒ کہتے ہیں، تمام دنیا کا چھوڑنا تمام دنیا کو لینا ہے۔ جس نے تمام دنیا کو چھوڑ دیا اس نے تمام کو لے لیا اور جس نے تمام کو لے لیا اس نے تمام کو چھوڑ دیا، اس کا لینا اس کو چھوڑنے میں ہے اور اس کا چھوڑنا اس کو لینے میں ہے۔

٥٦ ـ عن ابراهيم بن الادهم رحمه الله انه قيل له بما وجدت الزهد قال بثلثة اشياء، رأيت القبر موحشا وليس معی مونس ورايت طريقا طويلا وليس معی زاد ورأيت الجبار قاضيا وليس معی حجة۔

٥٦۔ابراہیم بن ادہمؒ سے پوچھا گیا کہ تم نے زہد کس طرح حاصل کیا،انہوں نے کہا کہ تین چیزوں سے،ا۔میں نے قبر کو وحشتناک دیکھا اور میرے ساتھ کوئی مونس نہیں ہے،٢۔میں نے دراز راستہ دیکھا اور میرے ساتھ توشہ نہیں ہے، ٣۔میں نے قاضی اللہ کو دیکھا ہے جو جبار ہے اور میرے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔

٥٧ ـ وعن الشبلی رحمه الله وهو من عظماء العارفين قال الٰهی انی احب ان اهب لك جميع حسناتی مع فقری وضعفی فكيف لاتحب سيدی ان تهب جميع سيآتی مع غناك مولای عنی وقال اذا اردت ان تستانس بالله فاستوحش من نفسك وقال لو ذقتم حلاوة الوصلة لعرفتم مرارة القطيعة۔

٥٧۔شبلی رحمہ اللہ جو عظماء عارفین میں سے ہیں ان سے مروی ہے وہ کہا کرتے تھے الٰہی! میں اپنی محتاجی وکمزوری کے باوجود اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تجھ کو اپنی تمام نیکیاں بخش دوں، تو پھر تو اپنی غنا کے باوجود اے آقا! کیوں نہیں پسند کرتا کہ میرے تمام گناہوں کو بخش دے اور فرمایا کہ جب تم اللہ کے ساتھ السیت کا ارادہ رکھو تو اپنے نفس سے وحشت کرو۔اور فرمایا کہ اگر تم وصال کی حلاوت کو چکھ لو تو تمہیں جدائی کی تکلیف معلوم ہو جائے۔

٥٨۔ وعن سفيان الثوري رحمه الله انه سئل عن الانس بالله تعالى ما هو فقال ان لا تستانس بكل وجه صبيح ولا بصوت طيب ولا بلسان فصيح۔

۵۸۔سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ انس باللہ کیا ہے، انہوں نے کہا اللہ کے ساتھ انس یہ ہے کہ تو کسی اچھی صورت ،اچھی آواز اور زبان فصیح سے الفت نہ کرے۔

٥٩۔ وعن ابن عباس رضي الله عنه انه قال الزهد ثلثة احرف زاء وهاء ودال فالزاء زاد للمعاد والهاء هدى للدين والدال دوام على الطاعة وقال في موضع آخر الزهد ثلثة احرف الزاء ترك الزينة والهاء ترك الهوى والدال ترك الدنيا۔

۵۸۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ زہد میں تین حروف ہیں زا۔ ہا۔ دال۔زا سے توشۂ آخرت مراد ہے اور ہا سے دین کی ہدایت اور دال سے طاعت پر دوام مراد ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ زہد میں تین حروف ہیں۔زا سے ترک زینت، ہا سے ترک خواہش اور دال سے ترک دنیا مراد ہے۔

٦٠۔ وعن حامد اللفاف رحمه الله انه قال اتاه رجل فقال له اوصني فقال اجعل لدينك غلافا كغلاف المصحف قيل له ماغلاف الدين قال له ترك الكلام الا مالا بد منه وترك الدنيا الا مالابد منه وترك مخالطة الناس الا مالابد منه۔

۶۰۔حامد لفاف رحمہ اللہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے نصیحت کیجئے انہوں نے کہا کہ تم اپنے دین کے لئے قرآن کے غلاف کی طرح غلاف تیار کرلو۔پوچھا گیا کہ دین کا غلاف کیا ہے، تو کہا کہ کلام کو چھوڑ دینا مگر جو ضروری ہو اور دنیا کو چھوڑ دینا مگر جو ضروری ہے اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دینا مگر جو ضروری ہو۔

٦١ـ ثم اعلم ان اصل الزهد الاجتناب عن المحارم کبیرها وصغیرها واداء جمیع الفرائض یسیرها وعسیرها وترك الدنیا علیٰ اهلها قلیلها وکثیرها۔

٦١ـ جان لو کہ اصل زہد حرام چیزوں سے بچنا ہے خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔ اور تمام فرائض کی ادائیگی ہے خواہ وہ آسان ہوں یا مشکل اور دنیا کو اہل دنیا پر چھوڑ دینا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔

٦٢ـ وعن لقمان الحکیم انه قال لابنه یا بنی ان الناس ثلثة اثلاث ثلث لله وثلث لنصفه وثلث للدود فاما هو لله فروحه وماهو لنفسه فعمله وماهو للدود فجسمه۔

٦٢ـ لقمان حکیم سے منقول ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے لوگوں کے تین تہائی ہیں (یعنی لوگوں کے تین حصے ہیں) ایک تہائی اللہ کی اور ایک تہائی نفس کی اور ایک تہائی کیڑوں کی ہے۔ اللہ کے لئے اس کی روح ہے اور نفس کے لئے اس کا عمل ہے اور جو کیڑوں کا ہے وہ اس کا بدن ہے۔

٦٣ـ وعن علی کرم الله وجهه انه قال ثلثة یزدن فی الحفظ ویذهبن البلغم السواك والصوم وقرأة القرآن۔

٦٣ـ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ تین چیزیں یادداشت میں اضافی کرتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں، ا۔ مسواک، ٢۔ روزہ، ٣۔ تلاوت قرآن۔

٦٤ـ وعن کعب الاحبارؒ الحصون للمومنین من الشیطان ثلث المسجد حصن وذکر الله حصن وقرأة القرآن حصن۔

٦٤ـ حضرت کعب احبارؒ کا بیان ہے کہ مومنین کے لئے شیطان سے بچاؤ کے طور پر تین چیزیں قلعہ کی حیثیت رکھتی ہیں ا۔ مسجد، ٢۔ ذکر اللہ، ٣۔ تلاوت قرآن۔

٦٥۔ وعن بعض الحكماء انه قال ثلث من كنز الله تعالٰى لايعطيها الله الا من احبه. الفقر والمرض والصبر۔	۶۵۔ بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین چیزیں اللہ کا خزانہ ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صرف اپنے دوستوں کو دیتا ہے، ا۔فقر، ۲۔مرض، ۳۔صبر۔
٦٦۔ وعن ابن عباس رضى الله عنهما حين سئل ما خير الايام وما خير الشهور وما خير الاعمال، فقال خير الايام يوم الجمعة وخير الشهور شهر رمضان وخير الاعمال الصلوات الخمس لوقتها فمضى على ذلك ثلثة ايام فبلغ علياً رضى الله عنه ان ابن عباس رضى الله عنهما سئل عن ذلك فاجاب بكذا فقال على رضى الله عنه لوسئل العلماء والحكماء والفقهاء من المشرق والمغرب لما اجابوا بمثل مااجاب به ابن عباس الا انى اقول خير الاعمال مايقبل الله تعالٰى منك وخير الشهور	۶۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ کون سا دن کون سا مہینہ اور کون سا عمل اچھا ہے۔ انھوں نے کہا اچھا دن جمعہ کا دن ہے، اچھا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے اور اعمال میں اچھا عمل وقت پر پانچوں نمازوں کی ادائیگی ہے۔ تین دن کے بعد جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح کا سوال ہوا ہے اور انہوں نے اس طرح جواب دیا ہے تو کہا کہ مغرب تا مشرق کے علماء، حکماء اور فقہاء سے اگر یہ سوال ہوتا تو جو جواب حضرت ابن عباسؓ نے دیا ہے اس طرح کا جواب نہ دے پاتے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اچھا عمل وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ قبول کر لے اور بہترین مہینہ ہے وہ جس میں تم اللہ سے سچی توبہ کر لو

ماتتوب فیه الی اللّٰه توبة نصوحا وخیر الایام ماتخرج فیه من الدنیا الی اللّٰه مومنا باللّٰه۔

اور بہترین دن وہ ہے جس دن تم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایمان کے ساتھ جاؤ۔

☆ قال الشاعر

☆ کسی شاعر کا قول ہے:

اماتری کیف یبلینا الحدید ان
ونحن نلعب فی سرو اعلان
لاترکبن الی الدنیا ونعمتها
فان اوطانها لیست باوطان
واعمل لنفسك من قبل الممات فلا
تغررك کثرة اصحاب واخوان

کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ کس طرح رات اور دن گذرتے ہیں اور ہم ہر حال میں کھیل رہے ہیں۔ دنیا اور اس کی نعمتوں کی جانب مائل مت ہو۔ کیونکہ اس کا وطن حقیقت میں وطن نہیں ہے۔ موت سے پہلے اپنے لئے اعمال تیار کرلو، کثرت اصحاب واخوان تم کو فریب میں مبتلا نہ کریں۔

٦٧۔ وقیل اذا اراد اللّٰه بعبد خیرا فقهه فی الدین وزهده فی الدنیا وبصره بعیوب نفسه۔

٦٧۔ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھداری عطا کر دیتا ہے اس کو دنیا سے بے رغبت بنا دیتا ہے اور اس کے عیوب اس کو دکھا دیتا ہے۔

٦٨۔ وعن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال حبب الیّ من دنیاکم ثلث الطیب والنساء

٦٨۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں، ا۔ خوشبو، ۲۔ عورتیں، ۳۔ میری

وجعلت قرة عيني في الصلوة وكان معه اصحابه جلوسا فقال ابوبكرن الصديق رضي الله تعالى عنه صدقت يا رسول الله وحبب اليّ من الدنيا ثلث النظر الى وجه رسول الله وانفاق مالي على رسول الله وان يكون ابنتي تحت رسول الله فقال عمر رضي الله عنه صدقت يا ابابكر وحبب اليّ من الدنيا ثلث الامر بالمعروف والنهي عن المنكر والثوب الخلق ـ فقال عثمان رضي الله عنه صدقت يا عمر، وحبب اليّ من الدنيا ثلث اشباع الجيعان وكسوة العريان وتلاوة القرآن فقال علي رضي الله عنه صدقت ياعثمان وحبب اليّ من الدنيا ثلث الخدمة للضيف والصوم في الصيف والضرب بالسيف فبينا هم كذلك اذ جاء

آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے۔آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے اصحاب بیٹھے تھے۔ان میں سے حضرت ابوبکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ۔آپ نے سچ فرمایا ہے مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ ۱۔رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو دیکھنا ۲۔اپنا مال رسول اللہ ﷺ پر خرچ کرنا ۳۔میری بیٹی رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں ہو (یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکر آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں، ۱۔اچھی بات کا حکم دینا، ۲۔بری بات سے روکنا، ۳۔پرانا کپڑا استعمال کرنا۔(یہ سن کر) حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے عمر آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں، ۱۔بھوکوں کو آسودہ کرنا ۲۔ننگوں کو کپڑا پہنانا، ۳۔قرآن کی تلاوت کرنا، یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا اے عثمان! آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں، ۱۔مہمان کی خدمت کرنا ۲۔گرمی میں روزہ

جبرئيل وقال ارسلني الله تبارك وتعالٰى لما سمع مقالتكم وامرك ان تسئلني عما احب ان كنت من اهل الدنيا فقال ما تحب ان كنت من اهل الدنيا فقال ارشاد الضالين وموانسة الغرباء القانتين ومعاونة اهل العيال المعسرين وقال جبرئيل يحب رب العزة جل جلاله من عباده ثلث خصال بذل الاستطاعة والبكاء عند الندامة والصبر عند الفاقة۔

رکھنا، ۳۔ قتال کرنا (یعنی کفار سے جہاد کرنا) ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور کہا کہ تم لوگوں کی باتیں سن کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ مجھ سے پوچھیں کہ اگر میں اہل دنیا میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا، آپ نے فرمایا تو بتائیے کہ اگر آپ اہل دنیا میں سے ہوتے تو کیا پسند کرتے، حضرت جبرئیلؑ نے کہا، ۱۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھانا، ۲۔ غریب عبادت کرنے والوں سے محبت کرنا ۳۔ حیادار تنگ دستوں کی مدد کرنا (اس کے بعد) حضرت جبرئیلؑ نے کہا اللہ رب العزت بھی اپنے بندوں سے تین چیزیں پسند کرتا ہے۔ ۱۔ طاقت کو خرچ کرنا، ۲۔ ندامت کے وقت رونا ۳۔ فاقہ پر صبر کرنا۔

٦٩۔ وعن بعض الحكماء من اعتصم بعقله ضل ومن استغنٰى بما له قل ومن عز بمخلوق ذل۔

٦٩۔ بعض حکماء کا بیان ہے کہ جس نے اپنی عقل پر بھروسہ کیا وہ گمراہ ہوگیا (مطلب یہ ہے کہ جو دینی امور میں عقل کے تابع ہوا وہ

گمراہ ہوا کیونکہ دین میں عقل کا کچھ دخل نہیں ہے)اور جس نے اپنے مال کے سبب بے پرواہی کی وہ کم (یعنی حقیر) ہوا اور جس نے مخلوق سے عزت حاصل کی وہ ذلیل ہوا۔

٧٠۔ وعن بعض الحكماء ثمرة المعرفة ثلث خصال الحياء من الله تعالىٰ والحب فی الله والانس بالله۔

٧٠۔ بعض حکماء کا بیان ہے کہ تین خصلتیں معرفت کا پھل ہیں (١) اللہ سے حیا (٢) اللہ کے لئے دوستی (٣) اللہ سے انسیت۔

٧١۔ وعن النبی علیه السلام انه قال المحبة اساس المعرفة والعفة علامة اليقين ورأس اليقين التقوی والرضی بتقدير الله تعالىٰ۔

٧١۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے محبت معرفت کی بنیاد ہے اور عفت (گناہ سے بچنا) یقین کی علامت ہے اور یقین کی اصل تقویٰ اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہونا ہے۔

٧٢۔ وعن سفيان بن عيينة رضی الله عنه قال من احب الله احب من احب الله تعالی ومن احب من احبه الله تعالی احب ما احب فی الله تعالی ومن احب ما احب فی الله تعالی احب

٧٢۔ سفیان بن عیینہؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جس نے اللہ سے محبت کی اس نے اس سے بھی محبت کی جس سے اللہ نے محبت کی، اور جس نے اس سے محبت کی جس سے اللہ نے محبت کی تو اس نے اس سے بھی محبت کی جس سے

ان لایعرفه الناس۔

اس نے اللہ کی راہ میں محبت کی اور جس نے اس سے محبت کی جس نے اللہ کی راہ میں محبت کی ہے تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ لوگ اس کو نہ پہچانیں۔

۷۳۔ عن النبی ﷺ قال صدق المحبة فی ثلث خصال ان یختار کلام حبیبه علی کلام غیره ویختار مجالسة حبیبه علی مجالسة غیره ویختار رضیٰ حبیبه علی رضی غیره۔

۷۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا محبت کی سچائی تین خصلتوں میں ہے۔ ا۔ اپنے حبیب کے کلام کو غیر کے کلام پر ترجیح دے ۲۔ اپنے حبیب کی ہم نشینی کو غیر کی ہم نشینی پر ترجیح دے، ۳۔ اپنے حبیب کی رضا کو غیر کی رضا پر ترجیح دے۔

۷٤۔ وعن وهب بن منبه الیمانی رضی اللّٰه عنه مکتوب فی التوراة الحریص فقیر وان کان ملك الدنیا والمطیع مطاع وان کان مملوکاً والقانع غنی وان کان جائعاً۔

۷۴۔ وہب بن منبہ یمانیؒ بیان کرتے ہیں کہ توریت میں مرقوم ہے، حرص کرنے والا فقیر ہے اگرچہ وہ دنیا کا مالک ہو۔ اور فرماں بردار کی بات مانی جاتی ہے اگرچہ وہ غلام ہو۔ اور قناعت کرنے والا دولت مند ہے اگرچہ وہ بھوکا ہو۔

۷۵۔ وعن بعض الحکماء من عرف اللّٰه لم یکن لهٗ مع الخلق لذة ومن عرف الدنیا لم یکن لهٗ فیها رغبة ومن عرف عدل اللّٰه

۷۵۔ بعض حکماء کا بیان ہے کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا اس کو مخلوق کے ساتھ کوئی لذت نہ ہوگی۔ اور جس نے دنیا کو پہچان لیا اس کو اس کی رغبت نہ ہوگی اور جس نے

تعالی لم یتقدم الیه الخصماء۔

اللہ کے عدل کو پہچان لیا اس کے سامنے دشمن نہ آئیں گے۔

٧٦۔ وعن ذی النون المصری کل خائف هارب و کل راغب طالب و کل انس باللّٰہ مستوحش عن نفسه وقال العارف باللّٰہ تعالیٰ اسیر وقلبه بصیر وعمله للّٰہ کثیر وقال العارف باللّٰہ تعالیٰ وفیّ وقلبه ذکی وعمله للّٰہ زکی۔

٧٦۔ ذوالنون مصریؒ سے روایت ہے جو ڈرتا ہے وہ بھاگتا ہے اور جو رغبت کرتا ہے وہ ڈھونڈتا ہے اور جو اللہ سے انسیت حاصل کرتا ہے وہ اپنے نفس سے بھاگتا ہے۔ اور ایک بار فرمایا عارف باللہ قیدی ہے اور اس کا دل بینا ہے اور اللہ کے لئے اس کا عمل زیادہ ہے اور فرمایا عارف باللہ وفادار ہے، اس کا دل روشن ہے اور اللہ کے لئے ان کا عمل پاک وصاف ہے۔

٧٧۔ وعن ابن سلیمان الدارانی انه قال اصل کل خیر فی الدنیا والآخرۃ الخوف من اللّٰہ ومفتاح الدنیا الشبع ومفتاح الآخرۃ الجوع۔

٧٧۔ ابن سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں دنیا وآخرت میں ہر بھلائی کی اصل اللہ سے ڈرنا ہے اور دنیا کی کنجی آسودگی اور آخرت کی کنجی بھوک ہے۔

٧٨۔ وقیل العبادۃ حرفة وحانوتها الخلوۃ وراس مالها التقوی وربحها الجنة۔

٧٨۔ کہا گیا ہے کہ عبادت ایک پیشہ ہے اور اس کی دکان خلوت ہے۔ اس کا اصل مال تقوی ہے اور اس کا نفع جنت ہے۔

۷۹۔ قال مالك بن دينار الحسن ثلثا بثلث حتى تكون من المومنين الكبر بالتواضع والحرص بالقناعة والحسد بالنصيحة۔

۷۹۔ مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ تین چیزوں کو تین چیزوں سے درست کرو تاکہ تمہارا شمار مومنین میں ہو جائے۔ تکبر کو تواضع سے، حرص کو قناعت سے، اور حسد کو خیر خواہی سے۔

باب الرباعی

چار چیزوں کا بیان

۸۰۔ روی عن رسول اللہ ﷺ انه قال لابی ذر الغفاری رضی اللّٰہ عنه یا اباذر جدد السفینة فان البحر عمیق وخذ الزاد کاملا فان السفر بعید وخفف الحمل فان العقبة کوود واخلص العمل فان الناقد بصیر۔

۸۰۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا اے ابوذر! کشتی نئی بنا لو کیونکہ سمندر گہرا ہے اور توشہ پورا لے لو کیونکہ سفر دراز ہے اور بوجھ ہلکا (کم) کر لو کیونکہ گھاٹی دشوار گزار ہے اور عمل کو خالص کر لو کیونکہ پرکھنے والا بصیر ہے۔

☆ وقال الشاعر

ایک شاعر کہتا ہے:

فرض علی الناس ان یتوبوا
لکن ترك الذنوب اوجب
والصبر فی النائبات صعب
لکن فوت الثواب اصعب

لوگوں پر توبہ فرض ہے لیکن ترک گناہ اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ مصائب میں صبر مشکل ہے لیکن ثواب کا فوت ہونا

والدهر فی صرفه عجیب	اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔زمانہ اپنی
لکن غفلة الناس اعجب	گردش میں عجیب ہے لیکن لوگوں کی
کل ما قد یجیئ قریب	غفلت اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔
ولکن الموت من ذاك اقرب	ہر آنے والی چیز قریب ہے لیکن موت اس
	سے بھی زیادہ قریب ہے۔
۸۱۔ وعن بعض الحکماء اربعة	۸۱۔بعض حکماء سے مروی ہے کہ چار چیزیں
حسن ولکن اربعة منها احسن	بہتر ہیں لیکن چار چیزیں ان سے بھی بہتر
الحیاء من الرجال حسن ولکنه	ہیں،۱۔مردوں کی حیا بہتر ہے لیکن عورت
من المرأة احسن والعدل من کل	کی حیا اس سے بھی بہتر ہے،۲۔عدل ہر
احد حسن ولکنه من الامراء	کسی کا بہتر ہے لیکن بادشاہوں کا عدل
احسن والتوبة من الشیخ حسن	سب سے بہتر ہے،۳۔بڈھے کی توبہ بہتر
ولکنه من الشباب احسن	ہے لیکن جوان کی توبہ اس سے بھی بہتر
والجود من الاغنیاء احسن	ہے،۴۔مالداروں کی سخاوت بہتر ہے
ولکنه من الفقراء احسن ۔	لیکن فقراء کی سخاوت اس سے بھی بہتر ہے۔
۸۲۔ وعن بعض الحکماء اربعة	۸۲۔بعض حکماء سے مروی ہے کہ چار
قبیح لکن اربعة منها اقبح الذنب	چیزیں قبیح ہیں لیکن چار چیزیں ان سے بھی
من الشاب قبیح ومن الشیخ اقبح	زیادہ قبیح ہیں،۱۔جوان سے گناہ کا
والاشتغال بالدنیا من الجاهل	ارتکاب قبیح ہے لیکن بڈھے سے گناہ کا
قبیح ومن العالم اقبح والتکسل	ارتکاب زیادہ قبیح ہے،۲۔جاہل کا دنیا میں
فی الطاعة من جمیع الناس قبیح	مشغول ہونا قبیح ہے لیکن عالم کا دنیا میں

ومن العلماء والطلباء اقبح والتكبر من الاغنياء قبيح ومن الفقراء اقبح۔

مشغول ہونا اس سے زیادہ قبیح ہے۔ ۳۔ طاعت میں ہر آدمی کا سستی کرنا قبیح ہے لیکن علماء وطلباء کا سستی کرنا اس سے زیادہ قبیح ہے، ۴۔ اغنیاء کا تکبر قبیح ہے لیکن فقراء کا تکبر اس سے زیادہ قبیح ہے۔

۸۳۔ وقال النبی ﷺ الکواکب امان لاهل السماء فاذا انتثرت کان القضاء علی اهل السماء واهل بیتی امان لامتی فاذا زال اهل بیتی کان القضاء علی امتی وانا امان لاصحابی فاذا ذهبت کان القضاء علی اصحابی والجبال امان لاهل الارض فاذا ذهبت کان القضاء علی اهل الارض۔

۸۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا ستارے اہل آسمان کے لئے امن ہیں جب یہ گر جائیں گے تو اہل آسمان پر قضا آجائے گی اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امن ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو میری امت پر قضا آجائیگی (یعنی برکت جاتی رہے گی) اور میں اپنے اصحاب کے لئے امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر قضا آجائے گی۔ اور پہاڑ اہل زمین کے لئے امن ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اہل زمین پر قضا آجائے گی۔

۸٤۔ وعن ابی بکر ن الصدیق انه قال اربعة تمامها باربعة تمام الصلوٰة بسجدتی السهو والصوم

۸۴۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں۔ نماز، سہو کے دو سجدے

بصدقة الفطر والحج بالفدية والایمان بالجهاد۔

سے، روزہ، صدقۂ فطر سے اور حج فدیہ وقربانی سے اور ایمان جہاد سے۔

۸۵۔ وعن عبد اللّٰہ بن المبارك من صلی كل یوم اثنتی عشرة ركعة فقد ادی حق الصلوٰة ومن صام كل شهر ثلثة ایام فقد ادی حق الصیام ومن قرأ كل یوم مائة آیة فقد ادی حق القرأة ومن تصدق فی جمعة بدرهم فقد ادی حق الصدقة۔

۸۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت ہے جس نے روزانہ بارہ رکعت نماز ادا کی تو اس نے نماز کا حق ادا کر دیا۔ اور جس نے ہر ماہ تین دن روزہ رکھا اس نے روزے کا حق ادا کر دیا اور جس نے روزانہ سو آیتوں کی تلاوت کی اس نے تلاوت کا حق ادا کر دیا اور جس نے جمعہ کو ایک درہم صدقہ کیا اس نے صدقہ کا حق ادا کر دیا۔

۸٦۔ وقال عمر البحور اربعة الهوی بحر الذنوب والنفس بحر الشهوات والموت بحر الاعمار والقبر بحر الندامات۔

۸٦۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے دریا چار ہیں، خواہش گناہوں کا دریا ہے۔ نفس شہوات کا دریا ہے، موت عمروں کا دریا ہے اور قبر ندامتوں کا دریا ہے۔

۸۷۔ وعن عثمانؓ وجدت حلاوة العبادة فی اربعة اشیاء اولها فی اداء فرائض اللّٰہ والثانی فی اجتناب محارم اللّٰہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللّٰہ

۸۷۔ حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں میں نے عبادت کی حلاوت چار چیزوں میں پائی، ۱۔ اللہ کے فرائض کی ادائیگی میں ۲۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں ۳۔ ثواب کی خاطر نیک کام بتانے میں

والرابع فی النھی عن المنکر اتقاء غضب اللہ وقال ایضاً رضی اللہ عنہ اربعۃ ظاھرھن فضیلۃ وباطنھن فریضۃ مخالطۃ الصالحین فضیلۃ والاقتداء بھم فریضۃ وتلاوۃ القرآن فضیلۃ والعمل بہ فریضۃ وزیارۃ القبور فضیلۃ والاستعداد لھا فریضۃ وعیادۃ المریض فضیلۃ واتخاذ الوصیۃ منہ فرض۔	۴۔ اللہ کے غصے سے بچنے کی خاطر برے کام سے روکنے میں ۔ اور یہ بھی فرمایا۔ چار چیزیں بظاہر فضیلت والی ہیں لیکن دراصل وہ فرائض ہیں ۔ نیکوں کی صحبت اختیار کرنا فضیلت کا ذریعہ ہے اور ان کی پیروی فرض ہے ۔ تلاوت قرآن فضیلت والی چیز ہے اور اس پر عمل فرض ہے زیارت قبور فضیلت کا ذریعہ ہے اور اس کی تیاری فرض ہے، عیادت مریض فضیلت والی چیز ہے اور اس سے نصیحت یا جو کچھ وہ وصیت کرے اس پر عمل فرض ہے۔
۸۸۔ وعن علی رضی اللہ عنہ انہ قال من اشتاق الی الجنۃ سارع الی الخیرات ومن اشفق من النار انتھی عن الشھوات ومن تیقن بالموت انھدمت علیہ اللذات ومن عرف الدنیا ھانت علیہ المصیبات۔	۸۸۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے جو شخص جنت کا مشتاق ہوا اس نے نیکیوں کی جانب سبقت کی ۔ اور جو شخص آگ سے ڈرا وہ شہوات سے باز رہا اور جسے موت کا یقین ہو گیا اس کی لذتیں ختم ہو گئیں اور جس نے دنیا کو پہچان لیا اس پر مصیبتیں آسان ہو گئیں۔
۸۹۔ وعن النبی ﷺ انہ قال الصلوٰۃ عماد الدین والصمت	۸۹۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے اور خاموشی بہتر وافضل ہے

افضل والصدقة تطفئ غضب الرب والصمت افضل والصوم جنة من النار والصمت افضل والجهاد سنام الدین والصمت افضل۔

اور صدقہ رب کے غصہ وغضب کو بجھاتا ہے اور خاموشی بہتر ہے۔ روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور خاموشی بہتر ہے جہاد دین کی بلندی ہے اور خاموشی بہتر ہے۔

۹۰۔ وقیل اوحی اللّٰہ تعالٰی الی نبی من الانبیاء من بنی اسرائیل وقال صمتك عن الباطل لی صوم وحفظك الجوارح عن المحارم لی صلوۃ وایاسك عن الخلق لی صدقة وکفك الاذی عن المسلمین لی جهاد۔

۹۰۔ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی کی جانب وحی کی اور کہا میری خاطر بری بات سے خاموش رہنا روزہ ہے۔ اور اپنے اعضاء کو میری خاطر حرام چیزوں سے محفوظ رکھنا نماز ہے اور میری خاطر خلق سے ناامیدی صدقہ ہے۔ اور میری خاطر مسلمانوں سے تکلیف کو دور کرنا جہاد ہے۔

۹۱۔ وعن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنه قال اربعة من ظلمة القلب بطن شبعان من غیر مبالات وصحبة الظالمین ونسیان الذنوب الماضیة وطول الامل، واربعة من نور القلب بطن جائع من حذر وصحبة الصالحین

۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے چار چیزیں دل کی تاریکی ہیں، ۱۔ بے پرواہی سے بھرا ہوا پیٹ، ۲۔ ظالموں کی صحبت، ۳۔ پہلے گناہوں کو بھول جانا، ۴۔ طول امل (امید کی درازی) اور چار چیزیں دل کا نور ہیں، ۱۔ خوف سے بھوکا پیٹ، ۲۔ نیکوں کی صحبت،

وحفظ الذنوب الماضية وقصر الامل۔

۳۔ پہلے گناہوں کو یاد رکھنا، ۴۔ تھوڑی امید۔

۹۲۔ وعن حاتم الاصم رحمة اللّٰہ علیہ انه قال من ادعی اربعة بلا اربعة فدعواہ كذب من ادعی حب اللّٰہ ولم ینته عن محارم اللّٰہ تعالٰی فدعواہ کذب۔ ومن ادعی حب النبی علیہ السلام وکرہ الفقراء والمساکین فدعواہ کذب ومن ادعی حب الجنة ولم یتصدق فدعواہ کذب ومن ادعیٰ خوف النار ولم ینته عن الذنوب فدعواہ کذب۔

۹۲۔ حاتم اصمؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جس نے چار چیزوں کا چار چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ جھوٹ ہے۔

ا۔ جس نے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا اور حرام چیزوں سے باز نہ رہا تو اس کا دعویٰ جھوٹ ہے، ۲۔ جس نے نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا اور فقراء و مساکین سے نفرت کیا تو اس کا دعویٰ جھوٹ ہے، ۳۔ جس نے جنت کی محبت کا دعویٰ کیا اور صدقہ وخیرات نہ کیا تو اس کا دعویٰ جھوٹ ہے، ۴۔ جس نے جہنم کے خوف کا دعویٰ کیا اور گناہوں سے باز نہ آیا تو اس کا دعویٰ جھوٹ ہے۔

۹۳۔ وعن النبی ﷺ انه قال علامة الشقاوة اربعة نسیان الذنوب الماضیة وهی عند اللّٰہ تعالٰی محفوظة وذکر الحسنات الماضیة ولا یدری أقبلت ام ردت ونظرہ الٰی

۹۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں، ا۔ پچھلے گناہوں کو بھول جانا حالانکہ وہ اللہ کے پاس محفوظ ہیں ۲۔ پچھلی نیکیوں کو یاد رکھنا حالانکہ اسے کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ نیکیاں مقبول ہوئی ہیں

من فوقه فی الدنیا و نظره الی من دونه فی الدین یقول الله تعالی اردته ولم یردنی فترکته وعلامة السعادة اربعة ذکر الذنوب الماضیة و نسیان الحسنات الماضیة و نظره الی من فوقه فی الدین و نظره الی من دونه فی الدنیا۔

یا مردود، ۳۔ دنیاوی اعتبار سے جو برتر ہوں ان کو دیکھنا، ۴۔ دینی اعتبار سے جو کمتر ہوں ان کو دیکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تو اس کا ارادہ کیا لیکن اس نے میرا ارادہ نہ کیا چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور چار چیزیں نیک بختی کی علامت ہیں، ۱۔ پچھلے گناہوں کو یاد رکھنا، ۲۔ پچھلی نیکیوں کو بھول جانا، ۳۔ ان کو دیکھنا جو دینی اعتبار سے برتر ہوں، ۴۔ ان کو دیکھنا جو دنیاوی اعتبار سے کمتر ہوں۔

۹۴۔ وعن بعض الحکماء ان شعائر الایمان اربعة۔ التقوی والحیاء والشکر والصبر۔

۹۴۔ بعض حکماء کا بیان ہے کہ ایمان کی چار علامتیں ہیں، ۱۔ تقوی، ۲۔ حیا، ۳۔ شکر ۴۔ صبر

۹۵۔ وعن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الامهات اربع ام الادویة ام الآداب ام العبادات ام الامانی فام الادویة قلة الاکل وام الآداب قلة الکلام وام العبادات قلة الذنوب وام الامانی الصبر۔

۹۵۔ نبی ﷺ نے فرمایا مائیں (اصل) چار ہیں۔ ام الادویہ (دواؤں کی ماں) ام الآداب، ام العبادات، ام الامانی۔ ام الادویہ کم کھانا ہے، ام الآدب کم بولنا ہے۔ ام العبادات گناہوں کی کمی ہے۔ اور ام الامانی صبر ہے۔

۹٦ ۔ وقال علیہ السلام اربعة جواهر فی جسم بنی آدم یزیلها اربعة اشیاء اما الجواهر فالعقل والدین والحیاء والعمل الصالح فالغضب یزیل العقل والحسد یزیل الدین والطمع یزیل الحیاء والغیبة تزیل العمل الصالح۔

۹٦۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے بنی آدم کے جسم میں چار جواہر ہیں اوران کو چار چیزیں ضائع کر دیتی ہیں وہ چار جواہر یہ ہیں عقل۔ دین۔ حیاء اور عمل صالح، غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے، حسد دین کو، طمع حیاء کو اور غیبت عمل صالح کو ضائع کر دیتی ہے۔

۹۷ ۔ وعن النبی ﷺ انه قال اربعة فی الجنة، خیر من الجنة الخلود فی الجنة خیر من الجنة وخدمة الملئکة فی الجنة خیر من الجنة وجوار الانبیاء فی الجنة خیر من الجنة ورضی الله تعالیٰ فی الجنة خیر من الجنة۔ واربعة فی النار شر من النار الخلود فی النار شر من النار وتوبیخ الملئکة الکفار فی النار شر من النار وجوار الشیطان فی النار شر من النار وغضب الله تعالیٰ فی النار شر من النار۔

۹۷۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جنت میں چار چیزیں جنت سے بہتر ہیں ۔۱۔ خلود فی الجنة جنت سے بہتر ہے، ۲۔ جنت میں فرشتوں کی خدمت گاری جنت سے بہتر ہے، ۳۔ انبیاء کی ہمسائیگی جنت سے بہتر ہے، ۴۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی جنت سے بہتر ہے۔ اور جہنم میں چار چیزیں جہنم سے بدتر ہیں، ۱۔ خلود فی النار جہنم سے بدتر ہے، ۲۔ فرشتوں کا کافروں کو جھڑکنا جہنم سے بدتر ہے، ۳۔ شیطان کی ہمسائیگی جہنم سے بدتر ہے، ۴۔ جہنم میں اللہ تعالیٰ کا غضب وغصہ جہنم سے بدتر ہے۔

۹۸۔ وعن بعض الحكماء حين سئل كيف انت فقال انا مع المولى على الموافقة ومع النفس على المخالفة ومع الخلق على النصيحة ومع الدنيا على الضرورة۔

۹۸۔ بعض حکماء سے پوچھا گیا کہ تمہارا کیا حال ہے تو جواب دیا کہ مولیٰ کے ساتھ میری موافقت ہے۔ نفس کے ساتھ مخالفت ہے، مخلوق کے ساتھ میری خیر خواہی ہے اور دنیا سے بقدر ضرورت واسطہ ہے۔

۹۹۔ واختار بعض الحكماء اربع كلمات من اربعة كتب من التوراة، من رضى بما اعطاهُ اللّٰه تعالىٰ استراح فى الدنيا والآخرة، ومن الانجيل من هدم الشهوات عز فى الدنيا والآخرة، ومن الزبور من تفرد عن الناس نجا فى الدنيا والآخرة ومن الفرقان من حفظ اللسان سلم فى الدنيا والآخرة۔

۹۹۔ بعض حکماء نے چار کتابوں سے چار کلمات پسند کیا ہے۔ توریت سے یہ کہ جو شخص اللہ کے عطیہ سے راضی ہوا اس نے دنیا اور آخرت میں راحت پائی۔ اور انجیل سے یہ کہ جس نے شہوتوں کو ترک کر دیا وہ دنیا و آخرت میں باعزت ہوا۔ اور زبور سے یہ کہ جو لوگوں سے الگ تھلگ ہو گیا وہ دنیا اور آخرت میں نجات پا گیا اور فرقان سے یہ کہ جس نے زبان کی حفاظت کی وہ دنیا اور آخرت میں مامون ومحفوظ رہا۔

۱۰۰۔ وعن عمر رضى اللّٰه عنه واللّٰه ما ابتليت ببلية الا وكان للّٰه تعالىٰ علىّ فيها اربع نعم اولها اذا لم تكن فى ذنبى والثانى اذا لم

۱۰۰۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جب میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوا تو اس میں مجھے اللہ کی چار نعمتیں ملیں، ۱۔ یہ مصیبت میرے گناہ میں نہ ہوئی ۲۔ یہ

تکن اعظم منها والثالث اذا لم تکن محرم الرضاء بها والرابع ان ارجو الثواب علیها۔

مصیبت اس سے بڑی نہ ہوئی، ۳۔اس کی خوشی سے محرومی نہیں ہوئی، ۴۔ مجھے اس پر ثواب کی امید ہے ۔(یعنی پہلی نعمت یہ ہے کہ مجھے گناہوں میں نہیں پھنسایا دوسری یہ کہ جس قدر یہ مصیبت ہے اس سے بڑی مصیبت نہ آئی۔ تیسری یہ کہ مجھے خوشی ہے کہ یہی مولیٰ کی رضا ہے چوتھی یہ کہ میں اس مصیبت پر صبر کرتا ہوں اور مجھے ثواب کی امید ہے۔

۱۰۱۔ وعن عبداللہ بن المبارك انه قال ان رجلا حکیما جمع الاحادیث فاختار منها اربعین الفا ثم اختار منها اربعة آلاف ثم اختار منها اربع مائة ثم اختار منها اربعین ثم اختار منها اربع کلمات احداهن لا تثقن بامرأة علی کل حال والثانیة لاتغتر بالمال علی کل حال والثالث لا تحمل معدتك مالا تطیقه والرابع لاتجمع من العلم ما لاینفعك۔

۱۰۱۔حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ایک حکیم نے حدیثوں کو جمع کیا اوران میں سے چالیس ہزار کا انتخاب کیا پھر ان چالیس ہزار میں سے چار ہزار اوراس چار ہزار میں سے چار سو پھر اس میں سے چالیس اور اخیر میں چار کلمات کا انتخاب کیا اور وہ چار کلمات یہ ہیں ا۔ کسی بھی حال میں عورت پر اعتماد نہ کرو، ۲۔کسی بھی حالت میں مال پر فریفتہ نہ ہو، ۳۔اپنے معدہ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈالو، ۴۔ایسے علم کو جمع نہ کرو جو نفع بخش نہ ہو۔

١٠٢ ـ وعن محمد بن احمد رحمه الله فی قول الله عزوجل وسیدا وحصورا ونبیا من الصالحین قال ذکر الله یحیی سیدا وهو عبده لانه کان غالبا علی اربعة اشیاء علی الهوی وعلی ابلیس وعلی اللسان وعلی الغضب۔

۱۰۲۔ محمد بن احمدؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول وسیدا وحصورا ونبیا من الصالحین کی تفسیر میں مروی ہے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو سید کہا ہے جبکہ وہ عبد تھے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو چار چیزوں پر غلبہ حاصل تھا خواہش پر، ابلیس پر، زبان پر اور غصہ پر۔

١٠٣ ـ وعن علی رضی الله عنه لایزال الدین والدنیا قائمین مادام اربعة اشیاء، مادام الاغنیاء لایبخلون بما خولوا ومادام العلماء یعملون بما علموا ومادام الجهلاء لا یستکبرون عما لم یعلموا ومادام الفقراء لا یبیعون آخرتهم بدنیاهم۔

۱۰۳۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب تک یہ چار چیزیں موجود ہیں دین ودنیا قائم رہیں گے، ا۔ جب تک مالدار اپنے مال میں بخیلی نہ کریں، ۲۔ جب تک علماء اپنے علم کے مطابق عمل کرتے رہیں، ۳۔ جب تک جہلاء اپنی ناواقفیت پر تکبر نہ کریں، ۴۔ جب تک فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچیں۔

١٠٤ ـ وعن النبی ﷺ انه قال ان الله تعالی یحتج یوم القیامة باربعة نفس علی اربعة اجناس من الناس علی الاغنیاء بسلیمٰن بن داؤد وعلی العبید بیوسف

۱۰۴۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چار آدمیوں سے چار قسم کے آدمیوں پر حجت پکڑے گا۔ مالداروں پر حضرت سلیمان سے، غلاموں پر حضرت یوسف سے، بیماروں پر حضرت ایوب

وعلى المرضى بايوب وعلى الفقراء بعيسى عليهم السلام ۔

سے ،اور فقیروں پر حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ،(یعنی حضرت سلیمان بادشاہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہے اسی طرح حضرت یوسف غلامی کے باوجود، حضرت ایوب بیماری کے باوجود اور حضرت عیسیٰ مفلسی کے باوجود اللہ کی فرمانبرداری میں لگے رہے)

١٠٥۔ وعن سعد بن بلال رحمه الله ان العبد اذا اذنب منّ الله تعالىٰ عليه باربع خصال لايحجب عنه الرزق۔ ولا يحجب عنهاالصحة ولا يظهر عليه الذنب ولا يعاقبه عاجلاً۔

۱۰۵۔سعد بن بلالؒ سے مروی ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر چار طریقے سے احسان کرتا ہے، ۱۔اس کے رزق کو بند نہیں کرتا ہے، ۲۔اس سے صحت کو نہیں چھینتا ہے، ۳۔اس پر گناہ کو ظاہر نہیں کرتا ہے، ۴۔فوراً اس کو سزا نہیں دیتا ہے۔

١٠٦۔ وعن حاتم الاصم رحمه الله انه قال من صرف اربعا الى اربع وجد الجنة، النوم الى القبر والفخر الى الميزان والراحة الى الصراط والشهوة الى الجنة۔

۱۰۶۔حاتم اصمؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جس نے چار چیزوں کو چار چیزوں کی جانب پھیرا اس نے جنت پالیا ۱۔سونے (نیند) کو قبر کی جانب ،۲۔فخر کو میزان کی جانب، ۳۔راحت کو صراط کی جانب، ۴۔شہوت کو جنت کی جانب۔ (ان چار چیزوں کو چار چیزوں کی جانب پھیرنے کا مطلب یہ ہے، مثلاً اس نے دنیا

میں فخر نہ کیا اور سوچا کہ اعمال نامہ تو لے جانے کے بعد اگر نیکیاں زیادہ ہوئیں تو فخر کرونگا۔ اس طرح دوسری چیزیں)

۱۰۷۔ وعن حامد اللفاف رحمه الله انه قال اربعة طلبناها في اربعة فاخطانا طرقها فوجدناها في اربعة اخرى طلبنا الغنى في المال فوجدناه في القناعة وطلبنا الراحة في الثروة فوجدناها في قلة المال وطلبنا اللذات في النعمة فوجدناها في البدن الصحيح وطلبنا الرزق في الارض فوجدناه في السماء۔

۱۰۷۔ حامد لفاف ؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں ڈھونڈھا اور اس معاملہ میں ہم سے چوک ہوگئی پھر ہم نے ان کو چار دوسری چیزوں میں پایا، ہم نے غنا کو مال میں تلاش کیا لیکن اس کو قناعت میں پایا۔ راحت کو دولتمندی میں تلاش کیا اور اس کو تھوڑے مال میں پایا۔ لذت کو نعمت میں تلاش کیا حالانکہ اس کو تندرست بدن میں پایا۔ رزق کو زمین میں تلاش کیا مگر اس کو آسمان میں پایا۔

۱۰۸۔ وعن علي رضي الله عنه انه قال اربعة اشياء قليلها كثير الوجع والفقر والنار والعداوة۔

۱۰۸۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ چار چیزیں تھوڑی بھی بہت ہیں درد۔ فقر، آگ اور دشمنی۔

۱۰۹۔ وعن حاتم الاصم انه قال اربعة اشياء لايعرف قدرها الا اربعة الشباب لايعرف قدره الا الشيوخ والعافية لايعرف قدرها الا اهل البلاء والصحة

۱۰۹۔ حاتم اصمؒ کہتے ہیں چار چیزوں کی قدر صرف چار آدمی ہی جانتے ہیں۔ جوانی کی قدر صرف بوڑھے جانتے ہیں۔ اور آرام وراحت کی قدر صرف تکلیف والے جانتے ہیں۔ صحت کی قدر صرف

لایعرف قدرها الاالمرضی والحیٰوۃ لایعرف قدرها الاالموتٰی۔

بیمار جانتے ہیں اور زندگی کی قدر صرف مردے ہی جان سکتے ہیں۔

☆ قال الشاعر ابونواس

ذنوبی ان فکرت فیها کثیرۃ
ورحمة ربی من ذنوبی اوسع
وما طمعی فی صالح ان عملته
ولکننی فی رحمة الله اطمع
هوالله مولای الذی هوخالقی
وانی له عبد اقر واخضع
فان یك غفران فذلك رحمة
وان تکن الاخریٰ فما انا اصنع

☆ ابونواس شاعر نے کہا:

اگر میں غور کروں تو میرے گناہ بہت زیادہ ہیں، لیکن میرے رب کی رحمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ مجھے اپنے نیک اعمال کی امید نہیں ہے لیکن اللہ کی رحمت کی امید ہے۔ اللہ میرا مولیٰ و خالق ہے۔ میں اس کا بندہ ہوں مجھے اس کا اقرار ہے اور میں جھکتا ہوں، اگر وہ بخش دے تو اس کی رحمت ہے اور نہ بخشے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

۱۱۰۔ قال النبی ﷺ اذا کان یوم القیامة یوضع المیزان فیوتٰی باهل الصلوٰۃ فیوفون اجورهم بالمیزان ثم یوتٰی باهل الصوم فیوفون اجورهم بالمیزان ثم یوتٰی باهل الحج فیوفون اجورهم بالمیزان ثم یوتٰی باهل البلاء لاینصب لهم میزان ولا ینشرلهم دیوان فیونون اجورهم بغیر حساب حتی یتمنی اهل

۱۱۰۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اور میزان قائم کیا جائیگا اس وقت اہل صلوٰۃ لائے جائیں گے اور میزان کے مطابق پورا اجر پائیں گے۔ پھر اہل صوم لائے جائیں گے اور وہ بھی میزان کے مطابق پورا اجر پائیں گے، پھر اہل حج لائے جائیں گے اور وہ بھی میزان کے مطابق پورا اجر پائیں گے۔ پھر اہل بلاء (دنیا میں مصیبت جھیلنے والے) لائے جائیں گے لیکن ان کیلئے نہ میزان قائم ہوگا اور نہ ہی ان کے اعمال کا دفتر

العافية ان لو كانوا بمنزلتهم من كثرة ثواب الله تعالیٰ۔

کھلے گا بلکہ ان کو بلا حساب اجر دیا جائے گا۔ چنانچہ ان کے کثرت ثواب کو دیکھ کر اہل عافیت تمنا کریں گے کہ کاش کہ وہ بھی ان کے مرتبے میں ہوتے۔ (یہ یاد رہے کہ یہ ثواب ان مصیبت والوں کے لئے ہے جنہوں نے مصیبتوں پر صبر کیا اور اللہ کی شکایت نہ کی)

١١١۔ وعن بعض الحكماء يستقبل ابن آدم أربع نهبات ينتهب ملك الموت روحه وينتهب الورثة ماله وينتهب الدود جسمه و ينتهب الخصماء يوم القيامة عرضه اى عمله۔

۱۱۱۔ بعض حکماء کا بیان ہے کہ ابن آدم کو چار لوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ۱۔ ملک الموت اس کی روح لوٹ لیتے ہیں ۲۔ ورثاء اس کے مال کو لوٹ لیتے ہیں ۳۔ کیڑے اس کے جسم کو لوٹ لیتے ہیں ۴۔ اور دشمن یعنی اس سے جھگڑنے والے قیامت کے دن اس کے اعمال کو لوٹ لیں گے

١١٢۔ وعن بعض الحكماء من اشتغل بالشهوات فلا بد له من النساء و من اشتغل بجمع المال فلا بد له الحرام و من اشتغل بمنافع المسلمين فلا بد له من المداراة و من اشتغل بالعبادة فلا بد له من العلم۔

۱۱۲۔ بعض حکماء سے مروی ہے جو شخص شہوات اور خواہشات میں مشغول رہنا چاہے تو اس کے لئے عورتیں ضروری ہیں (یعنی بغیر عورت کے یہ کام نہیں ہوسکتا) اور جو شخص مال جمع کرنے میں مشغول ہو تو اس کیلئے حرام ضروری ہے (یعنی مال جمع کرنا حرام کے بغیر نہیں ہوسکتا) اور جو شخص مسلمانوں کی بھلائی میں مشغول رہنا چاہے تو اس کیلئے خاطر داری و مدارات ضروری ہے اور جو شخص عبادت میں

مشغول رہنا چاہیے اس کیلئے علم ضروری ہے۔

١١٣۔ وعن علی رضی اللّٰہ عنہ ان اصعب الاعمال اربع خصال العفو عند الغضب والجود فی العسرۃ والعفۃ فی الخلوۃ وقولِ الحق لمن یخافہ او یرجوہ۔

۱۱۳۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ چار خصلتیں مشکل ترین کام ہیں، ا۔ غصہ کے وقت معاف کر دینا، ۲۔ تنگی میں سخاوت کرنا، ۳۔ تنہائی میں پاکدامنی اختیار کرنا، ۴۔ اس کے سامنے حق بات کہنا جس سے خوف یا امید ہو۔

١١٤۔ وفی الزبور اوحی اللّٰہ تعالٰی الٰی داؤد علیہ السلام ان العاقل الحکیم لایخلو من اربع ساعاتٍ ساعۃ فیھا یناجی ربہ وساعۃ فیھا یحاسب نفسہ وساعۃ یمشی فیھا الی اخوانہ الذین یخبرونہ بعیوبہ وساعۃ فیھا یخلی بین نفسہ وبین لذاتھا الحلال۔

۱۱۴۔ زبور میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کی جانب وحی کی، کہ عقلمند حکیم چار ساعات سے خالی نہیں رہتا ہے ایک ساعت میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور ایک ساعت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور ایک ساعت میں وہ اپنے ان بھائیوں سے ملاقات کرتا ہے جو اس کے عیوب کی خبر دیتے ہیں اور ایک ساعت میں وہ اپنے نفس کو حلال لذتوں سے مستفید ہونے کا موقع دیتا ہے۔

١١٥۔ وقال بعض الحکماء جمیع العبادات من العبودیۃ اربعۃ الوفاء بالعھود والمحافظۃ بالحدود والصبر علی المفقود والرضی بالموجود۔

۱۱۵۔ بعض حکماء کہتے ہیں کہ تمام عبادتیں چار ہیں، ا۔ عہد کو پورا کرنا، ۲۔ حدود کو نگاہ میں رکھنا، ۳۔ مفقود پر صبر کرنا، ۴۔ موجود چیز سے راضی ہونا۔

باب الخماسی

پانچ چیزوں کا بیان

۱۱۶۔ عن النبی ﷺ من اھان خمسة خسر خمسة من استخف بالعلماء خسر الدین ومن استخف بالامراء خسر الدنیا ومن استخف بالجیران خسر المنافع ومن استخف بالاقرباء خسر المودة ومن استخف باھله خسر طیب المعیشة۔

۱۱۶۔ نبی ﷺ سے مروی ہے جس نے پانچ چیزوں کی تحقیر کی اسے پانچ چیزوں میں خسارہ ہوگا، ا۔ جس نے علماء کی تحقیر کی اس کو دین میں خسارہ ہوگا، ۲۔ جس نے امراء کی تحقیر کی اس کو دنیاوی چیزوں میں خسارہ ہوگا، ۳۔ جس نے پڑوسیوں کی تحقیر کی اس کو منافع میں خسارہ ہوگا، ۴۔ جس نے رشتہ داروں کی تحقیر کی اس کو محبت میں خسارہ ہوگا، ۵۔ جس نے بیوی کی تحقیر کی اس کو اچھی زندگی بسر کرنے میں خسارہ ہوگا۔

۱۱۷۔ وقال النبی ﷺ سیاتی زمان علی امتی یحبون خمسا وینسون خمسا یحبون الدنیا وینسون العقبی یحبون الدور وینسون القبور یحبون المال وینسون الحساب یحبون العیال وینسون الحور ویحبون النفس

۱۱۷۔ نبی ﷺ نے فرماتے ہیں عنقریب میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت رکھیں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے، ا۔ دنیا سے محبت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے، ۲۔ گھروں سے محبت رکھیں گے اور قبروں کو بھول جائیں گے، ۳۔ مال سے

ویـنسـون اللّٰه هـم منی براء وانا منهم بری۔

محبت رکھیں گے اور حساب کو بھول جائیں گے، ۱۲۔ بیوی سے محبت رکھیں گے اور اللہ کو بھول جائیں گے، وہ لوگ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بری ہوں (یعنی نہ ان کو مجھ سے کوئی سروکار ہے اور نہ مجھ کو ان سے کوئی سروکار ہے)۔

۱۱۸۔ وقـال الـنبـی علیه السلام لایعطی اللّٰه لاحد خمسا الاوقد اعـدلـه خـمـسـا اخـری لایعطیه الشکـر الاوقـد اعـدلـه الزیـادة ولایـعـطیـه الدعاء الا وقد اعدله الـغـفـران ولایعطیه التوبة الاوقد اعـدلـه الـقبـول ولایعطیه الصدقة الا وقد اعدله التقبل۔

۱۱۸۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالی جب کسی کو پانچ چیزیں دیتا ہے تو اس کے لئے دوسری پانچ چیزیں تیار کر دیتا ہے۔ جب وہ کسی کو شکر کی توفیق دیتا ہے تو اس کے لئے زیادتی تیار کر دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی کو دعا کی توفیق دیتا ہے تو اس کے لئے قبولیت تیار کر دیتا ہے۔ اور جب استغفار کی توفیق دیتا ہے تو اس کیلئے بخشش تیار کر دیتا ہے اور جب توبہ کی توفیق دیتا ہے تو اس کیلئے قبولیت تیار کر دیتا ہے اور جب صدقہ کی توفیق دیتا ہے تو اس کیلئے مقبولیت تیار کر دیتا ہے۔

۱۱۹۔ وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ الظلمات خمس والسرج لها خمس حب الدنیا ظلمة والسراج له التقوی والذنب ظلمة والسراج لها التوبة والقبر ظلمة والسراج لها لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه والآخرة ظلمة والسراج لها العمل الصالح والصراط ظلمة والسراج له الیقین۔

۱۱۹۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ تاریکیاں پانچ ہیں اور ان تاریکیوں کے لئے چراغ بھی پانچ ہیں۔ ۱۔ دنیا کی محبت تاریکی ہے اور اس کا چراغ تقویٰ ہے، ۲۔ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے، ۳۔ قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه ہے، ۴۔ آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل صالح ہے، ۵۔ صراط تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے۔

۱۲۰۔ وعن عمرؓ انه قال موقوفا علیه او مرفوعا الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لولا ادعاء الغیب لشهدت علی خمس نفرانهم اهل الجنة الفقیر صاحب العیال والمرأة الراضی عنها زوجها والمتصدقة بمهرها علی زوجها والراضی عنه ابواه والتائب من الذنب۔

۱۲۰۔ حضرت عمرؓ سے موقوفاً یا مرفوعاً مروی ہے۔ اگر غیب دانی کا دعویٰ نہ ہوتا تو میں گواہی دیتا کہ پانچ قسم کے لوگ جنتی ہیں ۱۔ صاحب العیال فقیر، ۲۔ وہ عورت جس سے اس کا شوہر راضی ہو، ۳۔ اپنا مہر اپنے شوہر کو ہبہ کر دینے والی عورت، ۴۔ وہ شخص جس سے اس کے ماں باپ خوش ہوں، ۵۔ گناہ سے توبہ کرنے والا۔

۱۲۱۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ خمس من علامة المتقین اولها ان لایجالس الا من یصلح الدین معه ویغلب الفرج واللسان واذا اصابهٔ شئ عظیم من الدنیا یراه وبالا واذا اصابه شئ قلیل فی الدین اغتنم ذلك، ولا یملأ بطنه من الحلال خوفا من ان یخالطه حرام، ویری الناس کلهم قد نجوا ویری نفسه قد هلکت۔

۱۲۱۔حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ پانچ چیزیں متقین کی علامت ہیں۔ ا۔صرف ان کی ہم نشینی اختیار کرے جس سے اپنے دین کو درست کر سکے اور شرمگاہ وزبان پر غالب ہو،۲۔جب اسے دنیا کی کوئی بڑی چیز حاصل ہوجائے تو وہ اس کو وبال سمجھے، ۳۔جب اسے دین کی کوئی معمولی چیز ہی حاصل ہوجائے تو اسے غنیمت سمجھے۔۴۔ حلال سے بھی اپنا پیٹ اس ڈر سے نہ بھرے کہ کہیں اس میں حرام کی آمیزش نہ ہو ۵۔تمام لوگوں کو تو یہ سمجھے کہ وہ نجات پا گئے اور اپنے آپ کو سمجھے کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

۱۲۲۔ وعن علی رضی اللہ عنه لولا خمس خصال لصار الناس کلهم صالحین اولها القناعة بالجهل والحرص علی الدنیا والشح بالفضل والریاء فی العمل والاعجاب بالرأی۔

۱۲۲۔حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ اگر پانچ خصلتیں نہ ہوتیں تو تمام لوگ صالح ونیک ہوتے ا۔جہالت پر قناعت ۲۔دنیا کی حرص ۳۔ مال کی بخیلی ۴۔عمل میں ریا ۵۔اپنی رائے کو اچھا سمجھنا۔

۱۲۳۔ وعن جمهور العلماء رحمة الله عليهم اجمعين ان الله تعالٰی اکرم نبيه محمدا ﷺ بخمس کرامات اکرمه بالاسم والجسم والعطاء والخطاء والرضاء، اما الاسم فناداه بالرسالة ولم يناده بالاسم کما نادی جميع الانبياء مثل آدم ونوح وابراهيم وغيرهم اماالجسم فاذا دعا النبی ﷺ شيئا فاجاب هو بنفسه عنه ولم يفعل ذلك لسائر الانبياء واما العطاء فاعطاه بلا سوال واما الخطاء فذکر العفو قبل ذنبه حيث قال عفاالله عنك واما الرضا فلم يرد عليه فديته وصدقته ولانفقته کما ردها علی سائر الانبياء۔

۱۲۳۔ جمہور علماء سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو پانچ فضیلتوں سے نوازا ہے اس نے نام، جسم، عطاء، خطاء اور رضا میں آپ کی تکریم کی ہے، نام کی تکریم اس طرح ہے کہ اس نے آپ کو صفت رسالت کے ساتھ پکارا ہے، نام کے ساتھ نہیں پکارا ہے جس طرح تمام انبیاء مثلاً آدم، نوح، ابراہیم وغیرہم (علیہم السلام) کو پکارا ہے اور جسم کی تکریم اس طرح کی ہے کہ جب نبی ﷺ نے کسی چیز کی رغبت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے خود اسے پورا کیا ہے اور یہ شرف دوسرے انبیاء کو حاصل نہیں ہوا ہے اور عطاء کی تکریم اس طرح ہے کہ اس نے آپ کو بلاسوال دیا ہے اور خطاء کی تکریم یہ ہے کہ اس نے آپ کے گناہ سے پہلے عفو کا ذکر کیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے عفا اللّٰه عنك اور رضا کی تکریم اس طرح ہے کہ اللہ نے آپ کا فدیہ، صدقہ اور نفقہ رد نہیں کیا ہے جس طرح دوسرے انبیاء کا رد کیا ہے۔

۱۲٤ ـ وعن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما خمس من کن فیه سعد فی الدنیا والآخرة اولها ان یذکر لااله الا الله محمد رسول الله وقتا بعد وقت واذا ابتلی ببلیة قال اناللہ واناالیه راجعون ولاحول ولاقوۃ الا بالله العلی العظیم واذا اعطی بنعمة قال الحمدللہ رب العالمین شکر النعمة واذا ابتدأ فی شیٔ قال بسم الله الرحمٰن الرحیم واذا افرط منه ذنبا قال استغفر الله العظیم واتوب الیه۔

۱۲۴۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں پانچ چیزیں جس شخص کے اندر ہوں گی وہ دنیا اور آخرت میں سعیداور نیک بخت ہوگا۔ ۱۔اکثر وبیشتر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتارہے۔ ۲۔جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتو انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اورلاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العظیم کہے،۳۔جب کوئی نعمت حاصل ہوتو شکریہ کے طور پرالحمد للّٰہ رب العالمین کہے،۴۔جب کسی کام کو شروع کرے تو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کہے، ۵۔جب کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو استغفراللّٰہ العظیم واتوب الیہ کہے۔

۱۲۵ ـ وعن الحسن البصری رحمه الله انه قال مکتوب فی التوراة خمسة احرف، ان الغنیة فی القناعة. وان السلامة فی العزلة وان الحرمة فی رفض الشهوات وان التمتع فی ایام

۱۲۵۔حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ توراۃ میں پانچ مفید باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ۱۔مالداری قناعت میں ہے ،۲۔سلامتی الگ تھلگ رہنے میں ہے ،۳۔عزت و احترام خواہشات کوچھوڑ دینے میں ہے۔ ۴۔فائدہ اٹھانا طویل ایام میں ہے (یعنی

طویلة وان الصبر فی ایام قلیلة۔

فائدہ بہت دنوں میں حاصل ہوتا ہے)
۵۔صبر تھوڑے دنوں میں ہے۔

۱۲۶۔ وعن النبی ﷺ اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وحياتك قبل موتك وفراغك قبل شغلك۔

۱۲۶۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ تندرستی کو بیماری سے پہلے۔ مالداری کو محتاجی سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔

۱۲۷۔ وعن یحیی بن معاذ الرازی رحمه الله من كثر شبعه كثر لحمه ومن كثر لحمه كثرت شهوته ومن كثرت شهوته كثرت ذنوبه ومن كثرت ذنوبه قسى قلبه ومن قسى قلبه غرق فی آفات الدنیا وزینتها۔

۱۲۷۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ سے مروی ہے جس کا پیٹ زیادہ بھرا اس کا گوشت زیادہ ہوا، اور جس کا گوشت زیادہ ہوا اس کی شہوت زیادہ ہوئی اور جس کی شہوت زیادہ ہوئی اس کے گناہ زیادہ ہوئے اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے اس کا دل سخت ہوا اور جس کا دل سخت ہوا وہ دنیا کی آفتوں اور اس کی زینت میں غرق ہوا۔

۱۲۸۔ عن سفیان الثوری انه قال اختار الفقراء خمسا واختار الاغنیاء خمسا اختار الفقراء راحة النفس وفراغة القلب

۱۲۸۔ حضرت سفیان ثوریؒ سے روایت ہے کہ فقراء نے پانچ چیزوں کو اختیار کیا اور اغنیاء نے پانچ دیگر چیزوں کو اختیار کیا۔ فقراء نے راحت نفس، فراغت دل،

وعبودية الرب وخفة الحساب والدرجة العليا واختار الاغنياء تعب النفس وشغل القلب وعبودية الدنيا وشدة الحساب والدرجة السفلى۔

عبودیت رب، آسان حساب اور بلند درجات کو اختیار کیا۔ اور اغنیاء نے تعب نفس، مشغولی دل، عبودیت دنیا، شدت حساب اور کمتر درجہ کو اختیار کیا۔

۱۲۹۔ وعن عبدالله الانطاکی رحمه الله خمسة هن من دواء القلب مجالسة الصالحين وقراءة القرآن وخلاء البطن وقيام الليل والتضرع عند الصباح۔

۱۲۹۔ عبداللہ انطاکیؒ سے مروی ہے پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں۔ ۱۔ نیکوں کی ہم نشینی ۲۔ قرآن کا پڑھنا، ۳۔ پیٹ کو خالی رکھنا ۴۔ رات کو قیام کرنا، ۵۔ صبح کے وقت (اللہ سے) عاجزی کرنا۔

۱۳۰۔ وعن جمهور العلماء ان الفكرة على خمسة اوجه فكرة فى آيات الله يتولد منها التوحيد واليقين وفكرة فى آلاء الله يتولد منها المحبة وفكرة فى وعد الله يتولد منها الرغبة وفكرة فى وعيد الله يتولد منها الهيبة وفكرة فى تقصير نفسه عن الطاعة مع احسان الله اليه يتولد منها الحياء۔

۱۳۰۔ جمہور علماء کہتے ہیں فکر کی پانچ قسمیں ہیں۔ ۱۔ اللہ کی آیات میں فکر کرنا، اس سے توحید اور یقین پیدا ہوتی ہے، ۲۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرنا اس سے محبت پیدا ہوتی ہے، ۳۔ اللہ کے وعدے میں فکر کرنا اس سے رغبت پیدا ہوتی ہے، ۴۔ اللہ کی وعید میں فکر کرنا اس سے خوف وہیبت پیدا ہوتی ہے، ۵۔ اللہ کے احسان کے باوجود بندگی میں نفس کی کوتاہی کے سلسلے میں فکر کرنا، اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

١٣١ ـ وعن بعض الحكماء بين يدى التقوى خمس عقبات من جاوزها نال التقوى اولها اختيار الشدة على النعمة وثانيها اختيار الجهد على الراحة وثالثها اختيار الذل على العزو رابعها اختيار السكوت على الفضول وخامسها اختيار الموت على الحيوٰة ـ

۱۳۱۔بعض حکماء سے مروی ہے تقوی کے آگے پانچ گھاٹیاں ہیں جو ان گھاٹیوں کو پار کرے گا وہ تقوی تک پہونچے گا۔ ا۔نعمت پر سختی کو اختیار کرنا،۲۔آرام پر محنت کو اختیار کرنا،۳۔عزت پر ذلت کو اختیار کرنا،۴۔زیادہ بولنے پر سکوت کو اختیار کرنا،۵۔زندگی پر موت کو اختیار کرنا۔

١٣٢ ـ وعن النبى عليه السلام النجوى يحصن الاسرار و الصدقة تحصن الاموال والاخلاص يحصن الاعمال والصدق يحصن الاقوال والمشورة تحصن الآراء ـ

۱۳۲۔نبی ﷺ نے فرمایا ہے سرگوشی بھید کو محفوظ کرتی ہے اور صدقہ مال کو محفوظ کرتا ہے۔اخلاص اعمال کو محفوظ رکھتا ہے،سچائی اقوال کو محفوظ رکھتی ہے اور مشورہ آراء کو محفوظ رکھتا ہے۔

١٣٣ ـ قال النبى عليه السلام ان فى جمع المال خمسة اشياء العناء فى جمعه والشغل من ذكر اللّٰه تعالٰى فى اصلاحه والخوف من سالبه وسارقه واحتمال اسم البخيل لنفسه ومفارقة الصالحين

۱۳۳۔نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مال جمع کرنے میں پانچ چیزیں ہیں،ا۔اس کو جمع کرنے میں مشقت،۲۔اس کی دیکھ بھال میں اللہ کے ذکر سے غفلت ۳۔چور اور چھین لینے والے کا خوف،۴۔اپنا نام بخیل کر لینے کا احتمال،۵۔اس کی وجہ سے نیک

من اهله وفي تفريقه خمسة اشياء، راحة النفس من طلبه والفراغ لذكر الله من خفظه والامن من سالبه وسارقه واكتساب اسم الكريم لنفسه ومصاحبة الصالحين لفراقه۔

لوگوں سے دوری۔ اور مال کو جدا کرنے میں پانچ چیزیں ہیں ۱۔ اس کے طلب سے نفس کی راحت، ۲۔ اللہ کے ذکر کیلئے خالی ہونا، ۳۔ چور اور چھین لینے والے سے محفوظ، ۴۔ اپنا نام کریم رکھ لینا، ۵۔ نیک لوگوں کی صحبت۔

۱۳۴۔ وعن سفيان الثوري رحمة الله لا يجتمع في هذا الزمان لاحد مال الا وعنده خمس خصال طول الامل وحرص غالب وشح شديد وقلة الورع ونسيان الآخرة۔

۱۳۴۔ حضرت سفیان ثوری سے مروی ہے کہ اس زمانے میں جس کے پاس مال جمع ہوتا ہے اس کے اندر پانچ خصلتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں، ۱۔ لمبی چوڑی امیدیں، ۲۔ حرص غالب، ۳۔ سخت بخیلی، ۴۔ قلیل پرہیزگاری، ۴۔ آخرت فراموشی۔

قال القائل

کسی کہنے والے نے کہا ہے:

يا خاطب الدنيا الى نفسه
ان لها في كل يوم خليلا
تستنكح البعل وقد وطئت
في موضع آخر منه بديلا
ما اقبل الدنيا لخطابها
لتقتلهم قتيلا قتيلا
انى لمغتر وان البلاء

اے دنیا کو اپنے لئے پیغام دینے والے! یہ جان لو کہ روزانہ وہ اپنے لئے ایک خلیل کا انتخاب کرتی ہے۔ وہ کسی سے نکاح کرتی ہے اور اس کے مقابلے میں کسی کو پامال کرتی ہے۔ دنیا اپنے خطاب پر اس طرح توجہ دیتی ہے کہ ان کو پے در پے قتل کرتی ہے، میں فریب میں مبتلا ہوں اور

يعمل فی جسمی قليلا قليلا	بلا میرے جسم میں آہستہ آہستہ داخل ہوتی
تزودوا للموت زاد افقد	ہے۔موت کا توشہ تیار کرو (یعنی موت کی
نادی المنادی الرحيل الرحيلا	تیاری کرو) کیونکہ ایک منادی نے کوچ کا
	اعلان کیا ہے۔

۱۳۵۔ وعن حاتم الاصم رحمه الله انه قال العجلة من الشيطان الا فی خمس مواضع فانها من سنن رسول الله ﷺ اطعام الضيف اذا نزل وتجهيز الميت اذا مات وتزويج البنت اذا بلغت وقضاء الدين اذا وجب والتوبة من الذنب اذا فرط۔

۱۳۵۔حاتم اصمؒ کہتے ہیں جلد بازی شیطانی کام ہے مگر پانچ مواقع پر رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے ا۔ جب مہمان آئے تو اس کی ضیافت کرنا، ۲۔جب موت ہو جائے تو کفن دفن کا انتظام کرنا، ۳۔لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرنا، ۴۔وقت آ جانے پر قرض کی ادائیگی کرنا، ۵۔گناہ سرزد ہو جانے پر توبہ کرنا۔

۱۳٦۔ وقال محمد الدوری شقی ابليس بخمسة اشياء لم يقر بالذنب ولم يندم ولم يلم نفسه ولم يعزم على التوبة وقنط من رحمة الله وسعد آدم بخمسة اشياء اقر بالذنب وندم عليه ولام نفسه واسرع فی التوبة ولم يقنط من رحمة الله۔

۱۳٦۔محمد الدوریؒ کہتے ہیں ابلیس پانچ چیزوں کی وجہ سے شقی، ناکام و نامراد ہوا۔ اس نے نہ تو گناہ کا اقرار کیا، نہ نادم ہوا، اور نہ اپنے آپ کو ملامت کیا اور نہ توبہ کا ارادہ کیا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گیا۔اور آدمؑ پانچ چیزوں کی وجہ سے سعید و بامراد ہو گئے انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور اس پر نادم ہوئے، اپنے نفس

کو ملامت کیا، توبہ میں جلدی کی اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوئے۔

۱۳۷۔ وعن شفیق البلخی رحمه الله انه قال علیکم بخمس خصال فاعملوها اعبدوا الله بقدر حاجتکم الیه وخذوا من الدنیا بقدر عمرکم فیها واذنبوا الله قدر طاقتکم علی عذابه وتزودوا فی الدنیا بقدر مکثکم فی القبر واعملوا للجنة بقدر ماتریدون فیها المقام۔

۱۳۷۔ شفیق بلخیؒ نے فرمایا ہے تم پانچ خصلتیں اختیار کرو اور ان پر عمل کرو۔ ا۔ تم اللہ کی عبادت کرو جس قدر تمہیں اس کی حاجت ہے، ۲۔ دنیا سے اتنا لے لو جتنی دنیا میں تمہاری عمر ہے، ۳۔ جس قدر تمہارے اندر اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت ہو اس قدر گناہ کرو، ۴۔ تم کو قبر میں جتنی دیر ٹھہرنا ہے اس کے بقدر دنیا توشہ لے لو، ۵۔ اور جنت میں جتنے دنوں رہنا ہو اسی کے مطابق عمل کرو۔

۱۳۸۔ وقال عمر رضی الله عنه رأیت جمیع الاخلاء فلم أر خلیلا افضل من حفظ اللسان ورأیت جمیع اللباس فلم أر لباسا افضل من الورع ورأیت جمیع المال فلم أر مالا افضل من القناعة ورأیت جمیع البر فلم أر برا افضل من النصیحة ورأیت جمیع الاطعمة فلم أر طعاما الذ

۱۳۸۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے تمام دوستوں کو دیکھا لیکن میں نے زبان کی حفاظت سے بہتر کسی دوست کو نہیں پایا۔ اور میں نے تمام لباس کو دیکھا لیکن پرہیز گاری سے بہتر کسی لباس کو نہ دیکھا اور میں نے تمام مال کو دیکھا لیکن قناعت سے بہتر کسی مال کو نہ دیکھا اور میں نے تمام نیکیوں کو دیکھا لیکن نصیحت سے بہتر کسی نیکی کو نہیں دیکھا اور میں نے سب کھانوں کو دیکھا لیکن صبر سے لذیذ

من الصبر۔

کسی کھانے کو نہیں پایا۔

۱۳۹۔ وعن بعض الحکماء انه قال الزهد خمس خصال الثقة باللّٰه والتبری عن الخلق والاخلاص فی العمل واحتمال الظلمُ القناعة فی الید۔

۱۳۹۔ بعض حکماء نے کہا ہے کہ زہد پانچ خصلتیں ہیں۔ ۱۔ اللہ پر اعتماد رکھنا، ۲۔ مخلوق سے بے تعلق رہنا، ۳۔ کام میں اخلاص پیدا کرنا، ۴۔ ظلم برداشت کرنا، ۵۔ اپنی چیز پر قناعت کرنا۔

۱۴۰۔ وعن بعض العباد انه قال فی المناجات الٰهی طول الامل غرنی وحب الدنیا اهلکنی والشیطان اضلنی والنفس الامارة بالسوء عن الحق منعتنی وقرین السوء علی المعصية اعاننی فاغثنی یا غیاث المستغیثین فان لم ترحمنی فمن ذاالذی یرحمنی غیرك۔

۱۴۰۔ بعض عابدوں نے مناجات میں کہا ہے الٰہی! طول امل نے مجھے فریب میں مبتلا کر دیا اور محبت دنیا نے مجھے ہلاک کیا اور شیطان نے گمراہ کیا اور برائی پر ابھارنے والے نفس نے مجھے حق سے روکا اور میرے برے ساتھی نے گناہ پر میری مدد کی، تو میری مدد فرما۔ اے فریادیوں کے فریادرس! اگر تو میرے اوپر رحم نہ کرے گا تو تیرے علاوہ کون میرے اوپر رحم کرے گا۔

۱۴۱۔ قال النبی علیه السلام سیاتی علی امتی زمان یحبون الخمس وینسون الخمس یحبون الدنیا وینسون الآخرة

۱۴۱۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت رکھیں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔ ۱۔ دنیا سے محبت کریں گے اور

ويحبون الحيوٰة وينسون الموت ويحبون القصور وينسون القبور ويحبون المال وينسون الحساب ويحبون الخلق وينسون الخالق۔	آخرت کو بھول جائیں گے، ۲۔زندگی سے محبت رکھیں گے اور موت کو بھول جائیں گے، ۳۔محلوں سے محبت رکھیں گے اور قبروں کو بھول جائیں گے، ۴۔مال سے محبت رکھیں گے اور حساب کو بھول جائیں گے، ۵۔مخلوق سے محبت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔
۱٤۲۔ وقال يحيى بن معاذ الرازي رحمه الله في المناجاة الهي لايطيب الليل الا بمناجاتك ولايطيب النهار الا بطاعتك ولا تطيب الدنيا الا بذكرك ولاتطيب الآخرة الا بعفوك ولا تطيب الجنة الا برؤيتك۔	۱۴۲۔یحییٰ بن معاذ الرازیؒ نے مناجات میں کہا۔الٰہی! رات صرف تیری مناجات سے اچھی ہوتی ہے اور دن صرف تیری طاعت سے اور دنیا صرف تیرے ذکر سے اور آخرت صرف تیرے عفو سے اور جنت صرف تیرے دیدار سے اچھی ہوتی ہے۔

باب السداسی

چھ چیزوں کا بیان

١٤٣۔ قال النبی ﷺ ستة اشياء هن غـريبة فی ست مواضع المسجد غريب فيما بين قوم لايصلون فيه والمصحف غريب فی منزل قوم لايقرء ون فيه والقرآن غريب فی جـوف الفاسق والمرأة المسلمة الصالحة غريبة فی يد رجل ظالم سيئ الخلق والرجل المسلم الصالح غريب فی يد امرأة ردية سيئة الخلق والعالم غريب بين قوم لايسمعون اليه ثم قال النبی عليه السلام ان الله تعالیٰ لا ينظر اليهم يو م القيامة نظر الرحمة۔

۱۴۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا چھ چیزیں چھ جگہوں میں غریب ہیں (یعنی مسافر کی طرح اجنبی ہیں) قوم کے لوگ اگر مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو وہ مسجد غریب ہے۔ کسی قوم کے مکان میں اگر قرآن کی تلاوت نہ ہو تو اس جگہ قرآن غریب ہے۔ فاسق کے پیٹ میں قرآن غریب ہے۔ نیک مسلمان عورت ظالم بدخلق کے ہاتھ میں غریب ہے۔ نیک مسلمان مرد بری بدخلق عورت کے ہاتھ میں غریب ہے۔ جس قوم میں کوئی عالم ہو اور لوگ اس کی بات نہ سنتے ہوں تو اس قوم میں وہ عالم غریب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

١٤٤۔ وقـال النبـی ﷺ ستة لعنتهم ولعنهم الله تعالیٰ و كل

۱۴۴۔ نبی ﷺ نے فرمایا چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ

نبی مجاب الدعوات، الزائد فی کتاب اللّٰہ تعالیٰ، والمکذب بقدر اللّٰہ تعالی، والمتسلط بالجبروت لیعزمن اذلہ اللّٰہ ویذل من اعزہ للّٰہ والمستحل لحرم اللّٰہ تعالٰی والمستحل من عترتی ما حرم اللّٰہ وتارك لسنتی فان اللّٰہ تعالی لاینظر الیھم یوم القیامۃ نظر الرحمۃ۔

نے لعنت کی ہے۔ اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے۔ ا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، ۳۔ زبردستی حکومت حاصل کرنے والا تاکہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہو اور اسے ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی ہو، ۴۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہرانے والا، ۵۔ میری اولاد میں سے حرام کو حلال ٹھہرانے والا، ۶۔ میری سنت کا تارک۔ اللہ تعالیٰ ان کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

۱۴۵۔ قال ابوبکر الصدیق: ان ابلیس قائم امامك والنفس عن یمینك والھوی عن یسارك والدنیا عن خلفك والاعضاء عن حولك والجبار فوقك یعنی بالقدرۃ لا بالمکان فالا بلیس لعنہ اللّٰہ یدعوك الی ترك الدین والنفس تدعوك الی المعصیۃ والھوی یدعوك الی الشھوۃ والدنیا تدعوك الی اختیارھا علی

۱۴۵۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ابلیس تمہارے سامنے کھڑا ہے اور نفس تمہارے داہنی طرف، خواہش بائیں طرف، دنیا تمہارے پیچھے، اعضاء ارد گرد اور جبار تمہارے اوپر موجود ہے یعنی قدرت کے ساتھ نہ کہ مکان کے ساتھ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے) ابلیس (اللہ کی لعنت اس پر ہو) ترک دین کی دعوت دیتا ہے۔ اور نفس معصیت کی جانب بلا رہا ہے اور

الآخرة والاعضاء تدعوك الى الذنوب والجبار يدعوك الى الجنة والمغفرة قال الله تعالى والله يدعوك الى الجنة والمغفرة ، فمن اجاب ابليس ذهب عنه الدين ومن اجاب النفس ذهب عنه الروح ومن اجاب الهوى ذهب عنه العقل ومن اجاب الدنيا ذهب عنه الآخرة ومن اجاب الاعضاء ذهبت عنه الجنة ومن اجاب الله تعالى ذهبت عنه السيئات ونال جميع الخيرات۔	خواہش شہوت کی جانب بلا رہی ہے اور دنیا اپنے آپ کو آخرت پر ترجیح دینے کی دعوت دے رہی ہے۔ اعضاء گناہ کی دعوت دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ تم کو جنت ومغفرت کی طرف بلا رہا ہے جیسا کہ فرمایا ہے واللّٰہ یدعوك الی الجنة والمغفرة (اللہ تم کو جنت اور مغفرت کی جانب بلا رہا ہے) تو جس نے ابلیس کی بات مانی اس کا دین ضائع ہو گیا اور جس نے نفس کی بات مانی اس کی روح فنا ہو گئی۔ اور جس نے خواہش کی اطاعت کی اس کی عقل زائل ہو گئی۔ اور جس نے دنیا کی بات مانی اس کی آخرت ضائع ہو گئی۔ اور جس نے اعضاء کی بات مانی اس کی جنت ہاتھ سے نکل گئی اور جس نے اللہ کی بات مانی اس کے گناہ مٹ گئے اور اس کو تمام بھلائیاں حاصل ہو گئیں۔
١٤٦ ـ وقال عمر رضی اللّٰه عنه ان اللّٰه تعالى كتم ستة فى ستة كتم الرضاء فى الطاعة وكتم الغضب	۱۴۶۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپایا ہے۔ خوشی کو طاعت میں، غضب کو معصیت

فی المعصیة و کتم اسمه الاعظم فی القرآن و کتم لیلة القدر فی شهر رمضان و کتم الصلوٰة الوسطیٰ فی الصلوٰت و کتم یوم القیامة فی الایام۔

١٤٧ ۔ وقال عثمان رضی اللّٰه عنه ان المومن فی ستة انواع من الخوف احدها من قبل اللّٰه تعالیٰ ان یاخذ منه الایمان والثانی من قبل الحفظة ان یکتبوا علیه ما یفتضح به یوم القیامة. والثالث من قبل الشیطان ان یبطل عمله والرابع من قبل ملك الموت ان یاخذہ فی غفلة بغتة والخامس من قبل الدنیا ان یغتربها ویشغله عن الآخرة والسادس من قبل الاهل والعیال ان یشتغل بهم فیشغلونه عن ذکر اللّٰه تعالیٰ ۔

میں، اپنے اسم اعظم کو قرآن میں، لیلۃ القدر کو ماہ رمضان میں، صلوٰۃ وسطٰی کو نمازوں میں اور قیامت کو ایام میں چھپایا ہے۔

۱۴۷۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مومن چھ قسم کے خوف میں ہے۔ ایک خوف اللہ کی جانب سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے ایمان چھین لے۔ دوسرا خوف نگراں فرشتوں کی جانب سے کہ کہیں اس کی ایسی کوئی بات نہ لکھ لیں جس سے وہ قیامت کے دن رسوا ہو۔ تیسرا خوف شیطان کی جانب سے کہ وہ اس کے عمل کو اکارت نہ کر دے۔ چوتھا خوف ملک الموت کی جانب سے کہ کہیں اچانک غفلت میں اس کی روح نہ قبض کر لے۔ پانچواں خوف دنیا کی جانب سے کہ کہیں وہ اس سے فریب نہ کھا جائے اور دنیا اس کو آخرت سے غافل کر دے اور چھٹواں خوف اہل وعیال کی جانب سے کہ وہ ان کے ساتھ مشغول ہو جائے اور وہ اس کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیں۔

۱۴۸۔ وعن علی رضی اللہ عنہ انہ قال من جمع ستۃ خصال لم یدع للجنۃ مطلبا ولا عن النار مھربا، اولھا عرف اللہ تعالٰی فاطاعہ وعرف الشیطان فعصاہ وعرف الآخرۃ فطلبھا وعرف الدنیا فرفضھا وعرف الحق فاتبعہ وعرف الباطل فاجتنبہٗ۔

۱۴۸۔حضرت علیؓ نے فرمایا جس نے چھ خصلتوں کو جمع کرلیا اس نے جنت حاصل کرلیا اور آگ سے بچ گیا۔ ۱۔اللہ کو پہچانا اور اس کی اطاعت کی، ۲۔شیطان کو پہچانا اور اس کی نافرمانی کی، ۳۔آخرت کو پہچانا اور اس کو طلب کیا، ۴۔دنیا کو پہچانا اور اس کو چھوڑ دیا ۵۔حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی، ٦۔باطل کو پہچانا اور اس سے اجتناب کیا۔

۱۴۹۔ وقال ایضاً النعم ستۃ اشیاء الاسلام والقرآن ومحمد رسول اللہ والعافیۃ والستر والغنی عن الناس۔

۱۴۹۔اور ایک بار فرمایا نعمتیں چھ ہیں۔ اسلام، قرآن، محمد رسول اللہ ﷺ، عافیت، پردہ اور لوگوں سے بے پرواہ ہونا۔

۱۵۰۔ وعن یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ العلم دلیل العمل والفھم وعاء العلم والعقل قائد للخیر والھوی مرکب للذنوب والمال رداء المتکبرین والدنیا سوق الآخرۃ۔

۱۵۰۔یحییٰ بن معاذ رازیؒ سے مروی ہے علم عمل کی دلیل ہے اور فہم علم کا برتن ہے عقل خیر کی جانب لے جانے والی ہے۔ خواہش گناہوں کی سواری ہے، مال متکبرین کی چادر ہے اور دنیا آخرت کی بازار ہے۔

۱۵۱۔ وقال ابوذر جمهر ست خصال تعدل خميع الدنيا الطعام المرئ والولد الصالح والزوجة الموافقة والكلام المحكم وكمال العقل وصحة البدن۔	۱۵۱۔ابوذر جمھرؒ نے فرمایا چھ چیزیں پوری دنیا کے برابر ہیں۔ ہضم ہونے والا کھانا، نیک بخت لڑکا، موافق بیوی، مضبوط کلام، کامل عقل، اور بدن کی تندرستی۔
۱۵۲۔ وعن الحسن البصری رحمه الله لولا الابدال لخسفت الارض ومافيها ولولا الصالحون لهلك الطالحون ولولا العلماء لصار الناس كلهم كالبهائم ولولا السلطان لاهلك بعضهم بعضا ولولا الحمقاء لخربت الدنيا ولولا الريح لانتن كل شئ۔	۱۵۲۔حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے اگر ابدال (اللہ کے نیک مقبول بندے) نہ ہوتے تو زمین دھنس جاتی اور جو کچھ زمین پر ہے سب ہلاک ہوجاتا۔اور اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو برے لوگ ہلاک ہوجاتے ۔اور اگر علماء نہ ہوتے تو تمام لوگ جانور کی طرح ہوجاتے اور اگر بادشاہ نہ ہوتے تو بعض بعض کو قتل کردیتا۔ اور اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا خراب ہوجاتی اور اگر ہوا نہ ہوتی تو تمام چیزیں سڑ کر بدبودار ہوجاتیں۔
۱۵۳۔ وعن بعض الحكماء انه قال من يخش الله لم ينج من زلة اللسان ومن لم يخش قدومه على الله لم ينج قلبه من الحرام	۱۵۳۔بعض حکماء نے کہا ہے۔جو شخص اللہ سے نہیں ڈرا اس نے زبان کی لغزش سے نجات نہیں پائی۔اور جو شخص اللہ کے پاس جانے سے نہیں ڈرا اس کا دل حرام اور شبہ

والشبهة ومن يكن آئسا عن الخلق لم ينج من الطمع ومن لم يكن حافظا علىٰ عمله لم ينج من الرياء ومن لم يستعن باللّٰه علی احتراس قلبه لم ينج من الحسد ومن لم ينظر الى من افضل منه علما وعملا لم ينج من العجب۔

سے محفوظ نہیں رہا۔اور جو شخص مخلوق سے ناامید نہیں ہوا اس نے طمع سے نجات نہیں پائی۔اور جو شخص اپنے عمل کا محافظ نہیں ہوا اس نے ریا سے نجات نہیں پائی۔اور جس نے اپنے دل کی نگرانی پر اللہ سے مدد نہیں طلب کی اس کا دل حسد سے محفوظ نہیں رہا اور جس نے علم وعمل کے اعتبار سے اپنے سے افضل کو نہیں دیکھا اس نے خود پسندی سے نجات نہیں پائی۔

١٥٤۔ وعن الحسن البصری انه قال ان فساد القلوب عن ستة اشياء اولها يذنبون برجاء التوبة ويتعلمون العلم ولا يعملون واذا عملوا لا يخلصون ويأكلون رزق اللّٰه ولا يشكرون ولا يرضون بقسمة اللّٰه ويدفنون موتاهم ولا يعتبرون ۔

۱۵۴۔حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہتے ہیں دلوں کا فساد چھ چیزوں سے ہے ۱۔توبہ کی امید رکھتے ہوئے گناہ کرتے ہیں،۲۔علم سیکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے ہیں،۳۔اور اگر عمل کرتے ہیں تو اس میں اخلاص نہیں ہوتا،۴۔اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں مگر شکریہ نہیں ادا کرتے ہیں، ۵۔اللہ کی تقسیم سے خوش نہیں ہیں ۶۔مردوں کو دفن کرتے ہیں لیکن عبرت نہیں حاصل کرتے ہیں۔

١٥٥ ـ وقال ايضا من اراد الدنيا واختارها علىٰ الآخرة عاقبه اللّٰه بست عقوبات ثلث في الدنيا وثلث في الآخرة اما الثلث التي هي في الدنيا فامل ليس له منتهي وحرص غالب ليس له قناعة واخذ منه حلاوة العبادة واما الثلث التي هي في الآخرة فهول يوم القيامة والحساب الشديد والحسرة الطويلة ـ

۱۵۵۔ایک بار فرمایا جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چھ سزائیں دیتا ہے۔ تین سزائیں دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی سزائیں یہ ہیں کہ اس کے اندر ایسی امید پیدا کر دیتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی ہے اور ایسی شدید حرص پیدا کر دیتا ہے کہ اس شخص کو قناعت ہی نہیں ملتی ۔اور اس سے عبادت کی لذت چھین لی جاتی ہے۔اور آخرت کی سزائیں یہ ہیں کہ آخرت میں اس کو سخت وحشت ہوگی ۔ سخت عذاب ہوگا اور ایک لمبی حسرت ہوگی۔

١٥٦ ـ قال احنف بن قيس رضي اللّٰه عنه لا راحة للحسود ولا مروة للكذوب ولا حيلة للبخيل ولا وفاء للملوك ولا سودد لسيئ الخلق ولاراد لقضاء اللّٰه ـ

۱۵۶۔احنف بن قیسؒ نے فرمایا حاسد کو راحت نہیں ،جھوٹے کو مروت نہیں، بخیل کے لئے کوئی حیلہ نہیں ،بادشاہوں کے اندر وفا نہیں ،بداخلاق کو سرداری نہیں اوراللہ کی تقدیر کو کوئی پھیرنے والا نہیں ۔

١٥٧ ـ وسئل عن بعض الحكماء هل يعرف العبد اذا تاب ان توبته قبلت ام ردت قال لا احكم

۱۵۷۔بعض حکماء سے دریافت کیا گیا کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو کیا اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کی توبہ مقبول ہوئی یا

فی ذالك ولكن لذلك علامات،	مردود، جواب دیا کہ میں اس کا فیصلہ تو
احدها ان یری نفسه غیر	نہیں کرسکتا مگر اس کی چند علامتیں ہیں
معصومة من المعصية ویری فی	۱۔اپنے آپ کو معصیت سے بری خیال
قلبه الفرح غائبا والحزن شاهدا	کرے۲۔اپنے دل سے خوشی کو غائب اور غم
ويقرب اهل الخير ويباعد اهل	کو حاضر سمجھے۳۔اہل خیر کی قربت اختیار
الشر ویری القلیل من الدنیا کثیرا	کرے اور اہل شر سے دور رہے، ۴۔دنیا
ویری الکثیر من عمل الآخرة	کی تھوڑی چیز کو زیادہ خیال کرے اور
قلیلا ویری قلبه مشتغلا بما	آخرت کے عمل کثیر کو قلیل سمجھے، ۵۔اپنے
ضمن من الله تعالى فارغا عما	دل کو اللہ کے حقوق میں مشغول اور
ضمن الله تعالى منه ویکون حافظ	اپنے حق سے فارغ سمجھے۔زبان کی حفاظت
اللسان دائم الفكرة لازم الغم	کرنے والا، ہمیشہ فکر میں مبتلا اور غم وندامت
والندامة۔	والا رہے۔
۱۵۸۔ وقال يحيى بن معاذ	۱۵۸۔یحییٰ بن معاذؒ کہتے ہیں میرے
رحمه الله من اعظم الاغترار	نزدیک درج ذیل چیزیں عظیم فریب ہیں
عندی التمادی فی الذنوب علی	۱۔بخشش کی امید میں بلا ندامت گناہوں
رجاء العفو من غير ندامة وتوقع	میں دیر تک رہنا، ۲۔اطاعت کے بغیر اللہ
القرب من الله تعالى بغير طاعة	تعالیٰ سے قرب کی امید رکھنا، ۳۔دوزخ
وانتظار زرع الجنة ببذر النار	کے بیج سے جنت کی کھیتی کا انتظار کرنا،
وطلب دار المطيعين بالمعاصی	۴۔معاصی کے ساتھ فرمانبرداروں کا مقام
وانتظار الجزاء بغير عمل والتمنی	ومرتبہ ڈھونڈنا، ۵۔بلا عمل جزا کا انتظار کرنا،

على الله عزوجل مع الافراط ۔

٦۔افراط کے ساتھ اللہ سے آرزو رکھنا۔

☆ شعر

يرجو النجاة ولا يسلك مسلكها
ان السفنية لاتجری على اليبس

نجات کی امید رکھتا ہے اور اس کی راہ پر چلتا نہیں ہے۔ کشتی خشکی پر نہیں چلتی ہے۔

١٥٩۔ وقال احنف بن قيس حين سئل ماخير ما يعطى العبد قال عقل عزيزی قيل فان لم يكن قال ۔ادب صالح قيل فان لم يكن قال صاحب موافق قيل فان لم يكن قال قلب مرابط قيل فان لم يكن قال طول الصمت قيل فان لم يكن قال موت حاضر۔

١٥٩۔احنف بن قیسؒ سے پوچھا گیا کہ بندہ کو جو چیزیں ملتی ہیں ان میں سے بہتر کیا ہے جواب دیا کہ پیدائشی عقل۔ کہا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتو، کہا کہ ادب صالح کہا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتو کہا کہ موافق یار، کہا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو کہا کہ اللہ سے لگا ہوا دل۔کہا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو، کہا کہ لمبی خاموشی ،کہا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو، کہا کہ حاضر موت۔

باب السباعی

سات چیزوں کا بیان

۱۶۰۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ سبعۃ نفر یظلھم اللہ یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ اولھم امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ تعالی ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ معامن خشیۃ اللہ تعالی ورجل قلبہ متعلق بالمسجد حتی یرجع الیہ ورجل تصدق بصدقۃ فلم تعلم شمالہ بما صنعت یمینہ ورجلان تحابا فی اللہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات جمال الی نفسھا فابی وقال انی اخاف اللہ تعالی۔

۱۶۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ گا۔ ا۔ عادل امام، ۲۔ وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوانی گذاری ہو، ۳۔ وہ آدمی جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا ہو اور اس کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو ٹپک پڑے ہوں، ۴۔ وہ آدمی جس کا دل (مسجد سے نکلنے کے بعد) مسجد ہی سے لگا رہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں پھر لوٹ کر آ جائے، ۵۔ وہ آدمی جس نے چپکے سے صدقہ کیا ہو حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا، ۶۔ وہ دو آدمی جنھوں نے محض اللہ کے لئے دوستی کی ہو، ۷۔ وہ آدمی

جس کو کسی خوبصورت عورت نے (برائی کے ارادے سے) اپنی جانب بلایا ہو اور اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا ہو کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

١٦١ ـ وقال ابو بكر الصديق رضى الله عنه البخيل لا يخلو من احدى السبع اما ان يموت فيرثه من يبذل ماله وينفقه لغير مامر الله تعالىٰ او يسلط الله عليه سلطانا جائرا فياخذه منه بعد تذليل نفسه او يهيج له شهوة يفسد عليه ماله او يدوله رأى فى بناءٍ او عمارة فى ارض خراب فيذهب فيه ماله أو يصيب له نكبة من نكبات الدنيا من غرق او حرق او سرقة وما اشبه ذلك او يصيبه علة دائمة فينفق ماله فى مداواتها او يدفنه فى موضع من المواضع فينساه فلا يجده۔

١٦١۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے بخیل سات چیزوں میں سے کسی ایک چیز سے نہیں بچ پاتا ہے یا تو وہ مرجاتا ہے اور اس کے مال کا وارث وہ ہوتا ہے جو اسکے مال کو استعمال کرتا ہے اور ناجائز وحرام کام میں خرچ کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اس پر کسی ظالم بادشاہ کو مسلط کردیتا ہے اور وہ اس کے مال کو ذلیل کر کے لے لیتا ہے۔ یا اس کے اندر شہوت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اسی میں اپنا مال ختم کر دیتا ہے۔ یا اس کے دل میں کسی مکان کے بنانے یا کسی ویران زمین کو آباد کرنے کا خیال آتا ہے اور اس کا مال اسی میں صرف ہوجاتا ہے۔ یا اس کو دنیا کی مصیبتوں مثلاً ڈوبنا۔ جلنا یا سرقہ وغیرہ یا اسی طرح کی کوئی مصیبت پہونچتی ہے

یا اس کو کوئی دائمی بیماری لگ جاتی ہے اور وہ اس کے علاج میں اپنا مال صرف کر دیتا ہے یا وہ اس مال کو کسی جگہ دفن کر دیتا ہے اور اس کو بھول جاتا ہے اور اسے نہیں پاتا ہے۔

١٦٢۔ قال عمر رضی اللہ عنه من كثر ضحكه قلت هيبته ومن استخف بالناس استخف به ومن اكثر فی شیء عرف به ومن كثر كلامه كثر سقطه ومن كثر سقطه قل حياءه ومن قل حياءه قل ورعه ومن قل ورعه مات قلبه۔

۱۶۲۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور جو شخص لوگوں کی توہین کرتا ہے اس کی توہین کی جاتی ہے اور جس شخص میں کسی چیز کی کثرت ہوتی ہے وہ شخص اسی سے پہچانا جاتا ہے، جو زیادہ بات کرتا ہے اس سے چوک بھی زیادہ ہوتی ہے اور جس سے چوک زیادہ ہوتی ہے اس کے اندر حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کے اندر حیا کم ہو جاتی ہے اس کے اندر پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اور جس کے اندر پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

١٦٣۔ عن عثمان رضی اللہ عنه انه قال فی قوله تعالٰی وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما

۱۶۳۔ حضرت عثمانؓ نے اللہ تعالٰی کے قول وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

صالحا قال الكنز لوح من ذهب وعليه سبعة اسطر مكتوب فی احداها عجبت لمن عرف الموت وهو يضحك وعجبت لمن عرف الدنيا فانية وهو يرغب فيها وعجبت لمن عرف ان الامور باقدار وهو يغتم للفوات وعجبت لمن عرف الحساب وهو يجمع مالا وعجبت لمن عرف النار وهو يذنب وعجبت لمن عرف الله يقيناً وهو يذكر غيره وعجبت لمن عرف الجنة يقيناً وهو يستريح بالدنيا وعجبت لمن عرف الشيطان عدوا فاطاعه۔

خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس میں سات سطریں تھیں جس کی ہر سطر میں ایک بات لکھی ہوئی تھی : ۱۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے اور ہنستا ہے، ۲۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا کو فانی سمجھتا ہے پھر بھی اس میں رغبت کرتا ہے، ۳۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو اس بات کو جانتا ہے کہ تمام امور کا تعلق تقدیر سے ہے پھر بھی وہ فوت شدہ چیز پر غم کرتا ہے، ۴۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو حساب کو جانتے ہوئے بھی مال جمع کرتا ہے ، ۵۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو جہنم کو جانتا ہے پھر بھی گناہ کرتا ہے، ۶۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو اللہ کو یقینی طور پر جانتا ہے پھر بھی غیر اللہ کو یاد کرتا ہے، ۷۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو جنت کو جانتا ہے پھر بھی دنیا میں راحت حاصل کرتا ہے اور اس شخص پر تعجب ہے جو شیطان کو جانتے ہوئے بھی اس کی بات مانتا ہے۔

١٦٤ ـ وسئل عن علي رضی الله عنه ما اثقل من السماء وما اوسع من الارض وما اغنى من البحر وما اشد من الحجر وما احر من النار وما ابرد من الزمهرير وما امرّ من السم فقال علي رضی الله عنه البهتان على البرايا اثقل من السماء والحق اوسع من الارض وقلب القانع اغنى من البحر وقلب المنافق اشد من الحجر والسلطان الجائر احر من النار والحاجة الى اللئيم ابرد من الزمهرير والصبر امرّ من السم وقيل النميمة امرّ من السم ـ

۱۶۴۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آسمان سے زیادہ ثقیل، زمین سے زیادہ وسیع، سمندر سے زیادہ بے نیاز، پتھر سے زیادہ سخت، آگ سے زیادہ گرم، زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا اور زہر سے زیادہ کڑوا کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا لوگوں پر بہتان لگانا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے اور حق زمین سے زیادہ وسیع ہے، قانع کا دل سمندر سے زیادہ بے نیاز ہے۔ منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ ظالم بادشاہ آگ سے زیادہ گرم ہے۔ لئیم سے ضرورت وحاجت زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ صبر زہر سے زیادہ کڑوا ہے یا چغلی زہر سے زیادہ کڑوی ہے۔

١٦٥ ـ وقال النبي عليه السلام الدنيا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له ويشتغل بشهوتها من لا فهم له وعليها يعاقب من لا علم له ولها يحسد من لا لب له ولها يسعى

۱۶۵۔نبی ﷺ نے فرمایا دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا گھر نہیں ہے اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور اس کے لئے وہ شخص جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہے اور اس کی خواہش میں وہ شخص مشغول ہوتا ہے جس کے پاس

من لایقین له۔

فہم نہیں ہے اور اس کا پیچھا وہ شخص کرتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہے اور اس کے لئے وہ حسد کرتا ہے جس کے پاس دماغ نہیں ہے اور اس کے لئے دوڑ بھاگ وہ کرتا ہے جس کو یقین نہیں ہے۔

۱۶۶۔ وعن جابر بن عبداللّٰہ الانصاری رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ انہ قال مازال یوصینی جبرئیل بالجار حتی ظننت انہ یجعلہ وارثا، ومازال یوصینی بالنساء حتی ظننت انہ سیحرم طلاقھن، ومازال یوصینی بالمملوکین حتی ظننت انہ یجعل لھم وقتا یعتقون فیہ ومازال یوصینی بالسواک حتی ظننت انہ فریضۃ، ومازال یوصینی بالصلوٰۃ فی الجماعۃ حتی ظننت انہ لایقبل اللّٰہ تعالٰی صلوٰۃ الا فی الجماعۃ، ومازال یوصینی بقیام اللیل حتی ظننت انہ لانوم باللیل،

۱۶۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام مجھے برابر پڑوسیوں کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوگیا کہ وہ ان کو وارث بنا دیں گے اور برابر مجھے عورتوں کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوگیا کہ ان کی طلاق کو حرام کردیں گے، اور برابر مجھے غلاموں کے بارے میں، وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوگیا کہ ان کی آزادی کے لئے ایک وقت متعین کردیں گے، جس میں وہ آزاد ہوجائیں گے۔ اور برابر مجھے مسواک کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان

وما زال یوصینی بذکر اللہ حتی ظننت انه لاینفع قول الا به۔

کرلیا کہ یہ فرض ہے اور برابر مجھے نماز باجماعت کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو باجماعت ہی قبول کرے گا اور برابر مجھے قیام اللیل کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ رات میں سونا ہی نہیں ہے اور برابر مجھے ذکراللہ کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کوئی بات ذکراللہ کے بغیر نفع بخش ہی نہ ہوگی۔

١٦٧۔ وقال النبی علیه السلام سبعة لاینظر الیهم الخالق یوم القیامة ولایزکیهم ویدخلهم النار الفاعل والمفعول به والناکح بیده وناکح البهیمة وناکح المرأة من دبرها والجامع بین المرأة وابنتها والزانی بحلیلة جاره والموذی جارة حتی یلعنه۔

١٦٧۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں سات آدمی ایسے ہیں جن کی جانب قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ نگاہ نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو جہنم میں داخل کرے گا۔ ا۔فاعل، ٢۔مفعول بہ (یعنی بدفعلی کرنے والا اور جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی ہو) ٣۔مشت زنی کرنے والا (ہاتھ سے منی نکالنے والا) ٤۔چوپائے سے خواہش پوری کرنے والا، ٥۔عورت سے دبر میں جماع کرنے والا، ٦۔عورت

اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے والا۔ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اور اپنے پڑوسی کو تکلیف دینے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت کرے۔

١٦٨ ۔ قال النبی ﷺ الشهداء سبعة سوی المقتول فی سبیل الله اولهم المبطون شهید والغریق شهید وصاحب ذات الجنب شهید والمطعون شهید والحریق شهید والمیت تحت الهدم شهید والمرأة التی ماتت عن الولادة شهید۔

۱۶۸۔ نبی ﷺ نے فرمایا شہید فی سبیل اللہ کے علاوہ شہید سات ہیں، ا۔ جس کا انتقال پیٹ کی بیماری یعنی (دست) کی وجہ سے ہو وہ شہید ہے، ۲۔ ڈوبنے والا شہید ہے، ۳۔ نمونیہ سے مرنے والا شہید ہے، ۴۔ وبائی مرض سے مرنے والا شہید ہے، ۵۔ جل کر مرنے والا شہید ہے، ۶۔ کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے، ۷۔ وہ عورت جو ولادت کی حالت میں مر جائے وہ شہید ہے۔

١٦٩ ۔ وعن ابن عباس رضی الله عنهما حق العاقل ان یختار سبعا علی سبع الفقر علی الغنی والذل علی العز والتواضع علی الکبر والجوع علی الشبع والغم علی السرور والدون علی المرتفع والموت علی الحیوة

۱۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے عاقل کیلئے مناسب ہے کہ وہ سات چیزوں کو سات چیزوں پر ترجیح دے فقیری کو دولتمندی پر، ذلت کو عزت پر، تواضع کو تکبر پر، بھوک کو آسودگی پر، غم کو خوشی پر، پستی کو بلندی پر اور موت کو حیات پر۔

باب الثمانی

آٹھ چیزوں کا بیان

١٧٠۔ قال النبی علیہ السلام ثمانیة اشیاء لاتشبع من ثمانیة، العین من النظر والارض من المطر والانثی من الذکر والعالم من العلم والسائل من المسئلة والحریص من الجمع والبحر من الماء والنار من الحطب۔

١٧٠۔ نبی ﷺ نے فرمایا آٹھ چیزوں کو آٹھ چیزوں سے آسودگی نہیں ہوتی۔ آنکھ کو دیکھنے سے، زمین کو بارش سے، مادہ کو نر سے، عالم کو علم سے، سائل کو مانگنے سے، حریص کو جمع کرنے سے، سمندر کو پانی سے اور آگ کو لکڑی سے۔

١٧١۔ وقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ثمانیة اشیاء ھن زینة لثمانیة اشیاء، العفاف زینة الفقر والشکر زینة النعمة والصبر زینة البلاء والحلم زینة العلم والتذلل زینة المتعلم وکثرة البکاء زینة الخوف وترک المنة زینة الاحسان والخشوع زینة الصلوٰة۔

١٧١۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کے لئے زینت ہیں ۔ پرہیز گاری فقر کی زینت ہے، شکر نعمت کی زینت ہے، صبر، بلا کی زینت ہے۔ حلم، علم کی زینت ہے۔ خاکساری، متعلم کی زینت ہے ۔ کثرت بکاء، خوف کی زینت ہے۔ احسان نہ جتلانا، احسان کی زینت ہے اور خشوع نماز کی زینت ہے۔

١٧٢ ـ وقال عمر رضی الله عنه من ترك فضول الكلام منح الحكمة ومن ترك فضول النظر منح خشوع القلب ومن ترك فضول الطعام منح لذة العبادة۔ ومن ترك فضول الضحك منح الهيبة، ومن ترك المزاح منح البهاء ومن ترك حب الدنيا منح حب الآخرة، ومن ترك الاشتغال بعيوب غيره منح الاصلاح بعيوب نفسه ومن ترك التجسس فی كيفية الله تعالٰی منح البراءة من النفاق۔

۱۷۲۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس نے فضول بات ترک کر دی اسے حکمت مل گئی اور جس نے بیکار نظر ترک کر دی اسے خشوع قلب کی دولت مل گئی اور جس نے کثرت طعام ترک کر دی اسے عبادت میں لذت ملی اور جس نے بیکار ہنسی ترک کی اسے ہیبت ملی اور جس نے ہنسی مذاق سے اجتناب کیا اسے روشنی ملی، اور جس نے حب دنیا کو چھوڑ دیا اسے حب آخرت ملی جس نے دوسروں کے عیب میں دلچسپی لینی چھوڑی اسے اپنے عیوب کے اصلاح کی توفیق ملی اور جس نے اللہ کی کیفیت میں تجسس کو ترک کیا اسے نفاق سے برأت مل گئی۔

١٧٣ ـ وعن عثمان رضی الله عنه انه قال علامات العارفين ثمانية اشياء قلبه مع الخوف والرجاء ولسانه مع الحمد والثناء وعيناه مع الحياء والبكاء وارادته مع الترك والرضا يعنی ترك الدنيا وطلب رضا مولاه۔

۱۷۳۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عارفین کی آٹھ علامتیں ہیں اس کے دل میں خوف وامید ہو۔زبان پر حمد وثناء ہو۔آنکھوں میں حیاوبکا ہو۔ارادۂ ترک ورضا ہو یعنی ترک دنیا کا ارادہ ہو اور رضاء مولیٰ کی طلب ہو۔

١٧٤ ـ وعن علي رضي الله عنه لاخير في صلوةٍ لاخشوع فيها ولاخير في صوم لاامتناع فيه عن اللغو ولاخير في قرأة لاتدبر فيها ولاخير في علم لا ورع فيه، ولاخير في مال لاسخاوة فيه ولاخير في اخوّة لاحفظ فيها ولاخير في نعمة لابقاء لها ولاخير في دعاء لااخلاص فيه۔

۱۷۴۔حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نماز میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں خشوع نہ ہو۔اور اس روزہ میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں لغو سے پرہیز نہ ہو۔اور اس قرأت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں تدبر نہ ہو۔اور اس علم میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں پرہیزگاری نہ ہو۔اس مال میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں سخاوت نہ ہو۔اس اخوت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں محافظت نہ ہو،اس نعمت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں بقا نہ ہو اور اس دعا میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں اخلاص نہ ہو۔

باب التساعی

نو چیزوں کا بیان

۱۷۵۔ قال النبی ﷺ اوحی اللّٰہ تعالیٰ الی موسی بن عمران فی التوراۃ ان امھات الخطایا ثلثۃ الکبر والحسد والحرص فنشأ منھا ستۃ فصرن تسعۃ الاولیٰ من الستۃ الشبع والنوم والراحۃ وحب الاموال وحب الثناء والحمدۃ وحب الریاسۃ۔

۱۷۵۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ نے موسیٰ بن عمران کی جانب تورات میں وحی کی کہ اصل گناہ تین ہیں۔ کبر، حسد اور حرص اور ان سے چھ چیزیں پیدا ہوئی ہیں، اس طرح اصل گناہ نو ہو گئے۔ یہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ آسودگی، نیند، راحت وآرام، مال کی محبت، تعریف وتوصیف کی چاہت اور حکومت وریاست کی محبت۔

۱۷۶۔ وقال ابوبکر ن الصدیق رضی اللّٰہ عنہ العباد ثلثۃ اصنافٍ لکل صنف ثلاث علامات یعرفون بھا۔ صنف یعبدون اللّٰہ تعالی علی سبیل الخوف، وصنف یعبدون اللّٰہ علی سبیل الرجاء، وصنف یعبدون اللّٰہ علی سبیل الحب فللاول ثلث علامات

۱۷۶۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں عبادت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کی تین علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خوف سے کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت امید ورجاء پر کرتے ہیں۔ اور ایک قسم وہ جو اللہ کی عبادت محبت کے طور پر کرتے

يستحقر نفسه ويستقل حسنا ته ويستكثر سياته وللثاني ثلاث علامات يكون قدوة الناس في جميع الحالات ويكون اسخى الناس كلهم بالمال في الدنيا ويكون احسن الظن بالله في الخلق كلهم، وللثالث ثلاث علامات يعطي مايحبه ولايبالي بعد ان يرضى ربه. ويعمل بسخط نفسه بعد ان يرضى ربه ويكون في جميع الحالات مع سيده في امره ونهيه۔

ہیں۔پہلی قسم کی تین علامتیں ہیں۔وہ اپنے نفس کو حقیر سمجھتا ہے۔اپنی نیکیوں کو کم اور برائیوں کو زیادہ سمجھتا ہے۔اور دوسری قسم کی بھی تین علامتیں ہیں وہ تمام حالات میں لوگوں کا پیشوا ہوتا ہے اور تمام لوگوں سے زیادہ دنیا میں مال کی سخاوت کرنے والا ہوتا ہے اور تمام مخلوق سے زیادہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے۔اور تیسری قسم کی بھی تین علامتیں ہیں۔وہ جس چیز سے محبت رکھتا ہے اسے دیتا ہے اور اللہ کے راضی ہونے کے بعد کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔اللہ کے خوش ہونے کے بعد اپنے نفس کے خلاف کام کرتا ہے اور تمام حالات میں اپنے سردار کے امر و نہی کے ساتھ رہتا ہے۔

۱۷۷۔ وقال عمر رضي الله عنه ان ذرية الشيطان تسعة زليتون وو ثين ولقوس واعوان وهفاف ومرة والمسوّط وداسم وولهان فامازليتون فهو صاحب الاسواق

۱۷۷۔حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ شیطان کی ذریت نو ہے۔زلیتون، وثین، لقوس، اعوان، ہفاف، مرۃ، مسوط، داسم، ولہان، زلیتون بازاروں میں کام کرتا ہے وہ وہاں اپنا جھنڈا نصب کردیتا ہے۔وثین مصیبتوں

فينصب فيها رأيته واما وثين فهو صاحب المصيبات واما اعوان فهو صاحب السلطان واما هنفاف فهو صاحب الشراب وامامرة فهوصاحب المزامير واما لقوس فهو صاحب المجوس واما المسوط فهو صاحب الاخبار يلقيها في افواه الناس ولايجدون لها اصلاً واماالداسم فهو صاحب البيوت اذا دخل الرجل المنزل ولم يسلم ولم يذكر اسم الله تعالى اوقع فيما بينهم المنازعة حتى يقع الطلاق والخلع والضرب واما ولهان فهو يوسوس في الوضوء والصلوة والعبادات۔

میں کام کرتا ہے، اعوان بادشاہ کے یہاں ڈیرہ جماتا ہے، ہفاف کی ڈیوٹی شراب پر ہے۔ مرۃ مزامیر سے کام لیتا ہے۔ لقوس یہ مجوسیوں کا دوست ہے اور مسوط کے ذمہ خبریں پھیلاتا ہے۔ وہ لوگوں کے اندر ایسی خبریں پھیلا دیتا ہے جس کی کوئی اصل وحقیقت نہیں ہوتی ہے۔ داسم گھروں میں متعین رہتا ہے، جب آدمی گھر میں بغیر سلام وذکر اللہ داخل ہوتا ہے تو وہ ان کے درمیان جھگڑا پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ طلاق، خلع اور مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے۔ اور ولہان وضو، نماز اور دیگر عبادات میں وسوسہ پیدا کرنے کا کام کرتا ہے۔

۱۷۸۔ وقال عثمان رضي الله عنه من حفظ الصلوات الخمس لوقتها وداوم عليها اكرم الله بتسع كرامات اولها ان يحبه الله

۱۷۸۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں جس نے پانچوں نمازیں وقت سے ادا کیں اور اس پر مداومت کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو نو کرامتوں سے نوازتا ہے۔ ا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت

ویکون بدنه صحیحا وتحرسه الملئکة وتنزل البرکة فی داره ویظهر علیٰ وجهه سیماء الصالحین ویلین اللّٰہ قلبه ویمر علی الصراط کالبرق اللامع وینجیه اللّٰہ من النار وینزله اللّٰہ فی جوار الذین لاخوف علیهم ولاهم یحزنون۔

کرتا ہے،۲۔اس کا بدن تندرست رہتا ہے،۳۔ملائکہ اس کی نگرانی کرتے ہیں، ۴۔اس کے گھر میں برکت نازل ہوتی ہے،۵۔اس کے چہرہ پر صالحین کی علامت ظاہر ہوتی ہے،٦۔اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم بنادیتا ہے،۷۔وہ پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی مانند گذر جائے گا،۸۔اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے گا،۹۔اور اس کو ان لوگوں کے پڑوس میں جگہ دے گا جن کو نہ کوئی غم ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

۱۷۹۔ وعن علی رضی اللّٰہ عنه البکاء علی ثلثة اوجه احدها من خوف عذاب اللّٰہ تعالیٰ والثانی من رهبة السخط والثالث من خشیة القطیعة فاما الاول فهو کفارة للذنوب والثانی فهو طهارة للعیوب واما الثالث فهو الولایة مع رضی المحبوب فثمرة کفارة الذنوب النجاه من العقوبات وثمرة

۱۷۹۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رونا تین طرح سے ہوتا ہے۔ ۱۔اللہ کے عذاب کے خوف سے،۲۔غصے کے خوف سے،۳۔جدائی کے خوف سے۔ پہلا رونا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوسرا عیوب کے لئے پاکی ہے اور تیسرا دوست کی خوشنودی و دوستی ہے۔ گناہوں کے کفارہ کا پھل عذابوں سے نجات ہے اور عیوب کی پاکی کا پھل نعیم مقیم اور بلند درجات

طهارة العيوب النعيم المقيم والدرجات العلى وثمرة الولاية مع رضى المحبوب حسن البشارة من الله تعالى بالرضى بالرؤية وزيارة الملئكة وزيادة الفضيلة۔

ہیں اور دوستی کا پھل محبوب کی خوشنودی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اچھی بشارت ہے، یعنی دیدار کے ساتھ خوشی اور ملائکہ کی زیارت اورزیادتی فضیلت۔

باب العشاری

دس چیزوں کا بیان

۱۸۰۔ قال رسول الله ﷺ عليكم بالسواك فان فيه عشر خصال يطهر الفم ويرضى الرب ويسخط الشيطان ويحبه الرحمٰن والحفظة ويشد اللثة ويقطع البلغم ويطيب النكهة ويطفى المرة ويجلى البصر ويذهب البخرة وهو من السنة ثم قال عليه السلام، الصلوة بالسواك افضل من سبعين صلوٰة بغير سواك۔

۱۸۰۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسواک کولازم پکڑو یقیناً اس میں دس خصلتیں ہیں۔ ۱۔منہ کو پاک وصاف کردیتا ہے، ۲۔اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، ۳۔شیطان غصہ میں ہوتا ہے، ۴۔رحمٰن اور حفاظت کرنے والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں، ۵۔مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے، ۶۔بلغم کو نکال دیتا ہے، ۷۔منہ کی بو کو خوشبو دار بناتا ہے، ۸۔صفراء کو ختم کرتا ہے، ۹۔آنکھ کی بینائی میں اضافہ کرتا ہے، ۱۰۔منہ کی بدبو کو دور کردیتا ہے اور یہ سنت ہے پھر

آپ ﷺ نے فرمایا مسواک کر کے ادا کی جانے والی نماز بے مسواک والی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

۱۸۱۔ وقال ابوبكر الصديق رضی الله عنه مامن عبد رزقه الله عشر خصال الاوقد نجا من الآفات والعاهات كلها وصار فی درجة المقربين ونال درجة المتقين اولها صدق دائم معه قلب قانع والثانی صبر كامل معه شكر دائم۔ والثالث فقر دائم معه زهد حاضر والرابع فكر دائم معه بطن جائع والخامس حزن دائم معه خوف متصل والسادس جهد دائم معه بدن متواضع والسابع رفق دائم معه رحم حاضر والثامن حب دائم مع حياء والتاسع علم نافع معه حلم دائم والعاشر ايمان دائم معه عقل ثابت۔

۱۸۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں جس بندے کو اللہ تعالیٰ دس خصلتوں سے نوازتا ہے وہ تمام آفات ومصائب سے نجات پا جاتا ہے اور مقربین کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے نیز اسے متقیوں کا درجہ مل جاتا ہے۔ ۱۔ ہمیشہ سچ بولنا جس کے ساتھ قانع دل بھی ہو، ۲۔ صبر کامل جس کے ساتھ دائمی شکر ہو، ۳۔ دائمی فقر جس کے ساتھ حاضر زہد ہو، ۴۔ دائمی فکر جس کے ساتھ بھوکا پیٹ ہو، ۵۔ دائمی حزن جس کے ساتھ خوف متصل ہو، ۶۔ دائمی کوشش جس کے ساتھ متواضع بدن ہو، ۷۔ دائمی نرمی جس کے ساتھ حاضر مہربانی ہو، ۸۔ حیاء کے ساتھ دائمی محبت، ۹۔ نافع علم، جس کے ساتھ دائمی بردباری ہو، ۱۰۔ دائمی ایمان جس کے ساتھ ثابت عقل ہو۔

۱۸۲۔ وقال عمر رضی الله تعالٰی عشرة لاتصلح بغیر عشرة لا یصلح العقل بغیر ورع ولاالفضل بغیر علم ولاالفوزبغیر خشية ولا السلطان بغیر عدل ولا الحسب بغیرادب ولا السرور بغیر امن ولا الغنی بغیر جود ولاالفقر بغیر قناعة ولا الرفعة بغیر تواضع ولا الجهاد بغیر توفیق۔

۱۸۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دس چیزیں دس چیزوں کے بغیر درست نہیں ہوتی ہیں۔ عقل پرہیزگاری کے بغیر۔ بزرگی علم کے بغیر۔ کامیابی خوف کے بغیر۔ بادشاہ عدل کے بغیر۔ حسب ادب کے بغیر۔ خوشی امن کے بغیر۔ مالداری بخشش کے بغیر۔ نقیری قناعت کے بغیر۔ بلندی تواضع کے بغیر۔ جہاد توفیق کے بغیر۔

۱۸۳۔ وقال عثمان اضيع الاشياء عشرة عالم لايسئل عنه وعلم لايعمل به ورأی صواب لايقبل وسلاح لايستعمل ومسجد لايصلی فيه ومصحف لايقرأ عنه ومال لاينفق منه وخيل لايركب وعلم الزهد فی بطن من يريد الدنيا وعمر طويل لايتزود فيه لسفره۔

۱۸۳۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں دس چیزیں بہت ضائع ہونے والی ہیں۔ ۱۔ عالم جس سے پوچھا نہ جائے، ۲۔ علم جس پر عمل نہ کیا جائے، ۳۔ نیک رائے جس کو قبول نہ کیا جائے، ۴۔ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے، ۵۔ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے، ۶۔ قرآن جس کو پڑھا نہ جائے ۷۔ مال جس کو خرچ نہ کیا جائے، ۸۔ گھوڑا جس پر سواری نہ کیا جائے، ۹۔ زہد کا علم اس کے پیٹ میں جو دنیا چاہتا ہو، ۱۰۔ لمبی عمر جس میں سفر کے لئے توشہ نہ لیا جائے۔

۱۸٤۔ وقال علی رضی الله تعالٰی عنه العلم خیرمیراث والادب خیر حرفة والتقوی خیر زاد والعبادة خیر بضاعة والعمل الصالح خیر قائد وحسن الخلق خیر قرین والحلم خیر وزیر والقناعة خیر غنی والتوفیق خیر عون والموت خیر مودب۔

۱۸۴۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علم بہترین میراث ہے۔ادب بہترین پیشہ ہے،تقوی بہترین توشہ ہے اورعبادت بہترین پونجی ہے۔عمل صالح اچھا قائد ہے۔حسن اخلاق بہترین ساتھی ہے۔حلم بہترین وزیر اور قناعت اچھی تونگری ہے۔توفیق اچھی مدداورموت عمدہ مؤدِّب ہے۔

۱۸٥۔ وقال علیه السلام عشرة من هذه الامة هم کفار بالله العظیم ویظنون انهم المومنون القاتل بغیر حق والساحر والدیوث الذی لایغار علی اهله ومانع الزکاة وشارب الخمر ومن وجب علیه الحج فلم یحج والساعی فی الفتن وبائع السلاح من اهل الحرب وناکح المرأة فی دبرها وناکح ذات رحم محرم ان علم هذه الافعال حلالا فقد کفر۔

۱۸۵۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عظیم کی قسم اس امت کے دس آدمی کافروں جیسا کام کرنے والے ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو مومن کہا کرتے ہیں،۱۔ناحق قتل کرنے والا، ۲۔جادوگر، ۳۔دیوث جو اپنی بیوی کے بارے میں غیرت نہیں رکھتا ہے،۴۔ زکوۃ نہ دینے والا،۵۔شرابی،۶۔جس پر حج فرض ہو چکا ہو اور اس نے حج نہ کیا ہو،۷۔فتنوں میں مشغول رہنے والا،۸۔ اہل حرب سے ہتھیار بیچنے والا،۹۔عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنے والا،۱۰۔محرمات عورتوں

سے نکاح کرنے والا۔ اگر ان افعال کو حلال سمجھتا ہے تو بلا شبہ کافر ہے۔

۱۸۶۔ وقال النبی ﷺ لا یکون العبد فی السماء ولا فی الارض مومنا حتی یکون وصولا ولا یکون وصولا حتی یکون مسلما ولا یکون مسلما حتی یسلم الناس من یدہ ولسانہ ولا یکون مسلما حتی یکون عالما ولا یکون عالما حتی یکون بالعلم عاملا ولا یکون بالعلم عاملا حتی یکون زاھدا ولا یکون زاھدا حتی یکون ورعا ولا یکون ورعا حتی یکون متواضعا ولا یکون متواضعا حتی یکون عارفا بنفسہ ولا یکون عارفا بنفسہ حتی یکون عاقلا فی الکلام۔

۱۸۶۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ صحیح معنوں میں نہ زمین میں مومن ہوسکتا ہے اور نہ آسمان میں، جب تک کہ وہ خوب میل ملاپ رکھنے والا نہ ہو۔ اور میل ملاپ رکھنے والا بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ مسلم نہ ہو۔ اور وہ مسلم بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ تمام لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ ہوں۔ اور وہ مسلم بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ عالم نہ ہو۔ اور وہ عالم بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ علم کے مطابق عامل نہ ہو۔ اور وہ علم کے مطابق عامل بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ زاہد نہ ہو۔ اور وہ زاہد بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ پرہیز گار نہ ہو۔ اور پرہیز گار بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ متواضع نہ ہو۔ اور وہ متواضع بھی نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ اپنے آپ کو پہچاننے والا نہ ہو۔ اور اپنے

	آپ کو پہچاننے والا بھی نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ کلام میں عاقل نہ ہو۔
۱۸۷۔ وقیل رای یحییٰ بن معاذ الرازی رحمہ اللہ فقیھا راغبا فی الدنیا فقال یاصاحب العلم والسنة قصورکم قیصریة وبیوتکم کسروية ومسافكم قارونية وابوابكم طالوتية وثيابكم جالوتية ومذاهبكم شيطانية وضياعكم ماردية وولايتكم فرعونية وقضاتكم عاجيلية اصحاب رشوة غشاشية ومماتكم جاهلية فاين المحمدية۔ وقال	۱۸۷۔ بیان کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے ایک دنیا دار فقیہ کو دیکھا تو کہا اے علم وسنت والے! تمہارے محلات قیصری ہیں (یعنی قیصر کے گھر کی طرح ہیں) اور تمہارے گھر کسروی ہیں، تمہاری جگہیں قارونی ہیں، تمہارے دروازے طالوتی ہیں، تمہارے کپڑے جالوتی ہیں، تمہارے مذاہب شیطانی ہیں۔ تمہارے اسباب ومتاع ماردی ہیں (سرکشوں جیسے ہیں) تمہاری حکومت فرعونی ہے تمہارے حاکم دنیادار رشوت خور کھوٹے ہیں اور تمہاری موت جاہلی ہے پھر طریقہ محمدی کہاں ہے۔ اور کہا
ایھا المناجی ربه بانواع الکلام والطالب مسکنه فی دارالسلام والمتسوف للتوبة عاما بعد عام وما ارك منصفا لنفسك بین الانام	اے اپنے رب کو طرح طرح کے کلام سے پکارنے والے اور اپنا مسکن دارالسلام میں چاہنے والے۔ اور اے توبہ کو بار بار ٹالنے والے، میں تم کو مخلوق کے درمیان اپنے نفس سے انصاف کرنے والا نہیں دیکھتا ہوں۔

انك لو رافقت يومك ياغافل بالصيام
واحييت طول ليلك بالقيام
واقتصرت بالقليل من الماء والطعام
لكنت احرى ان تنال شرف المقام
والكرامة العظيمة من الانام
والرضوان الاكبر من ذی الجلال والاکرام

اے غافل! اگر تو اپنے دن کو روزے کا رفیق بناتا اور اپنی رات کو طول قیام سے بیدار کرتا اور تھوڑے پانی خوراک پر اکتفا کرتا تو پروردگار عالم کی جانب سے کرامت کا بلند مقام پانے کا مستحق ہوتا ہے ذوالجلال والاکرام کی رضوان اکبر پاتا۔

۱۸۸۔ وقال بعض الحکماء عشر خصال یبغضها اللہ سبحانه وتعالٰی من عشرة انفس البخل من الاغنیاء والکبر من الفقراء والطمع من العلماء وقلة الحیاء من النساء وحب الدنیا من الشیوخ والکسل من الشباب والجور من السلطان والجبن من الغزاة والعجب من الزهاد والریاء من العباد۔

۱۸۸۔ بعض حکماء کا قول ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالٰی دس خصلتوں کو دس آدمیوں سے ناپسند کرتا ہے۔ فقراء سے کبر وغرور۔ علماء سے لالچ وطمع، عورتوں سے قلت حیاء، بوڑھوں سے دنیا کی محبت، جوانوں سے سستی، بادشاہوں سے ظلم، غازیوں سے بزدلی، زاہدوں سے خود پسندی اور عابدوں سے ریاونمود۔

۱۸۹۔ قال رسول اللہ ﷺ العافية على عشرة اوجهٍ خمسة فی الدنیا وخمسة فی الآخرة

۱۸۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عافیت کی پانچ صورتیں ہیں۔ پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں۔ دنیا میں عافیت کی

فاما التی فی الدنیا العلم والعبادۃ والرزق من الحلال. والصبر علی الشدۃ والشکر علی النعمۃ. واما التی فی الآخرۃ فانہ یاتیہ ملك الموت بالرحمۃ واللطف ولا یروعہ منکر ونکیر فی القبر ویکون آمنا فی الفزع الاکبر وتمحی سیئا تہ وتقبل حسناتہ ویمر علی الصراط کالبرق اللامع ویدخل الجنۃ فی السلامۃ۔

صورتوں میں سے علم ،عبادت ،رزق حلال،سختی پر صبر اور نعمت پر شکر ہے۔اور آخرت کی عافیت یہ ہے کہ ملک الموت اس کے پاس رحمت اور مہربانی کے ساتھ پیش آئیں۔منکر نکیر قبر میں نہ ڈرائیں۔ اور وہ فزع اکبر میں مامون رہے۔اس کی برائیاں مٹادی جائیں اور اس کے حسنات مقبول ہوں،وہ صراط پر چمکنے والی بجلی کے مانند گذر جائے اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجائے۔

۱۹۰۔ قال ابو الفضل رحمہ اللہ تعالٰی سمی اللہ تعالٰی کتابہ بعشرۃ اسماء قرآنا وفرقانا وکتابا وتنزیلا وھدی ونورا ورحمۃ وشفاء وروحا وذکراً۔ اما القرآن والفرقان والکتاب والتنزیل

۱۹۰۔ابو الفضلؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب کا دس نام رکھا ہے۔ قرآن، فرقان، کتاب ،تنزیل ، ہدی، نور، رحمت شفاء، روح ،ذکر، ان میں سے قرآن، فرقان، کتاب اور تنزیل تو مشہور ہیں، (۱)۔رہے ھدی، نور، رحمت اور شفاء تو ان

(۱) یعنی یہ چار نام بکثرت مذکور ہیں، جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ انا انزلناہ قرآنا عربیا۔ تبارك الذی نزل الفرقان۔وانزل الفرقان۔ ذلك الکتاب۔ تلك آیات الکتاب۔ تنزیل من الرحمن الرحیم۔ تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم

فمشهور واما الهدى والنور والرحمة والشفاء قال الله تعالى: يا ايها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور. وهدى ورحمة للمومنين وقد جاء كم من الله نور وكتاب مبين واما الروح فقال وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا واما الذكر فقال. وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس۔

کی دلیل اللہ تعالیٰ کے یہ اقوال ہیں۔ یاایھاالناس قد جاء تکم موعظة من ربکم وشفاء لمافی الصدور. ھدی ورحمة للعالمین: قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔ اور روح نام ہونے کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے۔ وکذالك اوحینا الیك روحا من امرنا۔ اور ذکر کی دلیل یہ آیت ہے وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس۔

١٩١۔ قال لقمان لابنه يابنى ان الحكمة ان تعمل عشرة اشياء۔ احدها تحيى القلب الميت وتجلس المسكين وتتقى مجالس الملوك وتشرف الوضيع وتحرر العبيد وتؤوى الغريب وتغنى الفقير وتزيد لاهل الشرف شرفا وللسيد سوددا وهى افضل من المال وحرز من الخوف وعدة فى الحرب وبضاعة حين يربح وهى شفيعة۔

١٩١۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے میرے بیٹے! حکمت یہ ہے کہ تم دس چیزوں پر عمل کرو مردہ دل کو زندہ کرو، مسکین کے ساتھ بیٹھو، بادشاہوں کی مجالس سے پرہیز کرو، کمتر کو عزت دو، غلام کو آزاد کرو، مسافر کو جگہ دو، فقیر کو مالدار بناؤ، اہل شرف کی شرافت اور سردار کی سرداری میں اضافہ کرو۔ یہ چیزیں مال سے افضل، خوف سے پناہ، لڑائی میں سامان، نفع کے وقت پونجی، خوف کے وقت شفیع، نفس میں یقین کے وقت دلیل

حين يغتر به الهول وهي دليلة حين ينتهي به اليقين الى النفس وهي سترة حين لا يستره ثوب۔

راہ، اور جس وقت کوئی پردہ نہ ہو، یہ پردہ ہیں۔

۱۹۲۔ وقال بعض الحكماء ينبغي للعاقل اذا تاب ان يفعل عشر خصال احداها استغفار باللسان وندم بالقلب واقلاع بالبدن والعزم على ان لا يعود ابدا، وحب الآخرة وبغض الدنيا وقلة الكلام وقلة الاكل والشرب حتى يتفرغ للعلم والعبادة وقلة النوم، قال الله تعالى كانوا قليلا من الليل ما يهجعون وبالاسحار هم يستغفرون۔

۱۹۲۔ بعض حکماء نے کہا ہے کہ عاقل جب توبہ کرے تو مناسب ہے کہ وہ یہ دس کام کرے۔ ۱۔ زبان سے استغفار، ۲۔ دل سے ندامت، ۳۔ بدن سے باز رہنا، ۴۔ اس بات پر عزم کہ دوبارہ ایسا کام نہیں کرے گا، ۵۔ آخرت کی محبت، ٦۔ دنیا سے عداوت، ۷۔ قلت کلام، ۸۔ قلت طعام، ۹۔ قلت شرب تا کہ علم وعبادت کے لئے فارغ ہو سکے، ۱۰۔ قلت نوم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (نیک) لوگ رات میں کم سوتے ہیں اور صبح کو استغفار کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ قال انس بن مالك رضي الله عنه ان الارض تنادي كل يوم بعشر كلمات تقول يابن آدم تسعى على ظهري ومصيرك في بطني وتعصى على ظهري وتعذب في بطني وتضحك على

۱۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زمین روزانہ دس باتوں کی ندا دیتی ہے۔ کہتی ہے اے ابن آدم! تو میری پیٹھ پر چل رہا ہے حالاں کہ تیری اصل جگہ میرا پیٹ ہے۔ تو میری پیٹھ پر نافرمانی کررہا ہے اور تجھے میرے پیٹ میں عذاب

ظهری وتبکی فی بطنی وتفرح علی ظهری تحزن فی بطنی وتجمع المال علی ظهری وتندم فی بطنی وتاکل الحرام علی ظهری وتاکلك الدیدان فی بطنی وتختال علی ظهری وتذل فی بطنی وتمشی مسرورا علی ظهری وتقع حزینا فی بطنی وتمشی فی نور علی ظهری وتقع فی الظلمات فی بطنی وتمشی علی المجامع علی ظهری وتقع وحیدا فی بطنی۔	دیا جائے گا۔تو میری پیٹھ پر ہنس رہا ہے حالاں کہ تو میرے پیٹ میں روئے گا۔تو میری پیٹھ پر مسرور ہے جب کہ میرے پیٹ میں تو محزون ومغموم ہوگا۔تو میری پیٹھ پر مال جمع کر رہا ہے جب کہ تو میرے پیٹ میں نادم ہوگا۔تو میری پیٹھ پر حرام کھا رہا ہے اور تجھ کو کیڑے مکوڑے میرے پیٹ میں کھائیں گے۔تو میری پیٹھ پر اکڑتا ہوا چل رہا ہے حالاں کہ تو میرے پیٹ میں ذلیل ہوگا۔تو میری پیٹھ پر مسرور وشاداں ہوکر چل رہا ہے جب کہ میرے پیٹ میں تو رنجیدہ ہوگا۔تو میری پیٹھ پر روشنی میں چل رہا ہے جب کہ میرے پیٹ میں تو اندھیرے میں ہوگا، تو میری پیٹھ پر جماعتوں میں چل رہا ہے جب کہ تو میرے پیٹ میں اکیلا رہے گا۔
۱۹٤۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثر ضحکہ عوقب بعشر عقوبات، أولها یموت قلبه ویذهب الماء علی	۱۹۴۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص زیادہ ہنسے گا اسے دس سزائیں ملیں گی ۔ ۱۔ اس کا دل مردہ ہوجائے گا، ۲۔اس کی آبرو ختم ہوجائے گی، ۳۔شیطان

وجهه ويشمت به الشيطان	اس سے خوش ہو گا، ۴۔ رحمٰن اس سے
ويغضب عليه الرحمٰن ويناقش	ناراض ہو جائے گا، ۵۔ قیامت کے دن
به يوم القيامة ويعرض عنه النبي	اس سے مناقشہ کیا جائے گا، ۶۔ نبی ﷺ
ﷺ يوم القيامة وتلعنه الملئكة	قیامت کے دن اس سے منھ پھیر لیں
ويبغضه اهل السمٰوات والارض	گے، ۷۔ فرشتے اس پر لعنت کریں گے،
وينسى كل شيء ويفتضح يوم	۸۔ تمام زمین وآسمان والے اس سے
القيمة۔	ناراض ہوں گے، ۹۔ وہ ساری چیزیں
	بھول جائے گا، ۱۰۔ قیامت کے دن رسوا
	ہو جائے گا۔
۱۹۵۔ وقال حسن البصري رحمه	۱۹۵۔ حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ
الله يوما بينما انا اطوف في ازقة	ایک دن میں بصرہ کی گلیوں اور اس کے
البصرة وفي اسواقها مع شاب	بازاروں میں ایک جوان عابد کے ساتھ
عابد فاذا انا بلغنا بطبيب وهو	گھوم رہا تھا کہ ہم لوگ اچانک ایک
جالس على الكرسي بين يديه	طبیب کے پاس پہونچ گئے۔ وہ طبیب
رجال ونساء وصبيان بايديهم	کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کے پاس بہت
قوارير فيها ماء وكل واحد منهم	سے مرد عورتیں اور بچے جمع تھے جن کے
يستوصف دواء لدائه فقال فتقدم	ہاتھوں میں شیشیاں تھیں ہر ایک اس سے
الشاب الى الطبيب فقال ايها	اپنی بیماری کی دوا دریافت کر رہا تھا۔ حسن
الطبيب هل عندك دواء يغسل	بصریؒ کہتے ہیں کہ وہ جوان (جو میرے
الذنوب ويشفي مرض القلوب۔	ہمراہ تھا) طبیب کے سامنے آیا اور کہا

فقال نعم، فقال هات، فقال خذمنی عشرة اشياء قال خذ عروق شجرة الفقر مع عروق شجرة التواضع واجعل هليلج التوبة واطرحه فی هاون الرضاء واسحقه بمنجار القناعة واجعله فی قدر التقی وصب عليه ماء الحياء واغله بنار المحبة واجعله فی قدح الشكر وروحه بمروحة الرجاء واشربه بملعقة الحمد فانك ان فعلت ذلك فانه ينفعك من كل داء وبلاء فی الدنيا والآخرة۔

اے طبیب کیا تیرے پاس کوئی ایسی دوا ہے جو گناہوں کو دھو دے اور دلوں کی بیماریوں کو اچھا کردے، طبیب نے کہا کہ ہاں ہے۔ جوان نے کہا کہ بتایئے۔ طبیب نے کہا کہ مجھ سے دس چیزیں لے لو۔ فقر کے درخت کی جڑ اور تواضع کے درخت کی عرق لے لو اور اس میں توبہ کی ہڑ ملالو پھر اس کو رضا کی اوکھلی میں رکھ کر قناعت کے دستہ سے کوٹو، اس کے بعد اسے پرہیزگاری کی ہانڈی میں رکھو اور اس میں حیا کا پانی ملا کر محبت کی آگ سے جوش دو، پھر اس کو شکر کے پیالے میں رکھ کر امید کے پنکھا سے ٹھنڈا کرو اور ٹھنڈا ہونے کے بعد حمد کے چمچہ سے پی لو، اگر یہ دوا تم نے استعمال کرلی تو یہ دوا تم کو دنیا و آخرت میں ہر بیماری سے نجات دے دے گی۔

۱۹۶۔ وقيل جمع بعض الملوك خمسة من العلماء والحكماء فامرهم ان يتكلم كل واحد

۱۹۶۔ بیان کیا گیا ہے کہ کسی بادشاہ نے پانچ علماء وحکماء کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ ہر ایک کوئی نہ کوئی حکمت کی بات کہے۔ چنانچہ

منهم بحكمة فتكلم كل واحد
منهم بحكمتين فصارت عشرة
فقال الاول خوف الخالق امن
وامنه كفر وامن المخلوق عتق
وخوفه رق، وقال الثاني الرجاء
من الله تعالى غنى لايضره فقر،
والياس عنه فقر لاينفع معه غنى
وقال الثالث لايضر مع غنى
القلب فقر الكيس ولاينفع مع
فقر القلب غنى الكيس وقال
الرابع لايزداد غنى القلب مع
الجود الا غنى ولا يزداد فقر
القلب مع غنى الكيس الا فقرا
وقال الخامس اخذ القليل من
الخير خير من ترك الكثير من
الشر وترك الجميع من الشر خير
من اخذ القليل من الخير۔

ہر ایک نے دو حکمت کی بات کہی اور اس
طرح دس حکمتیں ہو گئیں۔ پہلے نے کہا:
خالق کا خوف امن ہے اور اس سے بے
پرواہ رہنا کفر ہے اور مخلوق سے امن میں
رہنا آزادی ہے اور اس سے خوف غلامی
ہے۔ دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ سے امید
رکھنا [illegible]اری ہے اور جس کو محتاجی نقصان
نہیں پہونچا سکتی اور اس سے نا امیدی
محتاجی ہے جس کے ساتھ کوئی غنا نفع نہیں
پہونچا سکتی ہے۔ تیسرے نے کہا: دل کی غنا
کے ساتھ دانا و سمجھدار کی محتاجی نقصان نہیں
پہونچا سکتی ہے اور دل کی محتاجی کے ساتھ
سمجھدار و دانا کی غنا نفع نہیں پہونچا سکتی
ہے۔ چوتھے نے کہا سخاوت کے ساتھ دل
کی تونگری میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور دانا
کی تونگری کے باوجود دل کی فقیری بڑھتی
ہی رہتی ہے۔ پانچویں نے کہا: تھوڑا خیر
اختیار کرنا بہت زیادہ شر کے چھوڑنے سے
بہتر ہے اور تمام شر کو چھوڑ دینا تھوڑے خیر
کو حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

۱۹۷۔ قال ابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم عشرة اصناف من امتی لایدخلون الجنة الا من تاب اولهم القلاع والجیوف والقتات والدبوب والدیوث وصاحب العرطبة وصاحب الکوبة والعتل والزنیم والعاق لوالدیه قیل یا رسول الله ﷺ ماالقلاع قال الذی یمشی بین یدی الامراء وقیل ماالجیوف قال النباش وقیل ماالقتات قال النمام وقیل ماالدبوب قال الذی یجمع فی بیته الفتیات للفجور وقیل ماالدیوث قال الذی لایغار علی اهله وقیل ماصاحب العرطبة قال الذی یضرب بالطبل وقیل ماصاحب الکوبة قال الذی یضرب الطنبور وقیل

۱۹۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت میں سے دس قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے ہاں اگر ان میں سے کوئی توبہ کرلے (تو جنت میں داخل ہوگا) ۱۔قلاع، ۲۔جیوف، ۳۔قتات، ۴۔دبوب، ۵۔دیوث، ۶۔صاحب العرطبہ، ۷۔صاحب الکوبۃ، ۸۔عتل، ۹۔زنیم، ۱۰۔عاق لوالدیہ، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قلاع کون ہے آپ نے فرمایا قلاع وہ ہے جو امیروں کے پاس جاتا ہے۔(۱) اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ جیوف کون ہے تو آپ نے فرمایا جیوف کفن چور کو کہتے ہیں۔اور قتات کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ چغلخور ہے اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ دبوب کون ہے تو آپ نے فرمایا کہ دبوب وہ ہے جو اپنے گھر میں زنا کے لئے لونڈیاں جمع کرتا ہے اور دیوث کے

(۱) یعنی امیروں کے پاس چغلخوری اور دوسروں کی شکایت لے کر جاتا ہے۔

ما العتل قال الذی لایعفو عن الذنب ولایقبل العذر وقیل ما الزنیم قال الذی ولد من الزنا ویقعد علی قارعة الطریق فیغتاب الناس والعاق مشهور۔	بارے میں آپ نے فرمایا کہ دیوث وہ ہے جس کو اپنی بیوی کے بارے میں غیرت نہ ہو۔اور صاحب عرطبہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ہے جو طنبور بجاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ عتل وہ ہے جو غلطیوں کو معاف نہیں کرتا ہے اور نہ عذر قبول کرتا ہے۔اور زنیم وہ ہے جو زنا سے پیدا ہوا ہو، اور جو عام راہ پر بیٹھے اور لوگوں کی غیبت کرے اور عاق کا معنی تو سبھی لوگ جانتے ہیں یعنی یہ لفظ مشہور ہے۔(۱)
۱۹۸۔ قال النبی ﷺ عشرة نفر لن یقبل اللّٰہ تعالٰی صلاتھم رجل صلی وحیدا بغیر قراۃ ورجل لایودی الزکوٰۃ ورجل یوم قوما وھم لہ کارھون۔ورجل مملوك آبق۔ورجل شارب الخمر مدمن، وامراۃ باتت وزوجھا ساخط علیھا۔وامراۃ حرة تصلی	۱۹۸۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ دس آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ہے۔۱۔وہ آدمی جو تنہا بلا قرأت نماز پڑھتا ہے، ۲۔وہ آدمی جو زکوۃ نہیں ادا کرتا ہے، ۳۔وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے حالانکہ قوم کے لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں، ۴۔بھاگا ہوا غلام، ۵۔وہ شرابی جو شراب پر مداومت کرتا ہے،

(۱) عاق اس کو کہتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو چونکہ اس کا معنی لوگ جانتے تھے اس لئے نہ پوچھا گیا اور نہ آپ ﷺ نے جواب دیا۔

بغير خمار۔ وآكل الربا۔ والامام الجائر ورجل لاتنهاه صلوته عن الفحشاء والمنكر لايزداد من الله تعالیٰ الا بعدا۔

۶۔وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے، ۷۔وہ آزاد عورت جو بغیر دوپٹہ کے نماز پڑھتی ہے، ۸۔سودخور، ۹۔ظالم امام، ۱۰۔وہ آدمی جس کو اس کی نماز فحش ومنکرات سے نہیں روکتی ہے ایسا آدمی اللہ سے دور ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔

۱۹۹۔ وقال النبی ﷺ ینبغی للداخل فی المسجد عشر خصال اولها ان یتعاهد خفیه او نعلیه وان یبدأ برجله الیمنی وان یقول اذا دخل بسم الله وسلام علی رسول الله وعلی ملئکة الله اللهم افتح لی ابواب رحمتك انك انت الوهاب وان یسلم علی اهل المسجد وان یقول اذا لم یكن فیه احد السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین وان یقول اشهد ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله ولا یمر بین

۱۹۹۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں مسجد میں داخل ہونے کے لئے دس کام مناسب ہیں ۔ ۱۔اپنے خف اور جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لے (کہ اس میں کہیں گندگی تو نہیں لگی ہے)، ۲۔پہلے داہنا پاؤں رکھے اور جب داخل ہوجائے تو بسم اللہ وسلام علی رسول اللہ وعلی ملئکة اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتك انك انت الوھاب کہے، ۳۔اہل مسجد کوسلام کرے، ۴۔جب مسجد میں کوئی نہ ہوتو السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اور اشھد ان لاالہ الااللہ وان محمدا رسول اللہ کہے، ۵۔مصلی

يدی المصلی وان لايعمل بعمل الدنيا ولايتكلم بكلام الدنيا وان لايخرج حتى يصلی ركعتين وان لايدخل الا بوضوء وان يقول اذا قام سبحانك اللهم وبحمدك واشهد ان لااله الا الله انت استغفرك واتوب اليك۔

(نمازی) کے سامنے سے نہ گذرے، ٦۔دنیاوی کوئی کام نہ کرے، ٧۔دنیاوی بات نہ کرے، ٨۔دو رکعت پڑھے بغیر نہ نکلے، ٩۔بلا وضو داخل نہ ہو، ١٠۔جب کھڑا ہو تو سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك کہے۔

٢٠٠۔ عن ابی هريرة رحمه الله عن النبی ﷺ الصلوة عماد الدين وفيها عشر خصال زين الوجه ونور القلب وراحة البدن وانس فی القبر ومنزل الرحمة ومفتاح السعادة وثقل الميزان ومرضاة الرب وثمن الجنة وحجاب من النار ومن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين۔

٢٠٠۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس فوائد ہیں۔ چہرے کی خوبصورتی۔دل کا نور، بدن کی راحت، قبر میں آرام، رحمت کا نزول، آسمان کی کنجی، ترازو کا وزن، رب کی خوشنودی، جنت کی قیمت اور جہنم سے آڑ۔جس نے نماز قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز ترک کردی اس نے دین کو منہدم کر دیا۔

٢٠١ ۔ عن عائشة عن النبی ﷺ قال اذا اراد الله تعالٰی ان يدخل اهل الجنة فی الجنة بعث اليهم

٢٠١۔حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا تو

ملكاً ومعه هدية وكسوة من
الجنة فاذا اراد وان يدخلوها
قال لهم الملك قفوا ان معي
هدية من رب العالمين، قالوا
وماتلك الهدية فيقول الملك
معي عشرة خواتم مكتوب على
احدها سلام عليكم طبتم
فادخلوها خالدين وفي الثاني
مكتوب رفعت عنكم الاحزان
والهموم وفي الثالث مكتوب
وتلك الجنة التي اورثموها بما
كنتم تعملون وفي الرابع مكتوب
البسنا كم الحلل والحلى وفي
الخامس مكتوب وزوجنهم
بحور عين اني جزيتهم اليوم بما
صبروا انهم هم الفائزون وفي
السادس مكتوب هذا جزاء كم
اليوم بما فعلتم من الطاعة وفي
السابع مكتوب صرتم شابا

ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جس کے
پاس تحفہ اور جنت کا لباس ہوگا۔ جب یہ
لوگ (جنتی) جنت میں داخل ہونے کا
ارادہ کریں گے تو یہ فرشتہ ان سے کہے گا
ٹھہرو میرے پاس رب العالمین کا ایک
تحفہ ہے۔ وہ کہیں گے کیا تحفہ ہے فرشتہ
کہے گا یہ دس مہریں ہیں (۱)۔ ایک پر لکھا
ہے سلام علیکم طبتم فادخلوھا
خالدین (تمہارے اوپر سلامتی ہے تم
اچھے ہو اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
داخل ہوجاؤ) دوسرے پر لکھا ہے تم سے
رنج وغم دور کردیئے گئے۔ تیسرے پر
لکھا ہے یہ وہی جنت ہے جس کے تم
وارث بنائے گئے ہو اس کے بدلے میں
جو کررہے تھے۔ چوتھے پر لکھا ہے ہم نے
تم کو حلہ اور زیور پہنایا۔ پانچویں پر لکھا
ہے ہم نے ان کی شادی حورعین سے
کردی آج میں نے ان کو ان کے صبر کا
بدلہ دے دیا، یقیناً یہی لوگ کامیاب

(۱) یعنی کاغذ پر لکھا ہوگا اور اس پر دس مہریں لگی ہونگی۔

لاتهرمون ابدا وفی الثامن
مکتوب صرتم آمنین ولا
تخافون ابدا وفی التاسع
مکتوب رافقتم الانبیاء
والصدیقین والشهداء والصالحین
وفی العاشر مکتوب سکنتم فی
جوار الرحمٰن ذی العرش الکریم
ثم یقول الملك ادخلوها بسلم
آمنین فیدخلون الجنة ویقولون
الحمدللّٰه الذی اذهب عناالحزن
ان ربنا لغفور شکور الحمدللّٰه
الذی صدقنا وعده واورثنا
الارض نتبوأ من الجنة حیث
نشاء فنعم اجر العاملین واذا اراد
اللّٰه ان یدخل اهل النار فی النار
بعث الیهم ملکاً ومعه عشرة
خواتم فی اولها مکتوب
ادخلوها لایموتون فیها ابدا ولا
تحیون ولاتخرجون وفی الثانی
مکتوب خوضوا فی العذاب

ہیں۔ چھٹے پر لکھا ہے آج یہ تمہارے اس
طاعت کا بدلہ ہے جو تم نے کیا ہے۔
ساتویں پر لکھا ہے تم جوان ہو گئے اب کبھی
بوڑھے نہیں ہو گے آٹھویں پر لکھا ہے تم
امن میں ہو اب کبھی تمہیں خوف نہ ہو گا۔
نویں پر لکھا ہے تم انبیاء، صدیقین، شہداء،
صالحین کے رفیق ہو گئے۔ دسویں پر لکھا
ہے تم عرش والے رحمٰن کریم کے جوار میں
آباد ہو گئے۔ پھر فرشتہ کہے گا تم اس میں
سلامتی کے ساتھ مامون ومحفوظ داخل
ہو جاؤ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور
کہیں گے تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے
جس نے ہم سے رنج وغم کو دور کر دیا ہے
۔ یقیناً ہمارا رب بخشنے والا قدرداں ہے
۔ تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے
ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہم کو زمین
کا وارث بنایا، ہم جنت میں جہاں چاہیں
پھریں۔ کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا
بدلہ ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے
کہ جہنمیوں کو جہنم میں داخل کرے تو ان

لا راحة لكم وفي الثالث مكتوب يئسوا من رحمتي وفي الرابع مكتوب ادخلوها في الهم والغم والحزن ابدا وفي الخامس مكتوب لباسكم النار وطعامكم الزقوم وشرابكم الحميم ومهادكم النار وغواشيكم النار وفي السادس مكتوب هذا جزاء كم اليوم بما فعلتم من معصيتي وفي السابع مكتوب سخطي عليكم في النار ابدا وفي الثامن مكتوب عليكم اللعنة بما تعمدتم من الذنوب الكبائر ولم تتوبوا ولم تندموا وفي التاسع مكتوب قرناءكم الشياطين في النار ابدا وفي العاشر مكتوب اتبعتم الشيطان واردتم الدنيا وتركتم الآخرة فهذا جزاء كم۔

کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جس کے ساتھ دس مہریں ہوتی ہیں پہلی پر لکھا ہوتا ہے تم اس میں داخل ہو جاؤ اس میں نہ کبھی مرو گے اور نہ زندہ رہو گے اور نہ نکالے جاؤ گے دوسری پر لکھا ہو گا عذاب میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے راحت نہیں ہے تیسری پر لکھا ہو گا یہ لوگ میری رحمت سے مایوس ہو گئے، چوتھی پر لکھا ہو گا تم غم، فکر اور حزن و ملال میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ پانچویں پر لکھا ہو گا تمہارا لباس آگ ہے تمہارا کھانا زقوم ہے اور تمہارا پانی حمیم ہے (یعنی گرم پانی) تمہارا بچھونا و اوڑھنا آگ ہے۔ چھٹویں پر لکھا ہو گا جو تم نے میری معصیت کی ہے آج یہ اس کا بدلہ ہے۔ ساتویں پر لکھا ہو گا دوزخ میں تمہارے اوپر میرا غصہ ہے۔ آٹھویں پر لکھا ہو گا تمہارے اوپر لعنت ہے کیوں کہ تم نے جان بوجھ کر کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہے اور توبہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس پر ندامت کا اظہار کیا ہے۔

نویں پر لکھا ہوگا جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لئے شیطان تمہارا ساتھی ہے۔ دسویں پر لکھا ہوگا تم نے شیطان کی اتباع کی اور دنیا کا ارادہ کیا اور آخرت کو چھوڑ دیا اس لئے یہ تمہارا بدلہ ہے۔

۲۰۲۔ وعن بعض الحكماء طلبت عشرة في عشرة مواطن فوجدتها في عشرة اخرى طلبت الرفعة في التكبر فوجدتها في التواضع و طلبت العبادة في الصلوٰة فوجدتها في الورع وطلبت الراحة في الحرص فوجدتها في الزهد و طلبت نور القلب في صلوٰة النهار جهرا فوجدته في صلوٰة الليل سرا. وطلبت نور القيامة في الجود والسخاوة فوجدته في العطش في الصوم وطلبت الجواز على الصراط في الاضحية فوجدتها في الصدقة وطلبت النجاة من النار في المباحاة

۲۰۲ بعض حکماء سے روایت ہے کہ میں نے دس چیزوں کو دس جگہوں میں تلاش کیا، لیکن ان کو دیگر دس جگہوں میں پایا۔ رفعت وبلندی کو تکبر میں تلاش کیا، لیکن اس کو تواضع وانکساری میں پایا۔ عبادت کو نماز میں تلاش کیا لیکن اس کو پرہیزگاری میں پایا۔ راحت کو حرص میں تلاش کیا، لیکن اس کو زہد میں پایا۔ دل کی روشنی کو دن کی نماز میں تلاش کیا لیکن اس کو رات کی نماز میں پایا۔ قیامت کی روشنی کو جود وسخا میں تلاش کیا لیکن اس کو روزے کی پیاس میں پایا۔ پل صراط سے پار ہونے کو قربانی میں تلاش کیا لیکن اسکو صدقہ میں پایا۔ جہنم سے نجات کو مباحات میں تلاش کیا لیکن اس کو ترک شہوات میں پایا۔ اللہ

فوجدتها في ترك الشهوات	تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں تلاش کیا مگر اس
وطلبت حب الله تعالىٰ في الدنيا	کو ذکر اللہ میں پایا۔ عافیت کو میں نے
فوجدتها في ذكر الله تعالىٰ	جماعت میں تلاش کیا مگر اس کو تنہائی میں
وطلبت العافية في المجامع	پایا۔ دل کی روشنی کو مواعظ ونصائح اور
فوجدتها في العزلة وطلبت	قرأت قرآن میں تلاش کیا مگر اس کو تفکر
نور القلب في المواعظ وقراءة	اور گریہ وزاری میں پایا۔
القرآن فوجدتها في التفكر	
والبكاء۔	
۲۰۳۔ وقال ابن عباس رضي الله	۲۰۳۔ حضرت ابن عباس اللہ تعالیٰ کے
عنهما في قوله تعالىٰ واذابتلىٰ	قول واذا ابتلى ابراهيم ربه بكلمات
ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن قال	فاتمهن کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دس
عشر خصال من السنة خمس	چیزیں سنت میں سے ہیں۔ پانچ کا تعلق
في الرأس وخمس في البدن فاما	سر سے ہے اور پانچ کا تعلق بدن سے ہے
في الرأس السواك والمضمضة	جن پانچ کا تعلق سر سے ہے وہ ہیں۔
والاستنشاق وقص الشارب	مسواک کرنا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی
والحلق واما في البدن نتف	ڈالنا اور مونچھ کاٹنا۔ اور وہ پانچ چیزیں
الابط وتقليم الاظفار وحلق	جن کا تعلق بدن سے ہے وہ ہیں بغل کے
العانة والختان والاستنجاء۔	بال کو اکھاڑنا۔ ناخن کاٹنا۔ زیر ناف بال
	صاف کرنا۔ ختنہ کرنا اور استنجاء کرنا۔

٢٠٤ـ وقال ابن عباس قال من صلى على النبي ﷺ واحدة: صلى الله عليه عشرة ومن سبه مرة سب الله عليه عشر مرات الا ترى الى قوله تعالى للوليد بن مغيرة لعنة الله عليه حين سب النبي ﷺ مرة واحدة سبه الله عشر مرات فقال ولا تطع كل حلاف مهين همّاز مشاء بنميم مناع للخير معتد اثيم عتل بعد ذلك زنيم ان كان ذا مال وبنين اذا تتلى عليه آياتنا قال اساطير الاولين يعني يكذب بالقرآن۔

۲۰۴۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس نے ایک بار نبی ﷺ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور جس نے ایک مرتبہ آپ کو گالی دی اللہ تعالیٰ اس کو دس بار گالی دے گا یعنی اس کے ایسے اوصاف گنائے گا جو اس کے لئے گالی کے درجے میں ہوں گے۔کیا ولید بن مغیرہ کے بارے میں تم اللہ تعالیٰ کے قول کو نہیں دیکھ رہے ہو جب اس نے نبی ﷺ کو ایک بار گالی دی تو اللہ نے اس کو دس بار گالی دی فرمایا آپ زیادہ قسم کھانے والے، ذلیل، طعنہ زن، چغلخور، بھلائی سے روکنے والے، سرکش، گنہگار، جھگڑالو، حرامی کی بات نہ مانئے اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا ہے جب اس کیسامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے وکہانیاں ہیں یعنی قرآن کو جھٹلاتا ہے۔

٢٠٥ـ وقال ابراهيم بن ادهم: رحمه الله حين سالوه عن قوله

۲۰۵۔ابراہیم بن ادہمؒ سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے قول ادعونی استجب لکم

تعالیٰ ادعونی استجب لکم وانا ندعو فلم یستجب لنا فقال ماتت قلوبکم من عشرة اشیاء اولها انکم عرفتم اللّٰه ولم تودوا حقه وقرأتم کتاب اللّٰه ولم تعملوا به وادعیتم عداوة ابلیس والیتموه وادعیتم حب الرسول وترکتم اثره وادعیتم حب الجنة ولم تعملوا لها. وادعیتم خوف النار ولم تنتهوا عن الذنوب وادعیتم ان الموت حق ولم تستعد واله واشتغلتم بعیوب غیرکم وترکتم عیوب انفسکم وتاکلون رزق اللّٰه ولا تشکرونه وتدفنون موتاکم ولا تعتبرون۔

کے بارے میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور ہم پکارتے ہیں لیکن ہماری دعا مقبول نہیں ہوتی ہے (آخر اس کی کیا وجہ ہے)۔ ابراہیم بن ادہمؒ نے اس کے جواب میں کہا کہ تمہارے قلوب دس چیزوں کی بنا پر مردہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمہاری دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ ۱۔ تم نے اللہ کو پہچانا لیکن اس کے حق کو ادا نہیں کیا۔ ۲۔ تم نے اللہ کی کتاب تو پڑھ لی لیکن اس پر عمل نہیں کیا۔ ۳۔ تم نے ابلیس سے عداوت کا دعویٰ تو کیا لیکن اس سے تمہاری دوستی بنی رہی۔ ۴۔ تم نے رسول سے محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن ان کی سنتوں کو چھوڑ دیا۔ ۵۔ تم نے جنت کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن اس کو پانے کے لئے جن اعمال کی ضرورت تھی ان اعمال کو نہیں کیا۔ ۶۔ تم نے جہنم سے خوف کا دعویٰ تو کیا لیکن گناہوں سے باز نہیں آئے۔ ۷۔ تم نے دعویٰ کیا کہ موت حق ہے لیکن اس کیلئے تیاری نہیں کی۔ ۸۔ تم دوسروں کے عیوب

کوٹٹولتے رہے لیکن اپنے عیوب کو بھول گئے۔ ۹۔ تم اللہ کا رزق کھاتے ہو لیکن اس کا شکریہ نہیں ادا کرتے ہو۔ ۱۰۔ تم اپنے مردوں کو دفناتے ہو لیکن اس سے عبرت نہیں حاصل کرتے ہو۔

۲۰۶۔ وقال النبی ﷺ مامن عبد او امة دعا بهذا الدعاء فی لیلة عرفة الف مرة وهی عشر کلمات لم یسئل الله شیئا الا اعطاه مالم یدع بقطیعة رحم او مأثم اولها سبحان الذی فی السماء عرشه، سبحان الذی فی الارض ملکه وقدرته، سبحان الذی فی البر سبیله سبحان الذی فی الهوی روحه، سبحان الذی فی النار سلطانه، سبحان الذی فی الارحام علمه، سبحان الذی فی القبور قضاءه، سبحان الذی رفع السماء بلاعمد، سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی

۲۰۶۔ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کوئی بندہ پابندی سے ان دس کلمات کے ذریعہ عرفہ کی رات دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر مانگ کو پورا فرمائے گا بشرطیکہ وہ مانگ گناہ یا قطع رحمی کی نہ ہو۔ وہ دس کلمات یہ ہیں۔
سبحان الذی فی السماء عرشه الخ
یعنی وہ ذات پاک ہے جس کا عرش آسمان پر ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کی بادشاہت وقدرت زمین پر ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کا راستہ خشکی میں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کی روح ھوی میں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کا غلبہ آگ میں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کا علم ارحام میں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کا فیصلہ قبروں میں ہے۔ وہ ذات پاک ہے

لاملجأ ولامنجأ منه الا اليه۔

جس نے بلا کھمبا آسمان کو بلند کر دیا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کو بچھا دیا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس کے علاوہ نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ کوئی نجات کی جگہ ہے۔

۲۰۷۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال قال رسول الله ﷺ ذات يوم لابليس عليه اللعنة كم احباءك من امتي قال عشر نفر اولهم الامام الجائر والمتكبر والغني الذي لايبالي من اين يكتسب المال وفي ماذا ينفق والعالم الذي صدق الامير على جوره والتاجر الخائن والمحتكر والزاني وآكل الربا والبخيل الذي لايبالي من اين يجمع المال وشارب الخمر مد من عليها ثم قال النبي ﷺ فكم اعداؤك من امتي قال عشرون نفرا اولهم انت يامحمد فاني ابغضك والعالم العامل بالعلم

۲۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ابلیس (اللہ کی لعنت اس پر ہو) سے کہا کہ میری امت میں سے کتنے لوگ تیرے دوست ہیں اس نے کہا دس آدمی ۔ ۱۔ ظالم امام، ۲۔ متکبر، ۳۔ مالدار جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ہے کہ مال کہاں سے کماتا ہے اور کہاں خرچ کرتا ہے، ۴۔ وہ عالم جو امیر کے ظلم کی تصدیق کرتا ہے، ۵۔ خیانت کرنے والا ۶۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والا، ۷۔ زانی، ۸۔ سود کھانے والا، ۹۔ وہ بخیل جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ہے کہ وہ کہاں سے مال جمع کرتا ہے، ۱۰۔ شراب پینے والا اور اس پر ہمیشگی کرنے والا۔

پھر نبی ﷺ نے پوچھا کہ میری امت

وحامل القرآن اذا عمل بما فيه والموذن لله فی خمس صلوات ومحب الفقراء والمساکین والیتامٰی وذو قلب رحیم والمتواضع للحق وشاب نشأ فی طاعة الله تعالٰی وآکل الحلال والشابان المتحابان فی الله والحریص علی الصلوٰة فی الجماعة والذی یصلی باللیل والناس نیام والذی یمسك نفسه عن الحرام والذی ینصح وفی روایة یدعو للاخوان ولیس فی قلبه شیٔ والذی یکون ابدا علی الوضوء وسخی وحسن الخلق والمصدق ربه ماضمن الله له والمحسن الٰی مستورات الارامل والمستعد للموت۔

میں سے تمہارے دشمن کتنے ہیں اس نے کہا بیس آدمی اور ان میں سے پہلے اے محمد آپ ہیں۔ میں آپ سے بغض و دشمنی رکھتا ہوں ۲۔ عالم باعمل، ۳۔ باعمل حافظ قرآن ۴۔ اللہ کیلئے پانچوں نمازوں کا مؤذن ۵۔ فقراء، مساکین اور یتامٰی سے محبت رکھنے والا، ۶۔ مہربان دل والا، ۷۔ حق کیلئے جھکنے والا، ۸۔ وہ جوان جو اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کر رہا ہو، ۹۔ حلال کھانے والا، ۱۰۔ اللہ کیلئے دو محبت کرنے والے نوجوان، ۱۱۔ جماعت سے نماز پڑھنے کا حریص، ۱۲۔ اور وہ آدمی جو رات میں ایسے وقت نماز پڑھتا ہو جبکہ سب لوگ سوئے ہوئے ہوں، ۱۳۔ اور وہ آدمی اپنے آپ کو حرام سے بچائے ۱۴۔ اور وہ آدمی جو اپنے بھائیوں کیلئے خیر خواہی رکھے و دعا کرے اور اس کے دل میں کینہ و کپٹ نہ ہو، ۱۵۔ اور وہ آدمی جو ہمیشہ باوضوء رہے، ۱۶۔ اور سخی، ۱۷۔ خوش اخلاق، ۱۸۔ اور وہ آدمی جو اپنے رب کو اس چیز میں سچا جانے جس کا وہ ضامن ہے،

۱۹۔ بیوہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے والا، ۲۰۔ موت کے لئے تیار رہنے والا۔

۲۰۸۔ وقال وهب بن منبه مكتوب في التوراة من تزود في الدنيا صار يوم القيامة حبيب الله ومن ترك الغضب صار في جوار الله ومن ترك حب العيش في الدنيا صار يوم القيامة آمنا من عذاب الله ومن ترك الحسد صار يوم القيامة محمودا على رؤوس الخلائق ومن ترك حب الرياسة صار يوم القيامة عزيزا عند الملك الجبار ومن ترك الفضول في الدنيا صار ناعما في الابرار ومن ترك الخصومة في الدنيا صار يوم القيامة من الفائزين ومن ترك البخل في الدنيا صار مذكورا عند رؤوس الخلائق ومن ترك الراحة في الدنيا صار يوم القيامة مسرورا ومن

۲۰۸۔ وہب بن منبہ کہتے ہیں توریت میں مرقوم ہے، جس نے دنیا میں توشہ جمع کرلیا وہ قیامت کے دن اللہ کا دوست بن گیا اور جس نے غصہ کو چھوڑ دیا وہ اللہ کے جوار میں ہوگیا۔ اور جس نے دنیاوی عیش کی محبت کو ترک کردیا وہ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے مامون ہوگیا۔ جس نے حسد کو ترک کردیا وہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے محمود ہوگیا۔ اور جس نے ریاست کی محبت چھوڑ دی وہ قیامت کے دن بادشاہ غالب کے نزدیک عزیز ہوگیا۔ اور جس نے دنیا میں فضول چیز چھوڑ دی وہ نیکوں میں آرام پانے والا ہوگیا۔ اور جس نے دنیا میں جھگڑا چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن کامیاب ہوگیا۔ اور جس نے بخیلی کو چھوڑ دیا اس کا ذکر تمام لوگوں کے سامنے ہوگیا، اور جس نے دنیا میں راحت کو چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن مسرور وخوش ہوگیا۔

ترك الحرام في الدنيا صار يوم
القيامة في جوار الانبياء، ومن
ترك النظر في الحرام في الدنيا
افرح الله عينه يوم القيامة في
الجنة ومن ترك الغنى في الدنيا
واختار الفقر بعثه الله تعالى يوم
القيامة مع الوليين والنبيين ومن
قام بحوائج الناس في الدنيا
قضى الله تعالى حوائجه في
الدنيا والآخرة ومن اراد ان يكون
في قبره مونس فليقم في ظلمة
الليل وليصل، ومن اراد ان يكون
في ظل عرش الرحمن فليكن
زاهدا، ومن اراد ان يكون حسابه
يسيرا فليكن ناصحا لنفسه
واخوانه۔ ومن اراد ان يكون
الملائكة زائرين فليكن ورعا ومن
اراد ان يسكن في بحبوحة الجنة
فليكن ذاكر الله بالليل والنهار،
ومن اراد ان يدخل الجنة

اور جس نے دنیا میں حرام کو چھوڑ دیا وہ
قیامت کے دن انبیاء کے پڑوس میں ہوگا۔
اور جس نے حرام چیزوں کا دیکھنا چھوڑ دیا
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت میں اس
کی آنکھوں کو خوش کر دے گا (اپنی اور
حوروں کی دیدار سے) اور جس نے دنیا
میں مالداری کو چھوڑ دیا اور فقر کو اختیار کر لیا
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اولیاء وانبیاء
کے ساتھ اٹھائے گا اور جس نے دنیا
میں لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کیا اللہ تعالیٰ
دنیا وآخرت میں اسکی ضرورتوں کو پوری
کرے گا۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی قبر
میں کوئی مونس ہو تو اسے چاہئے کہ وہ رات
کی تاریکیوں میں اٹھے اور نماز پڑھے۔ اور
جو شخص چاہتا ہو کہ وہ رحمٰن کے عرش کے
سائے میں رہے تو اسے چاہئے کہ وہ زاہد
بن جائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا
حساب آسان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے
آپ کا اور اپنے بھائیوں کا خیر خواہ بن
جائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ فرشتے اس

بغير حساب فليتب الى الله توبة
نصوحا ومن اراد ان يكون مع
الله فقيها فليكن خاشعا ومن اراد
ان يكون حكيما فليكن عالما
ومن اراد ان يكون سالما من
الناس فلا يذكر احدا الابخير
وليعتبر فيها من اى شئ خلقت
ولماذا خلقت ومن اراد الشرف
فى الدنيا والآخرة فليختر الآخرة
على الدنيا ومن اراد الفردوس
والنعيم الذى لايغنى لا يضيع
عمره فى فساد الدنيا ومن اراد
الجنة فى الدنيا والآخرة فعليه
بالسخاوة لان السخى قريب
الى الجنة وبعيد من النار ومن اراد
ان ينور قلبه بالنور التام فعليه
بالتفكر والاعتبار ومن اراد ان
يكون له بدن صابر ولسان ذاكر
وقلب خاشع فعليه بكثرة
الاستغفار للمونين والمومنات

سے ملاقات کریں تو اسے چاہئے کہ وہ
پرہیزگار بن جائے۔اور جو شخص چاہتا ہو
کہ وہ جنت کے بیچ میں رہے تو اسے چاہئے
کہ وہ رات ودن اللہ کا ذکر کرنے والا
ہوجائے اور جو شخص چاہتا ہے کہ جنت
میں بلاحساب داخل ہوجائے تو اسے
چاہئے کہ وہ اللہ سے سچی توبہ کرے اور جو
شخص چاہتا ہے کہ وہ غنی ہوجائے تو اسے
چاہئے کہ وہ اللہ کی تقسیم سے راضی
ہوجائے۔اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ
کے نزدیک فقیہ ہوجائے تو اسے چاہئے
کہ وہ عاجزی کرنے والا بنے۔اور جو
شخص چاہتا ہو کہ وہ حکیم ہوجائے تو اسے
چاہئے کہ وہ عالم ہوجائے۔اور جو شخص
چاہتا ہے کہ وہ لوگوں سے محفوظ وسالم
رہے تو وہ کسی کا ذکر خیر ہی کے ساتھ کرے
اور دنیا سے عبرت پکڑے کہ میں کس چیز
سے پیدا ہوا ہوں اور کیوں پیدا کیا گیا
ہوں۔اور جو شخص دنیا وآخرت میں شرف
چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ دنیا پر آخرت کو

والمسلمین والمسلمات۔

اختیار کرے۔اور جو شخص فردوس اور فنا نہ ہونے والی نعمتیں چاہتا ہے تو وہ اپنی عمر دنیاوی فساد میں ضائع نہ کرے۔ اور جو شخص دنیا و آخرت میں جنت چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سخاوت اختیار کرے، اس لئے کہ سخی جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دل نور تام سے منور ہو تو اسے چاہئے کہ وہ غور و فکر کرے اور عبرت حاصل کرے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اسے صابر بدن، ذاکر زبان اور عاجزی کرنے والا دل ملے تو اسے چاہئے کہ وہ مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کیلئے بکثرت دعا و استغفار کرے۔

تمت

❁❁❁

Munabbehat

Writen by

Allama Ibn-e-Hajar Asqalani

Translate by

Abdul Lateef Asari

Jamia Alia Arabia

Munath Banjan

Rs. 45/=